روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	05:20
طلوع آفتاب	06:33
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	06:52

آج کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا اور مانگنے سے پرہیز کرنے کا ذکر کرتے ہوئے برسرِ منبر ایک دن فرمایا "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ دینے والا ہاتھ ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہاتھ ہے"۔ (بخاری)

CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 92, Thursday- 02 April, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۹۲ ۞ جمعرات ، ۲؍اپریل ،۲۰۲۶، ۱۳؍شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴؍روپیے، صفحات:۸

مودی آسام میں 'ڈبل انجن' کی جگہ 'ڈبل غلامی' کی حکومت چلا رہے ہیں

پرینکا گاندھی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آسام کی حکومت کو اپنے حق کیلئے کھڑا ہونا ہوگا۔ ہم سبھی کو مل کر ایسا آسام بنانا ہے، جہاں ہر نوجوان کے پاس کام ہو، بدعنوانی کا خاتمہ ہو اور لوگ خوشحال ہوں

پرینکا گاندھی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آسام کی حکومت کو اپنے حق کے لیے کھڑا ہونا ہوگا۔ ہم سبھی کو مل کر ایسا آسام بنانا ہے جہاں ہر نوجوان کے پاس کام ہو، بدعنوانی کا خاتمہ ہو اور لوگ خوشحال ہوں۔ "نریندر مودی یہاں آ کر کہتے تھے کہ ہم ڈبل انجن کی حکومت چلائیں گے، لیکن حقیقت میں یہ 'ڈبل غلامی' کی حکومت چلا رہے ہیں۔ نریندر مودی امریکہ کے غلام بن گئے ہیں اور ہیمنت بسوا سرما یہاں مودی کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ آج نریندر مودی کی پالیسیوں کے سبب پورے ملک میں بحران والی حالت ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ ڈبل غلامی کی حکومت آسام کی حکومت کو غلام بنا دے۔" یہ بیان آج کانگریس جنرل سکریٹری اور آسام اسکریننگ کمیٹی کی چیف پرینکا گاندھی نے آسام واقع ناظرہ میں ایک انتخابی تشہیر کے دوران دیا۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ "آسام کی عوام کو اپنے حق کے لیے کھڑا ہونا ہوگا۔ ہم سبھی کو مل کر ایسا آسام بنانا ہے، جہاں ہر نوجوان کے پاس کام ہو، بدعنوانی کا خاتمہ ہو اور لوگ خوشحال ہوں۔" پرینکا گاندھی نے لوگوں کی زبردست بھیڑ سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی پر ریاست کی شناخت کے ساتھ ساتھ ثقافت کو بھی نقصان پہنچانے کا الزام عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ "جب ہم 'اہوم ثقافت اور سماج' کی بات کرتے ہیں تو ہمیں فخر ہوتا ہے کہ اس سماج نے ملک کو بہت کچھ دیا ہے۔ جب ہم آپ کی تہذیب اور ثقافت کے بارے میں سوچتے ہیں تو بھوپین ہزاریکا جی اور زوبین گرگ جی کی یاد آتی ہے۔ جب زوبین نہیں رہے تو ہم نے دیکھا کہ آسام سمیت پورا ملک رو رہا تھا۔ وہ اہوم اور آسام کی آواز تھے۔ ان کا عوام کے ساتھ محبت کا رشتہ تھا۔" وہ مزید کہتی ہیں کہ "زوبین جی نے جو راستہ دکھایا، اس پر سیاست نہیں ہونی چاہیے۔ ہمیں ان سے جڑے لوگوں کے لیے کام کرنا چاہیے اور ایک بہتر آسام بنانا چاہیے۔" ریاست کی ہیمنت بسوا سرما حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کانگریس جنرل سکریٹری نے کہا کہ "آسام کے کئی قبائل ہیں، جنھیں ایس ٹی (درج فہرست قبائل) کا درجہ دینے کا وعدہ کیا گیا، لیکن اتنے سالوں سے حکومت ہونے کے بعد بھی وہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔" وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ "میری بہنیں مہنگائی سے پریشان ہیں۔ بچوں کی فیس، کتابیں، کھانے پینے کی چیزیں...... سب کچھ مہنگی ہو چکی ہیں۔ اس مہنگائی نے تہواروں کو بھی پھیکا کر دیا ہے۔ آسام کی ثقافت میں خواتین کو مضبوطی دی گئی ہے، لیکن یہ حکومت تو خواتین کو بھی آگے نہیں بڑھانا چاہتی۔" وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما پر بدعنوانی کا سنگین الزام عائد کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ "وہ صرف بدعنوانی میں مصروف ہیں۔ آسام کے وزیر اعلیٰ اور نریندر مودی صرف اپنا مفاد دیکھ رہے ہیں۔ یہ دونوں وہی کام کرتے ہیں، جس میں ان کا فائدہ ہوتا ہے۔ مودی اور ہیمنت چاہتے ہیں کہ عوام کو ڈرا دھمکا کر حکومت کی جائے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ آسام میں ایسی حکومت بنے جو آپ کو بغیر ڈرائے دھمکائے کام کرے، آپ کی خدمت کرے، آپ کی تہذیب و ثقافت کو آگے بڑھائے۔" لوگوں کی جمع بھیڑ سے انھوں نے اپیل کی کہ اسمبلی انتخاب میں کانگریس امیدواروں کو کامیاب بنا کر بدعنوان لوگوں کو اقتدار سے باہر کریں، کیونکہ اسی طرح عوام اور ریاست دونوں کی ترقی ہو سکے گی۔ اس دوران پرینکا گاندھی نے آسام کی عوام کے سامنے کانگریس کے ذریعہ طے کی گئی 6 گارنٹیوں کا بھی ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ ریاست میں کانگریس کی حکومت بننے پر کاروبار کرنے کے لیے خواتین کو 50 ہزار روپے دیے جائیں گے، خواتین کے بینک اکاؤنٹ میں بلا شرط نقد ٹرانسفر ہوگا، ہر کنبہ کو 25 لاکھ روپے کا مفت علاج مہیا کیا جائے گا، آسام کے 10 لاکھ 'بھومی پتروں' (کسانوں) کو مستقل پٹہ دیا جائے گا، بزرگوں کو ہر ماہ 1250 روپے کی امداد فراہم کی جائے گی، اور آنجہانی زوبین گرگ کو 100 دنوں میں انصاف ملے گا۔

بھوج شالہ معاملہ: سپریم کورٹ سے مسلم فریق کو نہیں ملی راحت، عرضی گزار کو واپس ہائی کورٹ جانے کی ہدایت

سپریم کورٹ نے اے ایس آئی سروے کی رپورٹ اور ویڈیوگرافی پر اعتراضات کے حوالے سے داخل عرضی میں دخل دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ "ہائی کورٹ ان تمام پہلوؤں پر غور کرے گی۔" مدھیہ پردیش کے دھار میں واقع تاریخی 'بھوج شالہ' تنازعہ میں مسلم فریق کو سپریم کورٹ سے بڑا جھٹکا لگا ہے۔ عدالت نے مسلم عرضی گزاروں کو فی الحال مدھیہ پردیش ہائی کورٹ بھیج دیا ہے۔

سپریم کورٹ نے اے ایس آئی سروے کی رپورٹ اور ویڈیوگرافی پر اعتراضات کے حوالے سے داخل عرضی میں دخل دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ "ہائی کورٹ ان تمام پہلوؤں پر غور کرے گی۔" مسلم فریق کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے سی جے آئی سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باغچی اور جسٹس وپل ایم پنچولی کی بنچ نے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 16 مارچ کے اس حکم کو چیلنج کرنے والی درخواست پر غور کرنے سے منع کر دیا، جس میں 2 اپریل سے باقاعدہ سماعت اور جائے وقوعہ کے معائنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ مسلم فریق کی دلیل ہے کہ انہیں اے ایس آئی کی سروے رپورٹ اور ویڈیوگرافی پر اپنے اعتراضات درج کرانے کا موقع نہیں ملا۔ سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ ہائی کورٹ عبوری حکم کے تحت حتمی سماعت کے وقت ان تمام اعتراضات پر غور کرنے کا مجاز ہے۔ عرضی گزاروں کی پیروی کرتے ہوئے سینئر وکیل سلمان خورشید نے عدالت میں کہا کہ سروے کے دوران ان کے اعتراضات کو نظر انداز کیا گیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مسلم فریق کو ویڈیوگرافی کی کاپی سونپی جائے، تاکہ وہ تفصیل سے اپنے اعتراضات درج کر سکیں۔ انہوں نے دلیل دی کہ ویڈیوگرافی کے وقت صرف 2 لوگوں کو اجازت دی گئی تھی جو ہر جگہ موجود نہیں رہ سکتے تھے۔ سماعت میں جلد بازی نہ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے دستاویزات کے مطالعہ کے لیے وقت مانگا ہے۔ سپریم کورٹ کی بنچ نے سماعت کے دوران کہا کہ ہائی کورٹ نے پہلے ہی یہ یقینی بنانے کے لیے حکم جاری کر دیا ہے کہ تمام فریق کے اعتراضات پر فیصلہ لیا جائے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ اے ایس آئی نے سائٹ کی ویڈیوگرافی کی ہے اور اپیل کنندہ نے اس دوران کچھ اعتراضات بھی اٹھائے تھے جو ریکارڈ میں درج ہے۔

نہ راستہ کھلے گا، نہ ہی مذاکرہ ہوگا، آبنائے ہرمز سے متعلق امریکی دعویٰ پر ایران کی دو ٹوک

ڈپٹی اسپیکر نے واضح لفظوں میں کہا کہ آبنائے ہرمز کو نہیں کھولا جائے گا، اور امریکہ کے ساتھ کوئی بات چیت نہ تو ہوئی ہے اور نہ ہی آگے ہوگی

مشرق وسطیٰ میں کشیدگی دن بہ دن بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ ایران مستقل امریکہ و اسرائیل کے خلاف کارروائی کر رہا ہے اور سخت بیانات بھی دے رہا ہے۔ اب ایک نیا بیان سامنے آیا ہے جس میں امریکہ و اسرائیل کو سخت پیغام دیتے ہوئے آبنائے ہرمز کھولنے اور کسی بھی قسم کی بات چیت سے انکار کر دیا گیا ہے۔ تازہ بیان ایرانی پارلیمنٹ کے ڈپٹی اسپیکر نے دیا ہے۔ ایران کی پارلیمنٹ کے ڈپٹی اسپیکر نے واضح لفظوں میں کہا ہے کہ آبنائے ہرمز کو نہیں کھولا جائے گا، اور امریکہ کے ساتھ کوئی بات چیت نہ ہوئی ہے، نہ ہی آئندہ ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پارلیمنٹ کے اسپیکر کی جانب سے بات چیت سے متعلق دیے گئے بیانات بے بنیاد ہیں اور تنازعہ پیدا کرنے کے لیے دیے گئے ہیں۔ ڈپٹی اسپیکر نے کا کہنا ہے کہ جنگ، امن اور مذاکرات سے متعلق تمام فیصلے ایران کے سپریم لیڈر کے دائرۂ اختیار میں آتے ہیں اور فی الحال بات چیت کی کوئی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایران کی پارلیمنٹ نے آبنائے ہرمز کے انتظام سے متعلق ایک نئی منصوبہ بندی کو منظوری دے دی ہے۔ اس منصوبے کے تحت اس اہم آبی گزرگاہ سے گزرنے والے جہازوں پر ٹول ٹیکس عائد کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ بڑھتی ہوئی فوجی کشیدگی کے درمیان عالمی تیل سپلائی اور معیشت پر بھی اس کے اثرات ظاہر ہونے لگے ہیں۔ آبنائے ہرمز میں جہازوں کی آمد و رفت تقریباً معطل ہونے سے عالمی تیل بازار پر بڑا اثر پڑا ہے۔ تیل کی قیمتوں میں تیزی آئی ہے، جس سے دنیا بھر کی معیشتوں پر منفی اثر پڑنے کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ بہرحال، ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے بھی واضح کیا ہے کہ واشنگٹن کے ساتھ کسی بھی قسم کی بات چیت نہیں ہو رہی، چاہے وہ براہ راست ہو یا بالواسطہ۔ انہوں نے ان خبروں کو مسترد کر دیا جن میں پیغامات کے تبادلے کی بات کہی جا رہی تھی۔ اس سے قبل امریکہ کے وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا تھا کہ موجودہ فوجی کارروائی ختم ہونے کے بعد آبنائے ہرمز کھل جائے گا۔ انہوں نے خبردار کیا تھا کہ یا تو ایران بین الاقوامی قوانین کی پابندی کرے گا یا پھر امریکہ کی حمایت یافتہ اتحادی طاقتیں اس راستے کو کھلا رکھیں گی۔ امریکہ کے وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ کا بھی اس سلسلے میں ایک بیان سامنے آیا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ اس آبی گزرگاہ کو کھلا رکھنا صرف امریکہ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ تاہم انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ اس کے لیے سب سے زیادہ تیاری امریکہ نے ہی کی ہے۔

بنگال پولنگ ٹریننگ مقام پر تشدد، ای سی نے بی ڈی او کو معطل کر دیا

مبینہ واقعہ ہانس کھلی بلاک کے ایک اسکول میں پریذائیڈنگ اور پولنگ افسران کے تربیتی پروگرام کے دوران پیش آیا، جہاں ایک استاد کے سر پر چوٹیں آئیں۔

کولکتہ: الیکشن کمیشن نے مغربی بنگال کے نادیہ ضلع میں بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (بی ڈی او) کو معطل کرنے کا حکم دیا اور پولنگ ٹریننگ کے مقام پر تشدد کے بعد اس کے خلاف محکمانہ کارروائی شروع کرنے کی ہدایت دی۔ مبینہ واقعہ 27 مارچ کو ہانسکھلی بلاک کے ایک اسکول میں پریذائیڈنگ اور پولنگ افسران کے تربیتی پروگرام کے دوران پیش آیا، جہاں ایک استاد کے سر پر چوٹیں آئیں۔ واقعہ کے سلسلے میں رانا گھاٹ پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ ریاستی حکام کے ساتھ ایک مواصلت میں، ای سی نے مشاہدہ کیا کہ ڈبلیو بی سی ایس (ایگزیکٹیو) افسر سیانتن بھٹاچاریہ، جو ہنسکھلی کے بی ڈی او کے طور پر تعینات تھے، جو تربیتی پروگرام کے مجموعی انچارج تھے، "اپنی تفویض کردہ انتخابی ڈیوٹی کی انجام دہی میں معیاری پروٹوکول برقرار رکھنے میں ناکام رہے"۔ منگل کو جاری کردہ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ "انچارج افسر کی جانب سے سنجیدگی کے فقدان کے نتیجے میں پیش آنے والے واقعے نے آزادانہ، منصفانہ اور شفاف انتخابی ماحول پیدا کرنے کے لیے ای سی کی کوششوں کو داغدار کر دیا ہے۔" الیکشن کمیشن (ای سی) نے ہدایت دی کہ بھٹاچاریہ کو "فوری طور پر معطل کیا جائے گا اور ان کے خلاف محکمانہ کارروائی شروع کی جائے گی"۔ ای سی نے ریاستی انتظامیہ سے بھی کہا کہ وہ فوری طور پر ہدایات پر عمل درآمد کرے اور یکم اپریل کو صبح 11 بجے تک تعمیل رپورٹ پیش کرے۔ ٹیچر، جس کی شناخت سیکت چٹوپادھیائے کے طور پر کی گئی ہے، پر مبینہ طور پر اس وقت حملہ کیا گیا جب اس نے ایک سرکاری اشتہار کی اسکریننگ پر اعتراض کیا۔ کچھ شرکا کے مطابق، سیشن شروع ہونے سے پہلے ایک پروجیکٹر پر وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی پر مشتمل ایک سرکاری اشتہار آویزاں کیا گیا، جس سے کچھ پولنگ حکام نے اعتراضات اٹھائے جنہوں نے کہا کہ یہ ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ (ایم سی سی) کی خلاف ورزی ہے۔ "میں نے سوال کیا کہ ایم سی سی کے نافذ ہونے کے باوجود وزیر اعلیٰ کی تصویر والا سرکاری اشتہار کیوں دکھایا جا رہا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

یوگی آدتیہ ناتھ کی ماں پر نازیبا بیان، مولانا گرفتار، جیل منتقل
مولانا عبداللہ سلیم نے عدالت میں پیشی سے قبل معافی مانگ لی

بہرائچ: اتر پردیش پولیس نے چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کی ماں کے خلاف نازیبا تبصرہ کرنے کے الزام میں مولانا عبداللہ سلیم قاسمی عرف چتر ویدی کو گرفتار کر لیا ہے۔ انہیں بہار سے حراست میں لے کر بہرائچ لایا گیا، جہاں عدالت نے انہیں عدالتی تحویل میں جیل بھیج دیا۔ پولیس کے مطابق مولانا کو یوپی ایس ٹی ایف نے پیر کی شام بہار کے پورنیہ سے گرفتار کیا اور رات میں بہرائچ منتقل کیا۔ سرکل آفیسر نارائن دت مشرا نے بتایا کہ مئی 2024 کے ایک پروگرام سے متعلق ان کی متنازعہ تقریر کی ویڈیو حال ہی میں سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی تھی، جس میں مبینہ طور پر چیف منسٹر کی ماں کے خلاف قابل اعتراض زبان استعمال کی گئی، جس کے بعد مختلف مقامات پر احتجاج شروع ہو گیا۔ پولیس نے مولانا کے خلاف بی این ایس کی دفعات 196، 299 اور 353 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ یہ ایف آئی آر 8 مارچ کو کوتوالی نگر تھانے میں وشو ہندو پریشد کے ضلعی کنوینر اور وکیل اجیت پرتاپ سنگھ کی شکایت پر درج کی گئی تھی۔ پولیس کے مطابق بہرائچ لانے کے بعد مولانا سے پوچھ تاچھ کی گئی اور منگل کو عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں سے انہیں جیل بھیج دیا گیا۔ پوچھ تاچھ کے دوران مولانا نے اپنے بیان کو تسلیم کرتے ہوئے معافی بھی مانگی۔ سوشل میڈیا پر وائرل ایک ویڈیو میں مولانا کو اپنی غلطی قبول کرتے اور معافی مانگتے دیکھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 5 مئی 2024 کو بہار کے بھاگلپور میں ایک پروگرام کے دوران انہوں نے نامناسب بات کہی تھی، جس پر وہ دل سے معذرت خواہ ہیں اور آئندہ ایسی غلطی نہیں دہرائیں گے۔ اس معاملے پر ریاست کے مختلف اضلاع میں احتجاجی مظاہرے ہوئے، جبکہ کئی مقامات پر شکایات بھی درج کرائی گئیں۔

کیرالا: کانگریس اقتدار پر خاتون کو چیف منسٹر بنایا جائیگا
تمام طالبات کو ایک ہزار روپئے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا، راہول گاندھی کی انتخابی مہم

حیدرآباد: کیرالہ میں کانگریس کو اقتدار حاصل ہونے پر ریاست میں خاتون کو چیف منسٹر بنایا جائے گا! قائد اپوزیشن راہول گاندھی نے کیرالہ میں جاری انتخابی مہم میں حصہ لیتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے پتھو پلی میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں خواتین کو خود مختار بنانے اور انہیں عملی سیاست میں سرگرم حصہ لینے کے اہل بنانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ چیف منسٹر کے عہدہ تک پہنچ سکیں۔ انہوں نے کیرالہ انتخابات کے لئے کانگریس پارٹی کی جانب سے جاری کی جانے والی ضمانتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر کانگریس کو کیرالہ میں اقتدار حاصل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں کیرالہ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں خواتین کو مفت سفر کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ راہول گاندھی نے کہا کہ کالج جانے والی تمام طالبات کو کانگریس کے اقتدار میں آنے پر 1000 روپئے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ کیرالہ کی سیاست میں خواتین کو سرگرم دیکھنے کے متمنی ہیں' اسی جملہ کے ساتھ انہوں نے کہا کہ درحقیقت وہ کیرالہ میں خاتون چیف منسٹر دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔ ان کے ان ریمارکس پر عوام کی جانب سے زبردست جوش و خروش کا اظہار کرتے ہوئے ان جملوں کا خیر مقدم کیا گیا۔ انہوں نے برجستہ کہا کہ ان کے ان ریمارکس پر مرد حضرات تالیاں نہیں بجا رہے ہیں۔

ایران جنگ: کمرشیل ایل پی جی کی قیمتوں میں ۱۹۵ء۵؍روپے کا اضافہ

مغربی ایشیا میں تنازع کے باعث عالمی توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے دوران ایل پی جی کی قیمت میں اضافہ

مغربی ایشیا میں تنازع کے باعث عالمی توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے دوران بدھ کے روز کمرشیل مائع پیٹرولیم گیس (ایل پی جی) کی قیمت میں ۱۹۵ء۵؍روپے کا اضافہ کر دیا گیا۔ مغربی ایشیا میں تنازع کے باعث عالمی توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے دوران بدھ کے روز کمرشیل مائع پیٹرولیم گیس (ایل پی جی) کی قیمت میں ۱۹۵ء۵؍روپے کا اضافہ کر دیا گیا، پی ٹی آئی نے رپورٹ کیا۔ دہلی میں ۱۹؍ کلوگرام کا کمرشیل ایل پی جی سلنڈر اب ۲۰۷۸ء۵؍روپے میں دستیاب ہے۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق، اس سے قبل یکم مارچ کو ۱۹؍کلوگرام سلنڈر کی قیمت میں ۱۱۴ء۵؍روپے کا اضافہ کیا گیا تھا۔ گھریلو استعمال کے ایل پی جی کی قیمت، جس میں ۷؍مارچ کو ۱۴ء۲؍کلوگرام سلنڈر پر ۶۰؍روپے اضافہ کیا گیا تھا، بدستور برقرار ہے۔ قومی دارالحکومت میں اس کی قیمت ۹۱۳؍روپے فی ۱۴ء۲؍کلوگرام سلنڈر ہے۔ سرکاری تیل کمپنیاں جیسے انڈین آئل کارپوریشن، بھارت پیٹرولیم اور ہندوستان پیٹرولیم ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو عالمی قیمتوں اور زرِ مبادلہ کی شرح کے مطابق ایوی ایشن ٹربائن فیول اور ایل پی جی کی قیمتوں میں ردوبدل کرتی ہیں۔ ۲۸؍فروری کو مغربی ایشیا میں تنازع شروع ہونے کے بعد ہندوستان کو توانائی کی فراہمی متاثر ہوئی ہے۔ ایران نے آبنائے ہرمز کو مؤثر طور پر زیادہ تر تجارتی جہازوں کے لیے بند کر دیا ہے، جہاں سے دنیا کی تقریباً ۲۰؍فیصد پیٹرولیم مصنوعات گزرتی ہیں۔ اس صورتحال نے ہندوستان میں ایل پی جی کی سپلائی کو متاثر کیا ہے۔ ملک اپنی تقریباً ۶۰؍فیصد ایل پی جی کی ضرورت درآمد کرتا ہے، جس کا بڑا حصہ خلیجی ممالک سے آتا ہے۔ عالمی تیل کی قیمتوں میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ بدھ کے روز برینٹ کروڈ کی قیمت تقریباً ۱۱۵؍ڈالر فی بیرل سے کم ہو کر ۱۰۵؍ڈالر فی بیرل رہی، جبکہ ۲۷؍فروری کو یہ ۷۸؍ڈالر فی بیرل تھی۔ مرکزی حکومت صارفین سے اپیل کر رہی ہے کہ جہاں ممکن ہو وہ پائپڈ نیچرل گیس استعمال کریں تاکہ ایل پی جی پر دباؤ کم ہو۔ حکومت نے ریاستوں کو اضافی کمرشیل ایل پی جی فراہم کرنے کی پیشکش بھی کی ہے، بشرطیکہ وہ پی این جی نیٹ ورک کی توسیع میں سہولت فراہم کریں۔

ناٹو سے علیحدہ ہونے پر سنجیدگی سے غور کر رہے امریکی صدر ٹرمپ، ایک انٹرویو میں انکشاف

ٹرمپ نے کہا کہ مجھے ناٹو کبھی پسند نہیں تھا۔ میں اسے چھوڑنے پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہوں۔ اس پر زیادہ غور کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ میں ایران جنگ ختم ہونے کے بعد اس پر فیصلہ سناؤں گا۔ ایران کے ساتھ جنگ میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو اُمید کے مطابق نتائج نہیں ملے ہیں۔ اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ اسے دوست ممالک سے مکمل تعاون حاصل نہیں ہوا۔ دنیا کی سب سے مضبوط دفاعی معاہدہ ناٹو (نارتھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن) سے بھی امریکی صدر انتہائی ناراض ہیں اور جلد ہی وہ ناٹو سے امریکہ کو علیحدہ کرنے کا فیصلہ لے سکتے ہیں۔ اس بارے میں انہوں نے ایک انٹرویو کے دوران انکشاف کیا۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے یکم اپریل کو 'ڈیلی ٹیلی گراف' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ ناٹو چھوڑنے پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ اس بارے میں کوئی اعلان ایران جنگ ختم ہونے کے بعد کیا جا سکتا ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ایک دن قبل ہی امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے ناٹو اور امریکہ کے رشتوں کا جائزہ لینے کی بات کہی تھی۔ بہرحال، انٹرویو کے دوران امریکی صدر ٹرمپ نے کہا کہ "مجھے ناٹو کبھی پسند نہیں تھا۔ میں اسے چھوڑنے پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہوں۔ اس پر زیادہ غور کرنے کی جرورت بھی نہیں ہے۔ میں ایران جنگ ختم ہونے کے بعد اس پر فیصلہ سناؤں گا۔" بات چیت کے دوران ٹرمپ نے ناٹو کو 'کاغذی شیر' قرار دیا اور ایک سوال کے جواب میں کہا کہ "یوکرین جنگ امریکہ کی جنگ نہیں تھی۔ یہ یوروپ کی جنگ تھی۔ پھر بھی امریکہ نے یوکرین کا تعاون کیا۔ ہم وہاں موجود رہے، لیکن جب ہماری باری آئی تو سبھی کنارے ہو گئے۔ سب نے ہمیں وہاں تنہا چھوڑ دیا۔" انٹرویو کے دوران ڈونالڈ ٹرمپ نے پوتن اور کیر اسٹارمر کا بھی ذکر کیا۔ پوتن کا ذکر ناٹو کے تعلق سے کرتے ہوئے کہا کہ "پوتن بھی اس تنظیم کی طاقت (کمزوری) سے واقف ہیں۔ اسی لیے روس بھی اسے سنجیدگی سے نہیں لیتا ہے۔"

تیل کی ایک ایک بوند کا محتاج ہوا پاکستان، بیرون ملکی ایئر لائنس کو ایندھن دینے سے کیا

رپورٹ کے مطابق 'نوٹم' میں کہا گیا ہے کہ جیٹ اے-وَن فیول سپلائی چین میں رخنہ کی وجہ سے احتیاطاً سبھی ایئر لائنس کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تیل بیرونی ممالک سے لے کر چلیں

ایک رپورٹ کے مطابق 'نوٹم' میں کہا گیا ہے کہ جیٹ اے-وَن فیول سپلائی چین میں رخنہ کی وجہ سے احتیاطاً سبھی ایئر لائنس کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تیل بیرونی ممالک سے لے کر چلیں۔ مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی نے پاکستان کو کچھ زیادہ ہی اثر انداز کیا ہے۔ اس کا تازہ ثبوت پاکستان کا وہ فیصلہ ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ بیرون ملکی ایئر لائنز کی پروازوں کو پاکستان میں ایندھن فراہم نہیں کیا جائے گا۔ یعنی واپسی کے لیے بھی طیاروں کو اپنے ملک سے ہی ایندھن لے کر آنا ہوگا۔ پاکستان ایئرپورٹس اتھارٹی (پی اے اے) نے بیرون ملکی ایئر لائنز سے کہا ہے کہ ان کی پروازیں واپسی کے لیے پاکستان سے ایندھن نہ لیں، بلکہ ان کے پاس پاکستان آنے اور واپس جانے کے لیے ضروری ایندھن موجود ہونا چاہیے۔ دراصل ایران جنگ کی وجہ سے آبنائے ہرمز بند ہے، جس کے باعث تیل اور گیس کی سپلائی جنوبی ایشیائی ممالک تک نہیں ہو پا رہی ہے۔ ایسے میں پاکستان کو بے انتہا پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وہاں تیل کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان ایئرپورٹس اتھارٹی نے نوٹس ٹو ایئرمین 'نوٹم' جاری کرتے ہوئے غیر ملکی ایئر لائنز کو ضروری ایندھن اپنے ممالک سے ساتھ لانے کی ہدایت دی ہے۔ 'عرب نیوز' میں شائع 26 مارچ کی ایک رپورٹ کے مطابق نوٹم میں کہا گیا ہے کہ جیٹ اے-1 فیول سپلائی چین میں خلل کے باعث احتیاطی طور پر تمام ایئر لائنز کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ بیرون ملک سے زیادہ سے زیادہ ایندھن لے کر آئیں اور پاکستان میں جیٹ اے-1 فیول پر انحصار کم سے کم رکھیں۔ پی اے اے کے ایک افسر نے بھی اس نوٹم کی تصدیق کی ہے اور بتایا کہ یہ 13 مارچ کو جاری کیا گیا تھا۔ تاہم، یہ ہدایت مقامی ایئر لائنز پر نافذ نہیں ہوگی۔ نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر ایک افسر نے بتایا کہ گھریلو ایئر لائنز کو ضرورت کے مطابق پاکستان میں ہی ایندھن فراہم کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ ایران جنگ کے باعث ہندوستان میں بھی ایوی ایشن ٹربائن فیول (اے ٹی ایف) یعنی ہوائی ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ایسے میں پروازوں کے ٹکٹ مہنگے ہونے کی بھی توقع ہے۔ تاہم، حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ گھریلو روٹس پر اے ٹی ایف کی قیمتوں میں صرف 25 فیصد یعنی 15 روپے فی لیٹر کا اضافہ مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا، جبکہ بین الاقوامی پروازوں کے لیے ایئر لائنز کو مکمل بڑھی ہوئی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اضافہ کے باعث اے ٹی ایف کی قیمتیں دوگنی سے بھی زیادہ بڑھ کر ریکارڈ 2.07 لاکھ روپے فی کلو لیٹر ہو گئی ہیں۔ یہ پہلی بار ہے کہ اے ٹی ایف کی قیمت 2 لاکھ روپے فی کلو لیٹر سے تجاوز کر گئی ہے۔ دہلی میں اے ٹی ایف کی قیمت 14.638,96 روپے فی کلو لیٹر سے بڑھا کر 22.341,07,2 روپے فی کلو لیٹر کر دی گئی ہے۔ اس سے قبل یکم مارچ کو ہوائی ایندھن کی قیمتوں میں 5 .7 فیصد (75.244,5 روپے فی کلو لیٹر) کا اضافہ کیا گیا تھا۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن مالی سال 26-2025 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں

7,610 کروڑ 90 لاکھ روپئے کی ریکارڈ توڑ رقم جمع

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن ڈیپارٹمنٹ نے امسال پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے معاملے میں ریکارڈ توڑ کارکردگی حاصل کی ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑتے ہوئے میونسپل کارپوریشن نے مالی سال 2025-26 کے لیے مقرر کردہ 341,7 کروڑ روپے کے نظرثانی شدہ ہدف کے مقابلے میں 7,610 کروڑ 90 لاکھ روپے کا پراپرٹی ٹیکس جمع کیا ہے۔ 31 مارچ 2026 کو ایک ہی دن میں 399 کروڑ 74 لاکھ روپے کا ریونیو جمع کر کے ایک نیا ریکارڈ بھی قائم کیا ہے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے اس شاندار کامیابی پر ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن ڈپارٹمنٹ کے افسران اور ملازمین کی تہہ دل سے تعریف کی ہے اور ان کے کام کی تعریف کی ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن ممبئی کے شہریوں کو مختلف شہری خدمات اور سہولیات فراہم کرتی ہے۔ ان خدمات کے معیار کو بڑھانے اور ان کے موثر نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے قابل مالی وسائل کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں، پراپرٹی ٹیکس ایک بہت اہم، مستحکم اور قابل اعتماد آمدنی کا ذریعہ ہے۔ اس پس منظر میں، ایڈیشنل میونسپل کمشنر ڈاکٹر اشونی جوشی کی رہنمائی میں، اور جوائنٹ کمشنر (ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن) مسٹر وشواس شنکروار اور ٹیکس اسیسر اور کلکٹر مسٹر گجانن بیلے کی نگرانی میں،

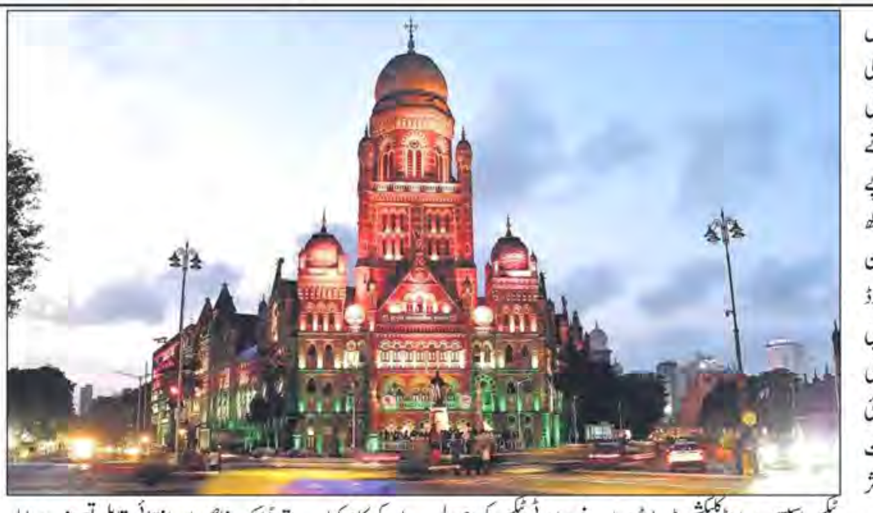

ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن ڈیپارٹمنٹ نے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لیے وسیع پیمانے پر کوششیں کیں۔ میونسپل کارپوریشن کے عام انتخابات کے وسیع اور ذمہ دارانہ کام کی کامیابی کے بعد بھی ٹیکسیشن اینڈ کلیکشن ڈیپارٹمنٹ کے تمام افسران اور ملازمین نے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لیے غیر معمولی لگن، مستقل مزاجی اور توقعات سے بڑھ کر کام کیا۔ یہ یقیناً ایک خاص اور انتہائی قابل تعریف معاملہ ہے پراپرٹی ٹیکس کی بروقت ادائیگی کے لیے شہریوں میں وسیع پیمانے پر آگاہی پیدا کی گئی۔ ٹیکس کی ادائیگی کو آسان بنانے کے لیے عام تعطیلات کے ساتھ ساتھ ہفتے کے آخر میں شہری سہولت مراکز کو کھلا رکھا گیا اور آن لائن ادائیگی کی سہولتیں فراہم کی گئیں۔ اس کے ساتھ

بڑے نادہندگان پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے ماضی کے واجبات کی وصولی کے لیے موثر فالو اپ کیا گیا۔ ان تمام اقدامات نے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کو مزید موثر اور تیز تر بنایا ہے۔ میونسپل کارپوریشن نے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا نظرثانی شدہ ہدف روپے مقرر کیا تھا۔ مالی سال 2025-26 کے لیے 341,7 کروڑ۔ ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن ڈپارٹمنٹ کے افسران اور ملازمین کی کوششوں اور ممبئی کے شہریوں کے تعاون سے میونسپل کارپوریشن نے مالی سال 2025-26 کے لیے یکم اپریل 2025 سے 31 مارچ تک کے دوران 610,7 کروڑ 90 لاکھ روپے کا پراپرٹی ٹیکس جمع کیا، یہ کل ہدف کا 20163 فیصد ہے۔ اس کے ساتھ اضافی جرمانے کی مد میں 301 کروڑ 13 لاکھ روپے بھی وصول کیے گئے ہیں۔ انتظامی ڈویژن کی کارکردگی پر غور کرتے ہوئے، مالی سال 1 اپریل 2025 سے 31 مارچ 2026 کے دوران کے ایسٹ (719 کروڑ 23 لاکھ روپے)، جی ساؤتھ (670 کروڑ 64 لاکھ روپے)، کے ویسٹ (622 کروڑ 16 لاکھ روپے)، ایچ ایسٹ (577 کروڑ 16 لاکھ روپے) اور ویسٹ (577 کروڑ HR) نے 5 کروڑ 78 لاکھ روپے حاصل کیے ہیں۔ پراپرٹی ٹیکس کی سب سے زیادہ وصولی ریکارڈ کی گئی۔

ممبئی: سی ایم فڑنویس نے بی ایم سی کی
پہلی خاتون کمشنر اشونی بھیڈے کو مبارکباد دی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے نو تعینات میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے

بدھ کو وزیر اعلی دیویندر فڑنویس سے ملاقات کی۔ فڑنویس نے انہیں مبارکباد دی اور ان کے کامیاب دور کی خواہش کی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر چیف منسٹر کے دفتر کی طرف سے شیئر کی گئی معلومات کے مطابق، بی ایم سی کی 160 سال سے زیادہ کی تاریخ میں میونسپل کمشنر کے طور پر مقرر ہونے والی پہلی خاتون اشونی بھیڈے نے چیف منسٹر دیویندر فڑنویس سے ملاقات کی اور بات چیت کی۔ فڑنویس نے انہیں مبارکباد دی اور ان کے کامیاب دور کی خواہش کی۔ 1995 بیچ کے آئی اے ایس افسر بھیڈے اس سے قبل چیف منسٹر کے ایڈیشنل چیف سکریٹری کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ بھیڈے بی ایم سی کمشنر کا عہدہ سنبھالنے والی پہلی خاتون ہیں، خاص طور پر ایسے وقت میں جب شہری ادارے نے ممبئی کو تبدیل کرنے کے لیے کئی پروجیکٹ شروع کیے ہیں۔ مہاراشٹر حکومت نے منگل کو ایک بڑے انتظامی ردوبدل میں 10 افسران کا تبادلہ کر دیا۔ دریں اثنا، لوکیش چندر، 1993 بیچ کے آئی اے ایس افسر اور مہاراشٹر اسٹیٹ الیکٹرسٹی ڈسٹری بیوشن کمپنی لمیٹڈ کے چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر کو ممبئی میں چیف منسٹر کے ایڈیشنل چیف سکریٹری کے طور پر مقرر کیا گیا۔ وکاس چندر رستوگی، 1995 بیچ کے آئی اے ایس افسر اور ایڈیشنل چیف سکریٹری (زراعت) کو ممبئی میں مالیاتی اصلاحات، محکمہ خزانہ اور منترالیہ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ ان کی تقرری اس وقت ہوئی ہے جب ریاستی حکومت نے "ترقی یافتہ مہاراشٹر" اور 2047 تک 5 ٹریلین ڈالر کی معیشت تک پہنچنے کے لیے اپنا ویژن دستاویز جاری کیا۔ 1996 بیچ کی آئی اے ایس افسر ونیتا وید یا سنگھل اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ، ریلیف، اور بحالی کے پرنسپل سکریٹری، کو ممبئی کے وزارت پانی کے محکمے کے پرنسپل سکریٹری کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ پرمل سنگھ، 2004 بیچ کے آئی اے ایس افسر اور ممبئی میں واقع ناناجی دیش مکھ کرشی سنجیوانی پریوجنا (پی او سی آر اے) کے پروجیکٹ ڈائریکٹر کو محکمہ زراعت کا سکریٹری مقرر کیا گیا۔ 2005 بیچ کے آئی اے ایس افسر اور معذوری کی فلاح و بہبود کے محکمہ کے سکریٹری تو کارام منڈھے کو ممبئی میں قائم وزارت میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ، بحالی اور آبادکاری، اور محکمہ ریونیو اور جنگلات کا سکریٹری مقرر کیا گیا تھا۔

دارالعلوم دیوبند کے فاضل کی بیٹی کی شاندار کامیابی

فرحانہ خان یوپی پی ایس سی میں سرخرو، بی ڈی او کے معزز عہدے پر فائز

ممبئی: (نامہ نگار) محنت، لگن اور اعلیٰ تربیت جب ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو کامیابی قدم چومتی ہے۔ ایسی ہی ایک روشن مثال ممبئی سے سامنے آئی ہے جہاں انجمن اسلام سے ہائی اسکول اور جونیئر کالج کی تعلیم حاصل کرنے والی باصلاحیت طالبہ فرحانہ خان نے یوپی پبلک سروس کمیشن (UPPSC) کے مشکل ترین امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے بی ڈی او (بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر) جیسے باوقار عہدے پر تقرری حاصل کی ہے۔ ان کی یہ کامیابی نہ صرف ان کے خاندان بلکہ پورے معاشرے کے لیے باعثِ فخر بن گئی ہے۔ فرحانہ خان ایک علمی اور دینی ماحول رکھنے والے گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے والد محمد قاسم خان دارالعلوم دیوبند کے فاضل ہیں، جنہوں نے اپنی سادگی، دیانت اور تعلیم دوستی کے ذریعے اپنے بچوں کی بہترین تربیت کی۔ محدود وسائل کے باوجود انہوں نے اپنے تمام بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کا عزم کیا اور اسے عملی جامہ پہنایا۔ آج ان کی یہی محنت ایک تناور درخت بن چکی ہے جس کے سائے میں کامیابیوں کے پھول کھل رہے ہیں۔ فرحانہ خان خود بی ڈی ایس ڈاکٹر ہیں، مگر انہوں نے یہیں پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مسلسل محنت کرتے ہوئے مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری جاری رکھی۔ ان کا یہ سفر آسان نہیں تھا، لیکن مضبوط ارادے، والدین کی دعاؤں اور خود اعتمادی نے انہیں ہر مرحلے پر کامیاب بنایا۔ یوپی پی ایس سی جیسے سخت امتحان میں کامیابی حاصل کرنا ان کی ذہانت، محنت اور استقامت کا واضح ثبوت ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ فرحانہ خان کا پورا خاندان تعلیم کے میدان میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ ان کی دو بہنیں ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں، ایک بہن آپٹومیٹری کے شعبے سے وابستہ ہیں، ایک بہن وکالت کے میدان میں خدمات انجام دے رہی ہیں جبکہ ایک بھائی سول انجینئر ہیں۔ یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر گھر کا ماحول تعلیم دوست ہو اور والدین اپنے بچوں کی صحیح رہنمائی کریں تو کامیابی کے دروازے خود بخود کھلتے چلے جاتے ہیں۔ فرحانہ خان کی کامیابی خاص طور پر مسلم لڑکیوں کے لیے ایک روشن مثال ہے۔ یہ پیغام ہے کہ اگر عزم پختہ ہو اور محنت میں اخلاص ہو تو کوئی بھی منزل دور نہیں۔ ان کی

کامیابی نے نہ صرف خواتین کی تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے بلکہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ دینی اور عصری تعلیم کا حسین امتزاج معاشرے میں مثبت تبدیلی لا سکتا ہے۔ شہر کے تعلیمی، سماجی اور ملی حلقوں نے فرحانہ خان اور ان کے اہلِ خانہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ کامیابی نوجوان نسل کے لیے مشعلِ راہ ہے اور اس سے یہ حوصلہ ملتا ہے کہ مشکلات کے باوجود بھی اعلیٰ مقاصد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ بلاشبہ، فرحانہ خان کی یہ کامیابی صرف ایک فرد کی کامیابی نہیں بلکہ ایک سوچ، ایک تربیت اور ایک خواب کی تعبیر ہے، وہ خواب جو ایک باپ نے اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے لیے دیکھا تھا۔

مہاراشٹرا ایس آئی آر سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں دستاویزات تیار رکھیں

سماجوادی پارٹی لیڈر و رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی کی عوام سے اپیل، ووٹرس میپنگ کا عمل ۵۰ رفیصد ایس آئی آر کیلئے وقت درکار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر و رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ایس آئی آر سے خوفزدہ ہونے کے بجائے اپنے دستاویزات تیار رکھیں یکم اپریل سے ایس آئی آر کے نفاذ کا اعلان ضرور کیا گیا تھا لیکن ابھی تک ووٹرس میپنگ کا کام مکمل نہیں ہوا ہے اس لئے اس میں مزید وقت درکار ہے اس لئے عوام کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے انہوں نے کہا کہ ایس آئی آر کو لے کر عوام میں کافی تذبذب ہے اس لئے ہم نے اس مسئلہ پر الیکشن کمیشن کے افسر ایس لنگم سے ملاقات کی انہوں نے بتایا کہ 50 فیصد ووٹرس میپنگ اب تک مکمل ہوئی ہے کیونکہ یہاں مقامی بی ایم سی اور پریشد کے انتخابات تھے اس لئے الیکشن لسٹ پوری طرح سے مکمل نہیں ہوئی ہے اس کی وجہ سے ابھی ایس آئی آر کیلئے وقت درکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس آئی آر کے سروے کے دوران تین مرتبہ بی ایل او اور الیکشن کمیشن کے افسران گھر پر حاضری دیں گے 2000 کے ووٹنگ لسٹ سے متعلق نام تلاش کیا جائے گا اگر اس لسٹ میں نام کی شمولیت نہیں ہے تو آپ کے رشتہ داروں اور دوست و احباب کے دستاویزات بھی ناموں کے اندراج کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ اگر آپ کی ان کے معرفت بھی نشاندہی نہیں ہوتی ہے تو آپ جس گاؤں یعنی بنگال یا یوپی سے ہیں تو وہاں آپ کے آبادی وطن میں ووٹرس لسٹ میں آپ کا نام تلاش کیا جائے گا اور آپ کے رشتہ داروں کی گواہی اور دستاویزات کی بنیاد پر ایس آئی آر میں شامل کیا جا سکتا ہے اس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے یہ تمام مرحلہ میں بھی آپ کے نام کی نشاندہی نہیں ہوتی ہے تو 11 دستاویزات درکار ہے جس میں جائیداد سے لے کر دیگر دستاویزات شامل ہے اگر یہ دستاویزات پیش کئے جاتے ہیں تو ایس آئی آر میں شمولیت ممکن ہوگی اس کے ساتھ ہی تین مرتبہ جب بی ایل او آپ کے مکان پر حاضری دیتا ہے تو آپ ایک مرتبہ بھی اسے میسر نہیں آتے تو تین مرتبہ کے بعد آپ کے گھر پر نوٹس بھی دی جائے گی اس کے ساتھ ہی آپ کے پڑوسیوں سے متعلق بھی اس سے متعلق باز پرس کی جائے گی اور پھر کوئی کارروائی میں پیش رفت ہوگی اس لئے بی ایل او سے ملاقات کرنا ضروری ہے انہیں جو دستاویزات کی ضرورت ہے وہ دستاویزات تیار رکھیں اس کام کی تکمیل کیلئے کئی تنظیمیں کوشاں ہے اسی طرح مانخورد شیواجی نگر میں عوام کی رہنمائی کیلئے ہم نے بھی نظم کیا ہے اور یہاں بھی ووٹر لسٹ سے ناموں کی تلاش اور ایس آئی آر سے متعلق دستاویزات کی تیاری میں مدد کی جارہی ہے سماجوادی کارکنان کے دفاتر میں بھی یہ کام تیزی سے جاری ہے انہوں نے کہا کہ فی الوقت ایس آئی آر کا عمل جاری نہیں ہوگا جیسے ہی یہ عمل شروع ہوگا مطلع کیا جائے گا لیکن عوام کو بیداری رہنے کی ضرورت ہے اور اپنے دستاویزات سے متعلق وہ مستعد رہے۔

برکس سربراہی اجلاس بھارت اور چین کے تعلقات کو مزید گہرا کریں گے: چینی سفارتکار

پونے: ممبئی میں عوامی جمہوریہ چین کے قونصل جنرل کن جی نے ہندوستان-چین تعلقات کے مستقبل کے بارے میں بات کی اور پی ایم مودی اور صدر شی جن پنگ کے درمیان ملاقات کو یاد کرتے ہوئے امید کا اظہار کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ برکس سربراہی اجلاس جو کہ نئی دہلی میں ہوگا، تعلقات کو مزید گہرا کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ قونصل جنرل نے صحافیوں کو بتایا، "تعلقات کے مستقبل کے لیے، ہم اپنے لیڈروں کی قیادت میں ہندوستان اور چین کے تعلقات میں درست سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ وہ گزشتہ دو سالوں میں دو بار ایک دوسرے سے ملے ہیں۔" اس سال ہندوستان میں ہونے والی برکس سمٹ کے بارے میں بات کرتے ہوئے، انہوں نے مزید کہا، "اس سال، برکس سربراہی اجلاس دہلی میں ہوگا، اور اگلے سال یہ چین میں منعقد ہوگا۔ اس سے ہمیں اپنے تعلق اور دوستی کو گہرا کرنے اور اپنے لوگوں کے فائدے اور پوری دنیا کے استحکام کے لیے پیشرفت کرنے کے خصوصی مواقع ملیں گے..." مارچ کے اوائل میں، چین کے وزیر خارجہ وانگ یی نے بیجنگ میں 14 ویں قومی عوامی کانگریس کے چوتھے اجلاس کے موقع پر منعقدہ ایک نیوز کانفرنس کے دوران نئی دہلی اور بیجنگ کے درمیان تعاون بڑھانے پر زور دیا۔ سینئر سفارت کار نے دوطرفہ تعاون کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ "ہندوستان اور چین کو اگلے دو سالوں میں برکس کی صدارت میں ایک دوسرے کی حمایت کرنا چاہیے"۔ یہ تبصرے ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب اہم عالمی ہلچل، خاص طور پر مغربی ایشیا میں امریکہ اور ایران کے بڑھتے ہوئے تنازع کے درمیان۔ دونوں ایشیائی کمپنیوں کے درمیان متحد محاذ کے امکانات کو اجاگر کرتے ہوئے، وانگ یی نے بین الاقوامی سطح پر ان کی شراکت داری کے اثرات پر روشنی ڈالی۔ "ایک ساتھ مل کر، ہم گلوبل ساؤتھ میں نئی امید لا سکتے ہیں، انہوں نے کہا کہ برکس بلاک کے اندر ایک مربوط قیادت ترقی پذیر قوموں کے لیے ایک مستحکم قوت کا کام کرے گی۔

مشرق وسطیٰ کے تناؤ کو کم کرنے کے اشارے سے اسٹاک مارکیٹوں میں تیزی

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس بیان کے بعد کہ امریکہ ایران جنگ دو یا تین ہفتوں میں ختم ہو سکتی ہے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس بیان کے بعد کہ امریکہ ایران جنگ دو یا تین ہفتوں میں ختم ہو سکتی ہے، بدھ کو ہندوستانی اسٹاک مارکیٹوں میں تیزی کا آغاز ہوا۔ نفٹی 50 اور سینسیکس ابتدائی تجارت میں 2 فیصد بڑھے کیونکہ ٹرمپ کے بیان کے بعد خطرے کے جذبات میں بہتری آئی۔ 30 شیئرز پر مشتمل بی ایس ای سینسیکس 1814.88 پوائنٹس یا 52.2 فیصد بڑھ کر 73,762.43 پر کھلا، جبکہ این ایس ای نفٹی 567 پوائنٹس یا 2.5 فیصد بڑھ کر 22,899 پر کھلا۔ لکھنے کے وقت (صبح 9:30)، سینسیکس 2.73 فیصد، یا 1964.41 پوائنٹس کے اضافے سے 96,911,73 پر ٹریڈ کر رہا تھا، جبکہ نفٹی 67.250 فیصد، یا 596.40 پوائنٹس کے اضافے سے 22,927.80 پر ٹریڈ کر رہا تھا۔ اس مدت کے دوران، تمام نفٹی انڈیکس سبز رنگ میں ٹریڈ کر رہے تھے۔ وسیع بازاروں میں، نفٹی مڈکیپ 100 انڈیکس میں 3.30 فیصد اضافہ ہوا، اور نفٹی سمال کیپ 100 انڈیکس میں 61.3 فیصد اضافہ ہوا۔ سیکٹر کے لحاظ سے، نفٹی میڈیا میں 3.66 فیصد، نفٹی آٹو اور نفٹی پی ایس یو بینک میں 33.3 فیصد، اور نفٹی میٹل میں 3.24 فیصد اضافہ ہوا، جس سے وہ سرفہرست ہیں۔ نفٹی آئی ٹی میں 2.89 فیصد، نفٹی فارما میں 2.06 فیصد، نفٹی پرائیویٹ بینک میں 58.2 فیصد، نفٹی ریئلٹی میں 56.2 فیصد اور نفٹی ایف ایم سی جی میں 80.1 فیصد اضافہ ہوا۔ ابتدائی تجارت میں، تمام نفٹی 50 اسٹاک سبز رنگ میں ٹریڈ کر رہے تھے، جن میں ٹرینٹ، بی ای ایل، انڈیگو، اڈانی پورٹس، شری رام فائنانس، اور اڈانی انٹرپرائزز سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والوں میں شامل تھے۔ جبکہ ایچ ڈی ایف سی، کول انڈیا، عیسلے انڈیا، اپولو ہاسپٹلس، اور پاور گرڈ سب سے کم فائدہ اٹھانے والے تھے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ بڑھتے ہوئے جغرافیائی سیاسی تناؤ کی وجہ سے مارچ کے دوران اہم انڈیکس 10 فیصد سے زیادہ گر گئے۔ تجزیہ کار تجویز کرتے ہیں کہ موجودہ عالمی غیر یقینی صورتحال اور اعلیٰ اتار چڑھاؤ کے پیش نظر سرمایہ کاروں کو محتاط اور انتخابی انداز اپنانا چاہیے۔ ایک تجزیہ کار نے کہا، مارکیٹ میں مندی کے دوران اپنے پورٹ فولیو میں بنیادی طور پر مضبوط اسٹاک کو شامل کرنا سمجھداری کا کام ہو سکتا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ صحیح معنوں میں نئی لانگ پوزیشنز صرف اس وقت شروع کی جانی چاہئیں جب نفٹی فیصلہ کن طور پر اوپر ٹوٹ جائے اور 24,000 کی سطح کو برقرار رکھے، جو بہتر جذبات اور زیادہ پائیدار تیزی کے رجحان کا اشارہ دے گا۔

میئر کی موجودگی میں عوامی سہولیات، رہائشی ریزرویشن والی عمارتوں، جائیدادوں کے حوالے سے مشترکہ اجلاس

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ایک مشترکہ میٹنگ آج (1 اپریل 2026) ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے کی

صدارت میں میئر ہال میں برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن کی عوامی سہولیات، سماجی بہبود کے مراکز، عمارتوں، جائیدادوں اور رہائشی ریزرویشن کے حوالے سے منعقد ہوئی۔ سابق ایم پی کریٹ سومیا، اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین مسٹر پربھاکر شندے، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھاکنے، ڈپٹی کمشنر (ایجوکیشن) ڈاکٹر پراچی جامبھے کر، چیف انجینئر (ترقیاتی منصوبہ بندی) سنیل راٹھوڑ، اسسٹنٹ کمشنر (پراپرٹی) مسٹر چاوان اور دیگر متعلقہ افسران اس موقع پر موجود تھے میونسپل کارپوریشن کی مختلف زمینوں، عمارتوں، املاک کو عوامی سہولیات، سماجی بہبود کے مراکز، رہائشی تحفظات یا دیگر شہری مقاصد کے لیے تیار کرتے وقت، کچھ معاملات میں، ڈویلپر ایسی عمارتوں کو میونسپل کارپوریشن کو منتقل کیے بغیر اپنے قبضے میں رکھتے ہیں، جو کہ ایک غلط استعمال ہے، مسٹر سومیا نے یہ مسئلہ اٹھایا۔ مسٹر سومیا نے مطالبہ کیا کہ میونسپل کارپوریشن کو ایسی زمینوں/عمارتوں/جائیدادوں کی فہرست تیار کرنی چاہئے اور ان زمینوں/جائیدادوں پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے مناسب کارروائی کرنی چاہئے۔ میٹنگ میں بحث کے بعد میئر ریتو تاوڑے نے ہدایت دی کہ 1985 سے 2015 کی مدت کے دوران ایسی عمارتوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جائیں۔ 2015 کے بعد کا ریکارڈ بھی تیار کیا جائے۔ یہ عمارتیں، پلاٹ، جائیدادیں صرف اسی مقصد کے لیے استعمال کی جائیں جس کے لیے یہ محفوظ ہیں۔ ساتھ ہی میئر نے ہدایت کی کہ میونسپل کارپوریشن کے ریونیو میں اضافے کے لیے اس سلسلے میں کارروائی کی جائے۔

بی جے پی کی ایکناتھ شنڈے کے 'آپریشن ٹائیگر' پر روک

ممبئی: مہاراشٹر کی سیاست میں نئی پیش رفت کے حوالے سے یہ اطلاعات سامنے آرہی ہیں کہ بی جے پی قیادت نے ایکناتھ شنڈے کے 'آپریشن ٹائیگر' منصوبے پر فی الحال روک لگا دی ہے، جس کے تحت اپوزیشن کے ارکان پارلیمنٹ کو شنڈے قیادت والی شیوسینا میں شامل کرنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ ذرائع کے مطابق شنڈے نے شرد پوار دھڑے کے 6 اور ٹھاکرے دھڑے کے 6 ارکان پارلیمنٹ کو اپنی جماعت میں شامل کرنے کی تیاری کی تھی، جس سے ان کے گروپ کی تعداد موجودہ 7 سے بڑھ کر 19 ہو سکتی تھی اور ریاستی سیاست میں ان کا اثر و رسوخ مزید مضبوط ہوتا۔ اطلاعات کے مطابق بی جے پی کی جانب سے مشورہ دیا گیا ہے کہ ان ارکان کو براہ راست شیوسینا میں شامل کرنے کے بجائے نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اپوار کی پارٹی کے ذریعے این ڈی اے میں لایا جائے۔ تاہم اس منصوبے کو ابھی تک بی جے پی کی حتمی منظوری حاصل نہیں ہوئی ہے۔ ان پیش رفتوں کے درمیان یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے حالیہ دورہ دہلی کے دوران ایکناتھ شنڈے سے ملاقات نہیں کی۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

انجمن محبانِ اردو کتب مالیگاؤں کے زیر اہتمام نوبل بک ایجنسیز کے اشتراک سے

اردو اکیڈمی انعام یافتہ مصنفین کی اعزازی تقریب کامیابی سے ہمکنار

مالیگاؤں: (خیال اثر) شہر کی ادبی فضا اس وقت ایک دلکش اور روح پرور منظر پیش کر رہی تھی جب مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی کی جانب سے شہر کے آٹھ نامور مصنفین کو ان کی بہترین تخلیقات پر اعزاز و ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ محض انعام نہیں بلکہ برسوں کی محنت، ریاضت اور عشقِ ادب کا اعتراف تھا۔ اس خوشی کو دوبالا کرنے کے لیے انجمن محبانِ اردو کتب مالیگاؤں نے نوبل بک ایجنسیز کے اشتراک سے 29 مارچ 2026 بروز اتوار للے چوک اسلام پورہ میں واقع نوبل بک ایجنسیز کے ملٹی پرپز ہال میں ایک باوقار اور یادگار استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا، جو ہر اعتبار سے ایک کامیاب اور بامقصد ادبی اجتماع ثابت ہوا۔ تقریب کی صدارت مالیگاؤں ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے سابق ہیڈ ماسٹر اور ادارۂ نثری ادب مالیگاؤں کے صدر جناب عتیق شعبان صاحب نے فرمائی۔ پروگرام کا آغاز حافظ محمد یاسین صاحب کی پُرسوز قرأتِ کلامِ پاک سے ہوا جس نے محفل کو روحانی فضا سے معطر کر دیا۔ بعد ازاں حاجی شاہد انجم کی تجویز اور حاضرین کی تائید سے صدر کا انتخاب عمل میں آیا۔ آصف اقبال مرزا نے تقریب کے اغراض و مقاصد نہایت مؤثر انداز میں پیش کیے جبکہ امتیاز احمد الفرقان نے مہمانان کا تعارف کراتے ہوئے محفل کو مزید وقار بخشا۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی کی جانب سے سال

2023 اور 2024 کے لیے منتخب کردہ کتابوں میں "مہکتے پھول" از شکیل مصطفیٰ، حرفِ گم شدہ از ندا فاروقی، آزادی کا امرت مہوتسو اور اردو از اسماعیل وفا، بچے تارے ہمارے از فریدہ نثار احمد انصاری، یہ شہرِ حسین اپنا از خیال اثر، تبسم ہی تبسم از ظہیر قدسی، گل افشانیاں از ڈاکٹر مبین نذیر اور ریگِ ایام از عثمان غنی اسکس شامل ہیں۔ ان تمام صاحبانِ اعزاز کو شال، پھول، گھڑی اور توصیفی اسناد پیش کر کے عزت و احترام سے نوازا گیا، جو ان کی ادبی خدمات کا ایک حسین اعتراف تھا۔ اس موقع پر ڈاکٹر احتشام دانش، طاہر انجم اور دیگر معزز ادبی، تعلیمی و سماجی شخصیات کی موجودگی نے محفل کی شان کو دوبالا کر دیا۔ مختلف مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انعام یافتگان کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور اردو ادب کے فروغ میں ان کے کردار کو سراہا۔ صدرِ تقریب عتیق شعبان صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ انجمن محبانِ اردو کتب کی جانب سے ان قلمکاروں کا استقبال دراصل ان کے لیے نوبل پرائز کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ادب کی تخلیق کوئی آسان مرحلہ نہیں بلکہ یہ برسوں کی مسلسل محنت، جذبے اور قربانیوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ ایسے میں اس طرح کی حوصلہ افزائی نہ صرف ادیبوں کے لیے باعثِ مسرت ہے بلکہ اردو ادب کے مستقبل کے لیے بھی ایک روشن امید ہے۔ انہوں نے انجمن کے اراکین کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ کتاب میلوں کے ذریعے ملک بھر میں ادبا و شعرا کی تخلیقات کو عام کر کے ایک عظیم ادبی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ یہ نشست مقدار نہیں بلکہ معیار کی نمائندہ ہے، اور ہر فنکار کی انفرادیت ہی اس کی اصل پہچان ہے۔ پروگرام کی نظامت معروف ناظم و آرٹسٹ آصف اقبال مرزا نے اپنے مخصوص دلکش انداز، شعر و شاعری اور برجستہ جملوں کے ساتھ انجام دی۔ جس نے محفل کو مسلسل رواں اور پرلطف بنائے رکھا۔ آخر میں امجد شوقی نے رسمِ شکریہ ادا کرتے ہوئے تمام مہمانوں اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا، جس کے ساتھ یہ یادگار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

بہت دباؤ ڈالا گیا، لیکن میں اپنا موقف نہیں بدلوں گا

برطانوی وزیراعظم کا ایران کے خلاف جنگ لڑنے سے واضح انکار

برطانوی وزیر اعظم کیر اسٹارمر نے کہا کہ ''ایران جنگ میں شامل ہونے کے معاملہ میں اپنا موقف تبدیل کرنے کے لیے کافی دباؤ ڈالا گیا ہے، لیکن میں جنگ سے متعلق اپنا موقف نہیں بدلوں گا۔'' برطانوی وزیر اعظم کیر اسٹارمر نے ایران کے خلاف جنگ میں شامل ہونے سے صاف لفظوں میں انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے بدھ (یکم اپریل) کو واضح کر دیا کہ برطانیہ کسی بھی حال میں ایران کے ساتھ جنگ میں شامل نہیں ہوگا۔ حالانکہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ 'آبنائے ہرمز' کو پھر سے کھولنے کے طریقوں پر ایک عالمی سربراہی اجلاس کی میزبانی کریں گے۔ برطانوی وزیر اعظم کا یہ بیان امریکہ کے لیے بہت بڑا جھٹکا ہے اور اب تک اسے کسی بھی ناٹو ممالک سے ایران کے خلاف جنگ میں حمایت نہیں ملی ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اس حوالے سے ناٹو ممالک کو تنقید کا نشانہ بھی بنایا ہے۔ کیر اسٹارمر نے کہا کہ ''یہ واضح ہوتا جا رہا ہے کہ برطانیہ کے طویل مدتی مفادات کے لیے یورپ کے ساتھ گہرے تعلقات کی ضرورت ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''ایران جنگ ہمارا نہیں ہے۔ ہماری سیکورٹی کو مضبوط کرنے اور زندگی گزارنے کی لاگت کو کم کرنے کے مواقع اتنے بڑے ہیں کہ انہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔'' برطانوی وزیر اعظم کے مطابق مستقبل قریب میں یورپی یونین کے اتحادیوں کے ساتھ ایک سربراہی اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ برطانوی وزیر اعظم سے پریس کانفرنس کے دوران ایران جنگ میں شامل ہونے کے متعلق سوال پوچھا گیا تھا۔ اس میں ڈونالڈ ٹرمپ کی اس دھمکی کا ذکر کیا گیا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ امریکہ اب برطانیہ کی مدد کے لیے آگے نہیں آئے گا۔ اس پر کیر اسٹارمر نے کہا کہ ''ایران جنگ میں شامل ہونے کے معاملہ میں اپنا موقف تبدیل کرنے کے لیے کافی دباؤ ڈالا گیا ہے، لیکن میں جنگ سے متعلق اپنا موقف نہیں بدلوں گا۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''دباؤ خواہ جیسا بھی ہو، شور شرابہ چاہے جتنا بھی ہو، میں برطانیہ کا وزیر اعظم ہوں اور مجھے اپنے قومی مفادات کے مطابق ہی کام کرنا ہے۔'' قابل ذکر ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر برطانیہ سمیت اپنے اتحادی ممالک سے کہا تھا کہ ''اب آپ لوگوں کو خود کے لیے لڑنا سیکھنا ہوگا۔ اب امریکہ آپ لوگوں کی مدد کے لیے

موجود نہیں رہے گا۔'' ٹرمپ نے برطانیہ اور اسٹارمر کو بھی کئی بار خاص طور پر نشانہ بنایا ہے۔ 'بی بی سی' کے مطابق ڈونالڈ ٹرمپ 'ناٹو' کے جنگ میں شامل ہونے سے انکار کرنے پر بار بار تنقید کے بعد امریکہ کو اس اتحاد سے باہر نکالنے پر غور کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ایران پر حملہ کے 10 دنوں بعد امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے مشیروں نے ان سے 'صلح کا راستہ' تلاش کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ ان مشیروں کا کہنا ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان جنگ اگر طویل ہو جاتی ہے تو اس کا براہ راست نقصان امریکہ کو ہوگا۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ٹرمپ اپنے بیانات میں اس جنگ کے طویل ہونے کا اشارہ دے چکے ہیں۔ ایک بیان میں تو انہوں نے واضح لفظوں میں کہا تھا کہ جنگ 3 سے 4 ہفتوں تک چل سکتی ہے۔ اب امریکہ کو اس جنگ میں صرف خسارہ ہی خسارہ دکھائی دے رہا ہے، اس لیے 'صلح کا راستہ' اختیار کرنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔ مشیروں نے ٹرمپ کی توجہ اس جنگ کے مضر اثرات کی طرف مبذول کرائی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جنگ زیادہ طویل ہونے سے حامی ووٹرس ناراض ہو سکتے ہیں۔ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہی ٹرمپ نے 10 مارچ کو ایک بیان دیا ہے، جس میں جنگ جلد ختم کیے جانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ بیان میں ٹرمپ نے ضرور ایران کو ہارا ہوا بتایا ہے، لیکن اس حقیقت سے سبھی واقف ہیں کہ ایران نے امریکہ کو خوب نقصان پہنچایا ہے۔

ایران جنگ بندی کا خواہاں، ڈونلڈ ٹرمپ نے کیا دعویٰ
رکھی سخت شرائط، ایران کا انکار، خلیج میں کشیدگی مزید بڑھنے کا خدشہ

ایران نے امریکی صدر کے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق ایرانی حکام نے کہا ہے کہ تہران نے کسی بھی سطح پر جنگ بندی کی درخواست نہیں کی۔ ایرانی حکام کے مطابق امریکہ کے یہ بیانات سیاسی دباؤ بڑھانے کی کوشش ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران کی نئی قیادت نے امریکہ سے جنگ بندی کی درخواست کی ہے، تاہم انہوں نے واضح کیا کہ جنگ بندی پر غور صرف اس صورت میں ہوگا جب تہران واشنگٹن کی پیش کردہ شرائط کو قبول کرے گا۔ امریکی صدر نے یہ بیان اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر جاری کردہ ایک تفصیلی پیغام میں دیا، جس کے بعد خطے میں کشیدگی مزید بڑھنے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اپنے پیغام میں ڈونلڈ ٹرمپ نے لکھا کہ ایران کی نئی حکومت کے صدر، جو ان کے بقول سابق قیادت کے مقابلے میں کم سخت گیر اور زیادہ حقیقت پسند ہیں، نے حالیہ دنوں میں امریکہ سے جنگ بندی کی درخواست کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ واشنگٹن اس درخواست پر غور کرنے کے لیے تیار ہے، مگر اس کے لیے ایران کو کچھ اہم شرائط پوری کرنا ہوں گی۔ امریکی صدر نے مزید کہا کہ جب تک ایران ان شرائط کو تسلیم نہیں کرتا، اس وقت تک ایران کے خلاف کارروائیاں جاری رہیں گی۔ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ اور اس کے اتحادی ایران پر دباؤ بڑھاتے رہیں گے اور اس دوران فوجی آپریشن بھی جاری رہ سکتے ہیں۔ ان کے مطابق موجودہ صورتحال میں کسی بھی نرمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ٹرمپ نے اپنی پوسٹ میں خاص طور پر آبنائے ہرمز کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ بندی پر غور اس وقت ہوگا جب یہ اہم سمندری راستہ مکمل طور پر کھلا، محفوظ اور صاف ہوگا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ امریکہ ایران پر دباؤ ڈالنے کے لیے سخت اقدامات جاری رکھے ہوئے ہے۔ ٹرمپ کے بیان کے مطابق واشنگٹن کا مقصد خطے میں بحری راستوں کی مکمل سلامتی کو یقینی بنانا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکی صدر نے اپنی پوسٹ میں ایران کی جس نئی قیادت کا ذکر کیا، اس کے بارے میں کوئی واضح تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ انہوں نے یہ بھی نہیں بتایا کہ ایران کے کس لیڈر نے براہ راست جنگ بندی کی درخواست کی ہے۔ اس بیان کے بعد عالمی سطح پر قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ دوسری جانب ایران نے امریکی صدر کے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق ایرانی حکام نے کہا ہے کہ تہران نے کسی بھی سطح پر جنگ بندی کی درخواست نہیں کی۔ ایرانی حکام کے مطابق امریکہ کے یہ بیانات سیاسی دباؤ بڑھانے کی کوشش ہیں۔ ادھر خبر رساں ایجنسی رائٹرز سے گفتگو کرتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ جلد ایران سے نکلنے کے امکانات پر غور کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کے جوہری پروگرام پر نظر رکھنے کے لیے جدید سیٹلائٹ ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس کے لیے زمینی موجودگی ضروری نہیں۔ ٹرمپ نے اس موقع پر نیٹو پر بھی ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا کہ امریکہ اتحاد میں اپنی شمولیت پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہے۔

غزہ کی ماں کا کربناک انتظار: بیٹی شہید ہوئی یا قید؟

غزہ: غزہ میں جاری طویل اور تباہ کن جنگ کے دوران ہزاروں فلسطینیوں کے لاپتہ ہونے کا المیہ شدت اختیار کر گیا ہے، جہاں خاندان اپنے پیاروں کی موت یا گرفتاری کی غیر یقینی صورتحال میں کربناک انتظار کرنے پر مجبور ہیں۔ جنوبی غزہ کے شہر خان یونس میں ایک نیم تباہ شدہ گھر میں تحریر ابو ماضی اپنی بیٹی اور بیٹے کی یادوں کے سہارے زندگی گزار رہی ہیں۔ ان کی 20 سالہ بیٹی ملاک ابو ماضی، جو ایک یونیورسٹی طالبہ اور ناصر اسپتال میں رضا کار نرس تھیں، 2024 میں اچانک لاپتہ ہو گئیں۔ خاندانی ذرائع کے مطابق شدید بمباری کے باعث خاندان المواصی کے ساحلی علاقے کی جانب منتقل ہو گیا تھا، تاہم ملاک اور ان کے 18 سالہ بھائی یوسف گھر سے اپنی کتابیں لینے واپس گئے، مگر پھر کبھی نظر نہیں آئے۔ بعد ازاں جب رشتہ دار گھر پہنچے تو تباہ شدہ مکان سے انسانی باقیات برآمد ہوئیں، جس کی بنیاد پر غزہ کی وزارت صحت نے ملاک کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ جاری کر دیا، تاہم یوسف کے بارے میں کوئی معلومات نہ مل سکیں۔ تاہم چند ماہ بعد صورتحال نے ایک نیا اور تکلیف دہ رخ اختیار کر لیا، جب حال ہی میں رہا ہونے والے فلسطینی قیدیوں کی فہرست میں ملاک ابو ماضی کا نام سامنے آیا، جس کے ساتھ درج تھا: "کوئی معلومات دستیاب نہیں۔ تحریر ابو ماضی کا کہنا ہے کہ وہ شدید ذہنی اذیت اور بے چینی کا شکار ہیں۔ میں نے اب تک اپنے بچوں کی کوئی خبر نہیں سنی، رات بھر بے چین رہتی ہوں، زندگی کا ذائقہ ختم ہو چکا ہے۔ انہوں نے اپنی بیٹی کی تلاش کے لیے اسرائیل کے ایک عرب اکثریتی شہر میں وکیل کرنے کی کوشش کی، تاہم بھاری فیس کے باعث وہ یہ قدم نہ اٹھا سکیں۔ انسانی حقوق کے ادارے اس معاملے کو ایک وسیع تر مسئلے کا حصہ قرار دے رہے ہیں۔ ایک تحقیق کار کے مطابق جنگ کے دوران ہزاروں فلسطینیوں کو بغیر کسی مقدمے اور قانونی رسائی کے خفیہ مقامات پر رکھا گیا ہے۔

جاپان نے چینی سروے جہاز کو متنازع پانی چھوڑنے کا انتباہ دیا

ٹوکیو: جاپان کے کوسٹ گارڈ نے ایک چینی سروے جہاز کو متنازع جزائر سینکاکو کے قریب آپریشن بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ کوسٹ گارڈ نے کہا کہ اس نے جہاز کو علاقے میں تحقیق کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ غیر آباد جزیرے، جو ٹوکیو کے زیر انتظام ہیں لیکن بیجنگ کا دعویٰ ہے، دو طرفہ کشیدگی کا مستقل ذریعہ ہیں۔ ایک ترجمان نے بتایا کہ چینی جہاز ژیانگ یانگ ہانگ 22 کو سینکاکس کے شمال مغرب میں تقریباً 57 کلومیٹر کے فاصلے پر دیکھا گیا۔ یہ پیر کو جاپان کے خصوصی اقتصادی زون میں داخل ہوا اور اسے پائپ نما اور تار نما اشیاء کو سمندر میں گراتے ہوئے دیکھا گیا۔ کوسٹ گارڈ نے ایک بیان میں کہا، "ہمارے گشتی جہاز نے زیر بحث تحقیقی جہاز سے ریڈیو مواصلت کی اور مطالبہ کیا کہ وہ اس بنیاد پر اپنا کام روک دے کہ ہمارے ملک کی رضامندی کے بغیر سمندر میں سائنسی تحقیق کی اجازت نہیں ہے۔" دونوں ممالک کے کوسٹ گارڈ کے جہاز جزائر کے گرد معمول کے مطابق آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ چینی تحقیق اور دیگر جہاز کبھی کبھار آس پاس کے پانیوں میں داخل ہوتے ہیں۔ نومبر میں تائیوان کے بارے میں جاپانی وزیر اعظم سانائے تاکائچی کے تبصرے کے بعد سے کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے۔ تاکائچی نے کہا کہ اگر تائیوان، جس کا چین اپنا علاقہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، پر حملہ کیا گیا تو ٹوکیو فوجی مداخلت کر سکتا ہے۔ بیجنگ نے ان کے ریمارکس کی مذمت کی اور اس کے بعد سے اپنے شہریوں کو جاپان کے سفر کے خلاف مشورہ دیا ہے۔ اس نے کچھ جاپانی فرموں پر تجارتی پابندیاں بھی سخت کر دی ہیں۔

تبتی خانقاہ پر چینی کنٹرول سخت
رنپوچے کی آخری رسومات کے دوران سیکیورٹی میں اضافہ

بیجنگ/لہاسا: چین نے تبت کی ایک اہم بدھ مت خانقاہ میں ایک اعلیٰ روحانی رہنما (رنپوچے) کی آخری رسومات کے دوران اپنی سیکیورٹی اور نگرانی کو مزید سخت کر دیا، جس پر انسانی حقوق کے حلقوں نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق چینی حکام نے خانقاہ اور اس کے اطراف سخت پابندیاں عائد کر دیں، جن میں نقل و حرکت پر کنٹرول، زائرین کی محدود رسائی اور سیکیورٹی فورسز کی بھاری تعیناتی شامل تھی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ آخری رسومات جیسے مذہبی اجتماع کو بھی سخت نگرانی میں رکھا گیا، جبکہ مقامی راہبوں اور افراد کی سرگرمیوں پر قریبی نظر رکھی گئی۔ تجزیہ کاروں کے مطابق چین کی جانب سے اس نوعیت کے اقدامات تبت میں مذہبی سرگرمیوں اور اداروں پر بڑھتے ہوئے کنٹرول کی عکاسی کرتے ہیں، جہاں بیجنگ طویل عرصے سے مذہبی اور ثقافتی معاملات پر اپنی گرفت مضبوط کر رہا ہے۔ انسانی حقوق کے گروپوں کا کہنا ہے کہ اس طرح کی پابندیاں مذہبی آزادی پر اثر انداز ہوتی ہیں اور تبتی بدھ مت کی روایات کو محدود کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق رنپوچے جیسے روحانی رہنماؤں کی آخری رسومات نہ صرف مذہبی بلکہ ثقافتی اہمیت بھی رکھتی ہیں، اور ان مواقع پر سخت سرکاری کنٹرول خطے میں پہلے سے موجود حساسیت کو مزید بڑھا سکتا ہے۔

علیمہ کی پی ٹی آئی کے حامیوں سے عمران کی رہائی کیلئے سڑکوں پر آنے کی اپیل

میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے علیمہ نے کہا کہ ان کا بھائی صحت کے مسائل سے دو چار ہے اور انہیں اپنی سب سے بڑی پریشانی قرار دیا

اسلام آباد: پی ٹی آئی کے سربراہ عمران خان کی بہن علیمہ خان نے منگل کے روز پارٹی کے حامیوں سے کہا کہ وہ سابق وزیراعظم اور ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کی رہائی کے لیے سڑکوں پر نکل آئیں، ان کے خاندان کی عدالتوں سے مایوسی کا حوالہ دیتے ہوئے میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے علیمہ نے کہا کہ ان کا بھائی صحت کے مسائل سے دو چار ہے اور انہیں اپنی سب سے بڑی پریشانی قرار دیا، جبکہ شفا انٹرنیشنل ہسپتال میں ان کے علاج کے مطالبے کا اعادہ کیا۔ ان کے مطابق، حکومت مسٹر خان کے علاج کی اجازت ان کی پارٹی کے حامیوں کے سڑکوں پر احتجاج کے بعد ہی دے گی۔ انہوں نے صحافیوں کو بتایا کہ وہ "دباؤ بڑھانا" چاہتے ہیں کیونکہ حکام عوامی دباؤ کے بغیر عمران خان (ان کی آنکھ کی بیماری کے لیے) کا علاج نہیں کریں گے اور نہ ہی انہیں ضمانت دیں گے"۔ انہوں نے کہا کہ سڑکوں پر نکلنا اور پرامن احتجاج کرنا ہمارا آئینی حق ہے۔ پرامن احتجاج بین الاقوامی حق ہے اور اسی وجہ سے انہوں نے اس کے خلاف قانون سازی نہیں کی۔ ایک سوال کے جواب میں علیمہ نے کہا کہ پی ٹی آئی کی قیادت احتجاج کرنے سے گریزاں ہے کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ لوگ سڑکوں پر نہیں آئیں گے۔ انہوں نے تجویز دی کہ پہلے مرحلے میں پارٹی کارکنوں کو اڈیالہ جیل کے باہر جمع ہونے کی کال دی جائے۔ مسٹر خان کی صحت اور ان تک رسائی نہ ہونے کے بارے میں بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "وہ (حکومت) دعویٰ کر رہے ہیں کہ عمران صحت یاب ہو گئے ہیں، لیکن ہم ان پر یقین نہیں کرتے، چیف جسٹس کو چاہیے تھا کہ وہ ماہر صحت کو بلا کر عمران خان کی میڈیکل رپورٹس کے حوالے سے رائے لیں، لیکن انہوں نے اس کی پرواہ نہیں کی، یہ واضح ہو گیا ہے کہ ججوں کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے اور وہ صرف احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ عدالت کے طرز عمل کے پیش نظر عمران خان کو کئی سالوں سے رہا نہیں کیا جا رہا تھا، انہوں نے مزید کہا کہ ہائی کورٹ ضمانت کی درخواست کو مزید ایک سال کے لیے کھینچ سکتی ہے کیونکہ انہیں ان کے بھائی کو رہا کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی تھی۔ دوسری جانب نورین نیازی نے کہا کہ وہ پرامن نہیں رہنا چاہتیں۔ انہوں نے مسلم لیگ (ن) کی رہنما مریم نواز کی مثال دی، جنہوں نے لاہور میں قومی احتساب بیورو (نیب) کے باہر احتجاج کیا تھا، جو تشدد پر ختم ہوا۔

بلوچستان میں فروری میں ۲۳۴ رجبری گمشدگیاں

بلوچستان: ہیومن رائٹس کونسل آف بلوچستان (ایچ آرسی بی) نے کہا کہ اس نے فروری 2026 میں بلوچستان میں جبری گمشدگیوں اور 87 ہلاکتوں کے 234 واقعات کو دستاویزی شکل دی، جس میں متنبہ کیا گیا کہ حقوق کی خلاف ورزیاں "بڑے باغیوں کے حملوں کے بعد تیزی سے بڑھ رہی ہیں" اور "بے مثال سفاکیت اور استثنیٰ" کے ساتھ انجام دی جاتی ہیں۔ اپنی ماہانہ رپورٹ میں، ایچ آرسی بی نے کہا کہ جبری طور پر لاپتہ کیے جانے والوں میں ایک خاتون اور نو نوجوان شامل ہیں۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ متاثرین میں سے 233 مرد تھے، جب کہ صرف 37 افراد دوبارہ سامنے آئے ہیں اور اکثریت لاپتہ ہے۔ حقوق گروپ نے کہا کہ جبری گمشدگیاں اور ماورائے عدالت قتل خطے میں بڑے پیمانے پر جاری ہیں اور انہیں بلوچستان میں روزمرہ کی حقیقت کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) کی جانب سے 31 جنوری کو ایک درجن سے زائد شہروں میں کیے گئے مربوط حملوں کے بعد خلاف ورزیوں میں شدت آ گئی، اس کے بعد سیکیورٹی ردعمل تقریباً ایک ہفتے تک جاری رہا۔ رپورٹ میں کہا گیا، آپریشن اور اس کے نتیجے میں سیکیورٹی ردعمل ایک ہفتے تک جاری رہا۔

دبئی کی بندرگاہ پر ہمارا جہاز ایرانی حملے کا نشانہ بنا: کویت

کویت پٹرولیم کارپوریشن کے حوالے سے رپورٹ دی ہے کہ کویت کے ایک بڑے تیل بردار جہاز (السالمی) کو منگل کو علی الصبح براہ راست نشانہ بنایا گیا ہے

ریاض: کویتی نیوز ایجنسی (کونا) نے کویت پٹرولیم کارپوریشن کے حوالے سے رپورٹ دی ہے کہ کویت کے ایک بڑے تیل بردار جہاز (السالمی) کو منگل کو علی الصبح براہ راست نشانہ بنایا گیا ہے۔ کارپوریشن نے اسے ایرانی حملہ قرار دیا ہے، جو دبئی کی بندرگاہ پر لنگر اندازی کے دوران کیا گیا، جس سے جہاز کو نقصان پہنچا اور اس پر آگ لگ گئی۔ نیوز ایجنسی نے کارپوریشن کے حوالے سے بتایا کہ واقعے کے وقت جہاز تیل سے مکمل بھرا ہوا تھا، اور گرد و نواح کے پانی میں تیل کے رساؤ کے امکان سے متعلق خبردار کیا گیا ہے۔ مزید بتایا گیا کہ کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی اور اس وقت نقصانات کا تخمینہ لگایا جا رہا ہے۔ دوسری جانب دبئی میڈیا آفس نے ایکس (سابقہ ٹوئیٹر) پر تصدیق کی ہے کہ دبئی کے پانیوں میں کویتی آئل ٹینکر سے ڈرون ٹکرانے کے واقعے پر جوابی کارروائی کی گئی اور ٹینکر کے عملے کے تمام 24 ارکان کو بحفاظت نکال لیا گیا ہے، جبکہ کسی کے زخمی ہونے کی تردید کی گئی ہے۔ دبئی میڈیا آفس کا کہنا تھا کہ "بحری فائر فائٹنگ ٹیمیں اس وقت آگ پر قابو پانے کیلئے کام کر رہی ہیں"۔ بعد ازاں دفتر نے مطلع کیا کہ آگ پر قابو پا کر اسے بجھا دیا گیا ہے۔ اس واقعے کے بارے میں برطانوی میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز (UKMTO) نے بتایا کہ آبنائے ہرمز کے قریب ایک نامعلوم گولہ لگنے سے آئل ٹینکر میں آگ بھڑک اٹھی۔ ادارے نے ٹینکر آپریٹنگ کمپنی کے سیکیورٹی افسر کی رپورٹ کے حوالے سے بتایا کہ جب جہاز کے دائیں حصے پر گولہ لگا، اس وقت وہ دبئی کے شمال مغرب میں 31 بحری میل کے فاصلے پر تھا۔ اس سے قبل برطانوی میری ٹائم آپریشنز نے بتایا تھا کہ سعودی ساحلوں کے قریب خلیج میں ایک کنٹینر جہاز پر داغے گئے دو دیگر گولے اپنے ہدف کو نشانہ بنانے میں ناکام رہے۔ ایران، جو گزشتہ چار ہفتوں سے زائد عرصے سے امریکی اور اسرائیلی حملوں کی زد میں ہے، حالیہ ہفتوں کے دوران ایسی دھمکیاں دے رہا ہے اور حملے کر رہا ہے جس سے اسٹریٹجک آبی گزرگاہ آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کی نقل و حرکت متاثر ہوئی ہے۔

طورخم بارڈر افغان مہاجرین کی واپسی کیلئے کھول دیا گیا

دونوں ممالک کے درمیان مصروف ترین کراسنگ میں سے ایک پر نقل و حرکت میں آسانی پیدا ہو گئی ہے

طورخم: طورخم بارڈر کراسنگ پاکستان سے افغان تارکین وطن کی واپسی کے لیے دوبارہ کھول دی گئی ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان مصروف ترین اور سیاسی طور پر حساس ترین کراسنگ میں سے ایک پر نقل و حرکت میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ ننگرہار کے مقامی حکام نے بتایا کہ منگل کو کراسنگ دوبارہ کھول دی گئی، جس سے افغان تارکین وطن کو پاکستان سے واپس آنے کی اجازت ملی۔ حکام نے بتایا کہ طورخم میں عمری کیمپ واپس آنے والوں کو وصول کرنے اور افغانستان میں واپس آنے والے خاندانوں کے بہاؤ کو منظم کرنے کے لیے تیار ہے۔ دوبارہ کھولنے کا عمل ایک مختصر بندش کے بعد کیا گیا ہے جب راستے کو عارضی طور پر کھول دیا گیا تھا صرف فائرنگ کے واقعے کے بعد دوبارہ بند کیا گیا تھا جس میں ایک پاکستانی سرحدی فوجی زخمی ہوا تھا۔ افغان حکام نے یہ نہیں بتایا ہے کہ اس بار کراسنگ کب تک کھلی رہے گی، جس سے گزرنے کے منتظر بہت سے خاندانوں کے لیے غیر یقینی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ کراسنگ فی الحال عام تجارت یا مسافروں کی نقل و حرکت کے بجائے بنیادی طور پر تارکین وطن کی واپسی کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔ پاکستان نے حالیہ ہفتوں میں ایک کنٹرول شدہ وطن واپسی کے طریقہ کار کے تحت غیر دستاویزی افغانوں کی ملک بدری دوبارہ شروع کی ہے، سرحدی حکام اور امیگریشن ایجنسیاں اس عمل کی نگرانی کر رہی ہیں۔ دوبارہ کھولنے کا عمل ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب دونوں پڑوسیوں کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے، سرحدی کشیدگی اور سیکورٹی کے واقعات بار بار شہریوں کی نقل و حرکت میں خلل ڈال رہے ہیں۔ پاکستان میں نظر بندی، ملک بدری یا غیر یقینی صورتحال کا سامنا کرنے والے ہزاروں افغانوں کے لیے، یہاں تک کہ طورخم کو عارضی طور پر کھولنا انسانی بنیادوں پر اہمیت رکھتا ہے۔ طورخم افغانستان اور پاکستان کے درمیان سب سے اہم زمینی گزرگاہوں میں سے ایک ہے اور لوگوں، تجارت اور ہنگامی نقل و حرکت کے لیے ایک اہم راستہ ہے۔ وہاں بندش اکثر نہ صرف تارکین وطن اور یومیہ اجرت والے مزدوروں کو متاثر کرتی ہے بلکہ سرحد کے دونوں جانب سپلائی چین، طبی سفر اور وسیع تر اقتصادی سرگرمیاں بھی متاثر کرتی ہیں۔ تازہ ترین دوبارہ کھلنے کا عمل غیر دستاویزی افغانوں کو ہٹانے کے لیے پاکستان کی وسیع مہم کے درمیان بھی آیا، ایک ایسی پالیسی جس نے امدادی ایجنسیوں اور حقوق کے گروپوں کی طرف سے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ افغانستان کے اندر معاشی مشکلات اور عدم استحکام کے وقت جبری یا جلدی واپسی پہلے سے کمزور افغان خاندانوں کو اضافی دباؤ میں ڈال سکتی ہے۔

پاکستان کے سیاسی اور دہشت گردی کے روابط ایک بار پھر بے نقاب

فیصل آباد میں وزیر اعظم کے معاون کی حافظ سعید کے بیٹے سے ملاقات

فیصل آباد: پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف کے سیاسی امور کے مشیر، رانا ثناء اللہ کو فیصل آباد میں ایک ہائی پروفائل شادی کی تقریب میں لشکر طیبہ (ایل ای ٹی) کے رہنما حافظ طلحہ سعید 26/11 ممبئی حملوں کے ماسٹر مائنڈ حافظ سعید کے بیٹے کو مبارکباد دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ اعلیٰ انٹیلی جنس ذرائع نے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ یہ بات چیت اسٹیج پر کھلے عام ہوئی، جس سے پاکستان کی سیاسی قیادت اور کالعدم دہشت گرد تنظیموں کے درمیان گہرے اور ظاہر روابط کا اشارہ ملتا ہے۔ بھارتی انگلش نیوز چینل سی این این۔ نیوز 18 کے ذریعے حاصل کردہ خصوصی تصاویر میں دکھایا گیا ہے کہ ثناء اللہ، کئی سینئر پاکستانی سیاسی رہنماؤں اور عوامی شخصیات کے ساتھ، کالعدم لشکر طیبہ (ایل ای ٹی) سے منسلک افراد کے ساتھ عوامی طور پر بات چیت کرتے ہوئے، اسلام آباد کے دہشت گردی کے خلاف کارروائی کے دعووں پر تازہ سوالات اٹھاتے ہیں۔ ذرائع نے کہا کہ اس طرح کی عوامی مصروفیات اس بات پر روشنی ڈالتی ہیں کہ کس طرح لشکر طیبہ سے وابستہ شخصیات بین الاقوامی پابندیوں اور پابندیوں کے باوجود آزادانہ طور پر کام کرتی رہیں اور اپنی اہمیت کو برقرار رکھتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تقریب میں وزیر اعظم شریف کے سینئر معاون کی موجودگی سے پتہ چلتا ہے کہ گروپ کی قیادت کو پاکستان کی سیاسی اسٹیبلشمنٹ کی اعلیٰ ترین سطحوں تک رسائی حاصل ہے۔ ایک ذریعے نے کہا، "اس طرح کے واقعات پاکستان کے دہشت گرد گروپوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے بار بار کیے جانے والے دعووں پر سنگین سوالات اٹھاتے ہیں جب کہ اس کی حکمران اسٹیبلشمنٹ ان کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھتی ہے۔" ذرائع نے مزید کہا کہ یہ اجتماع پاکستان کے حکمران طبقے کے حصوں اور انتہا پسند نیٹ ورکس سے وابستہ افراد کے درمیان قریبی روابط کے وسیع نمونے کی عکاسی کرتا ہے۔ ہندوستانی انٹیلی جنس حکام نے کہا کہ اس پیشرفت سے ان الزامات کو تقویت ملتی ہے کہ پاکستان دہشت گرد گروپوں کو ریاستی سرپرستی فراہم کرتا ہے۔ وزیر اعظم شہباز شریف کے ایک سینئر مشیر کی 26/11 کے ماسٹر مائنڈ کے بیٹے کو عوامی طور پر مبارکباد دینے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لشکر طیبہ کی قیادت کو پاکستانی حکومت کی اعلیٰ ترین سطحوں تک براہ راست رسائی حاصل ہے۔ یہ گٹھ جوڑ پاکستان کی دہشت گردی سے لڑنے کا ڈرامہ کرنے کی پالیسی کو بے نقاب کرتا ہے جبکہ حافظ سعید اور ان کے بیٹے جیسی شخصیات کو پناہ دینے اور بااختیار بنانے کی پالیسی کو بے نقاب کرتا ہے۔ دنیا کو یہ نوٹ کرنا چاہیے کہ 26/11 کے مجرموں کے خاندان اور نیٹ ورک الگ تھلگ نہیں ہیں... وہ پاکستان کے سیاسی ماحولیاتی نظام بشمول وزیر اعظم کے دفتر میں بہت زیادہ سرایت کر چکے ہیں۔ حافظ سعید، بھارت کے انتہائی مطلوب دہشت گردوں میں سے ایک ہے، جس پر 2008 کے ممبئی حملوں کے ماسٹر مائنڈ کا الزام ہے اور پلوامہ بم دھماکے سے متعلق تحقیقات میں بھی اس کا نام لیا گیا ہے۔ ہندوستان کی قومی تحقیقاتی ایجنسی نے ان کے خلاف جموں و کشمیر میں دہشت گردی کی مالی معاونت اور عسکریت پسندانہ سرگرمیوں سے منسلک متعدد مقدمات درج کر رکھے ہیں۔

پاکستان افغان جرگے کا فوری جنگ بندی پر زور

جرگے نے زور دیا کہ کسی فرد یا گروہ کو کسی بھی ملک کی سرزمین کو دشمنانہ سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

پشاور: پشاور میں، سابق گورنرز، سیاسی شخصیات، سابق سفارت کاروں، قبائلی عمائدین، دانشوروں اور مذہبی اسکالرز پر مشتمل ایک مشترکہ پاکستان افغانستان جرگے نے ایک اعلامیہ جاری کرتے ہوئے فوری جنگ بندی پر زور دیا۔ جرگے نے زور دیا کہ کسی فرد یا گروہ کو کسی بھی ملک کی سرزمین کو دشمنانہ سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ اس نے تنازعات کو مکمل طور پر مذاکرات اور سفارت کاری کے ذریعے حل کرنے پر زور دیا، جنگ کو کسی بھی مسئلے کا ناقابل عمل حل قرار دیا۔ جرگے کی اپیل ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب پاکستان افغان طالبان سے منسلک عسکریت پسندوں کے خلاف آپریشن غضب للحق جاری رکھے ہوئے ہے، جو سرحدی تشدد میں اضافے کے بعد شروع کیا گیا تھا۔ حالیہ ہفتوں میں افغانستان میں پاکستانی فضائی حملے اور پاکستانی سرحدی چوکیوں پر طالبان کے حملے دیکھے گئے ہیں، جن میں نمایاں جانی نقصان ہوا ہے، جن میں کابل کے ایک واقعے میں 140 سے زیادہ ہلاکتیں بھی شامل ہیں۔ دونوں فریقوں نے بات چیت کے لیے کھلے پن کا اشارہ دیا ہے لیکن مذاکرات ناکام ہونے کی صورت میں فوجی کارروائی جاری رکھنے کا انتباہ دیا ہے۔ پشاور جرگہ دوحہ، استنبول اور ریاض میں متعدد ناکام مذاکراتی دوروں کے بعد ہے، جہاں عسکریت پسندی کے تنازعات نے پیش رفت کو روک دیا۔ سرحدی مقامات پر مبینہ طور پر افغان طالبان کی جانب سے بلا اشتعال فائرنگ اور پاکستان میں افغان مقیم عسکریت پسندوں کی جانب سے خودکش حملوں کے بعد کشیدگی پھر سے شروع ہوئی۔ منتظمین کو امید ہے کہ جرگہ جس کی جڑیں قبائلی اور گروہی تنازعات کی ثالثی کی تاریخ سے جڑی ہیں، وہیں کامیاب ہو سکتی ہیں جہاں رسمی سفارت کاری ناکام ہو گئی ہے۔ جنگ بندی کے علاوہ، جرگے نے باہمی افہام و تفہیم کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل دو طرفہ مشغولیت کے لیے ایک مستقل مشترکہ پلیٹ فارم بنانے کی سفارش کی۔ اس نے اعتماد کی بحالی کے لیے ٹھوس اعتماد سازی کے اقدامات اور ان کے موثر نفاذ پر زور دیا۔ شرکاء نے دلیل دی کہ اس طرح کے میکانزم مستقبل میں ہونے والی کشیدگی کو روکنے میں مدد کر سکتے ہیں اور شکایات کے ازالے کے لیے ایک منظم چینل فراہم کر سکتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ تشدد کی طرف لے جائیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر معجزاتِ رسول (ﷺ) کا انکار کر دیا جائے، غیر ناطق مخلوقات سے رسول اللہ (ﷺ) کا کلام فرمانا اور ان مخلوقات کا حضور (ﷺ) کے حکم کی اطاعت اور آپ (ﷺ) کی طرف رغبت ومحبت کے ساتھ ساتھ آپ کی رسالت کو پہچاننا بھی معجزات نبوی (ﷺ) میں شامل ہے۔ معجزات کے ظہور کا مقصد بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے روشناس کرایا جائے اسی لیے آپ (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برہان قرار دیا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ (ﷺ) کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے نمونہ عمل ٹھہرائیں اور صورت طیبہ کے انوار سے اپنے قلوب اور اپنی ارواح کو جلا بخشیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔

انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویز ات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔

سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

(جاری)

> آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

مکافاتِ عمل کا عالمی ظہور، جب ظلم اپنے انجام سے ٹکراتا ہے

انسانی تاریخ کے طویل سفر میں بعض اصول ایسے ہیں جو زمان ومکان کی حدود سے ماورا ہو کر ہمیشہ یکساں صداقت کے ساتھ جلوہ گر رہتے ہیں۔ ان ہی ابدی اصولوں میں سے ایک اصول" مکافاتِ عمل" ہے، جو نہ صرف ایک اخلاقی وفلسفیانہ حقیقت ہے بلکہ دینی تعلیمات کی روشنی میں ایک ناقابل تغیر الٰہی قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآنِ حکیم نے اسے مختلف مقامات پر" سُنَّتُ اللّٰہ" کے عنوان سے بیان کیا ہے، ایسا قانون جو نہ کبھی تبدیل ہوتا ہے اور نہ ہی کسی مصلحت کے تحت معطل کیا جا سکتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے کائنات کا نظام محض مادی اسباب وعلل کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک مربوط اخلاقی ترتیب کا مظہر ہے، جہاں ہر عمل اپنے نتیجے کا پیش خیمہ بنتا ہے۔ ظلم، ناانصافی اور استحصال وقتی طور پر اگرچہ طاقت اور غلبے کا تاثر دیتے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ اپنے اندر ہی زوال کے اسباب سموئے ہوتے ہیں۔

مسعود محبوب خان

انسانی تاریخ کے طویل سفر میں بعض اصول ایسے ہیں جو زمان ومکان کی حدود سے ماورا ہو کر ہمیشہ یکساں صداقت کے ساتھ جلوہ گر رہتے ہیں۔ ان ہی ابدی اصولوں میں سے ایک اصول" مکافاتِ عمل" ہے، جو نہ صرف ایک اخلاقی وفلسفیانہ حقیقت ہے بلکہ دینی تعلیمات کی روشنی میں ایک ناقابلِ تغیر الٰہی قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآنِ حکیم نے اسے مختلف مقامات پر" سُنَّتُ اللّٰہ" کے عنوان سے بیان کیا ہے، ایسا قانون جو نہ کبھی تبدیل ہوتا ہے اور نہ ہی کسی مصلحت کے تحت معطل کیا جا سکتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے کائنات کا نظام محض مادی اسباب وعلل کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک مربوط اخلاقی ترتیب کا مظہر ہے، جہاں ہر عمل اپنے نتیجے کا پیش خیمہ بنتا ہے۔ ظلم، ناانصافی اور استحصال وقتی طور پر اگرچہ طاقت اور غلبے کا تاثر دیتے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ اپنے اندر ہی زوال کے اسباب سموئے ہوتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن بار بار اقوامِ سابقہ کے واقعات کو بطورِ عبرت پیش کرتا ہے، تاکہ انسان یہ سمجھ سکے کہ اقتدار کا دوام عدل و توازن سے مشروط ہے، نہ کہ محض قوت وتسلّط سے۔ اُمّتِ مسلمہ، جو ایک اخلاقی وتہذیبی مشن کی حامل ہے، اس کے لیے لازم ہے کہ وہ تاریخ کے ان اصولوں کو محض نظری بحث تک محدود نہ رکھے بلکہ اپنی اجتماعی زندگی میں ان کو رہنما بنائے۔ جب کوئی قوم اپنے بنیادی اخلاقی اصولوں سے انحراف کرتی ہے، تو وہ بیرونی دباؤ سے پہلے اندرونی کمزوری کا شکار ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب ظلم عالمی سطح پر ایک نظام کی صورت اختیار کر لیتا ہے، تو اس کا ردِعمل بھی ایک ہمہ گیر شکل میں سامنے آتا ہے، جسے ہم" عالمی مکافاتِ عمل" کے نام سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ موجودہ عالمی حالات اسی حقیقت کی ایک زندہ تصویر پیش کر رہے ہیں، جہاں طاقت، مفادات اور جغرافیائی سیاست کے پیچیدہ جال میں انسانیت کی بنیادی قدریں پسِ پشت ڈالی جا رہی ہیں۔ ایسے میں یہ ناگزیر ہو جاتا ہے کہ ہم دینی بصیرت اور تاریخی شعور کی روشنی میں ان واقعات کا تجزیہ کریں، تاکہ نہ صرف ان کے اسباب کو سمجھ سکیں بلکہ ان کے ممکنہ نتائج کا ادراک بھی حاصل کر سکیں۔ زیرِ نظر مضمون اسی تناظر میں ایک سنجیدہ فکری کاوش ہے، جس میں مکافاتِ عمل کے اس اٹل اصول کو تاریخی، فکری اور عصری مثالوں کی روشنی میں واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ یہ حقیقت مزید نمایاں ہو سکے کہ جب ظلم اپنی حدوں کو پار کر جاتا ہے تو وہ لازماً اپنے انجام سے ٹکراتا ہے اور یہی ٹکراؤ تاریخ کے دھارے کو ایک نئے رخ پر ڈال دیتا ہے۔

دنیا کی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ ظلم، جبر اور استحصال کا ہر نظام بالآخر اپنے ہی بوجھ تلے دب کر رہ جاتا ہے۔ یہ کوئی محض اخلاقی وعظ نہیں بلکہ ایک ایسا فطری اور اٹل قانون ہے جسے قرآنِ حکیم نے سُنَّتُ اللّٰہ اور مفکرین نے قانونِ مکافاتِ عمل کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ جب طاقت کے نشے میں چور اقوام دوسروں کے حقوق پامال کرتی ہیں، تو بظاہر وقتی کامیابی کے باوجود ان کے اندر زوال کے بیج خود بخود بوئے جا چکے ہوتے ہیں۔ تاریخ کا مطالعہ اس حقیقت کو نہایت وضاحت کے ساتھ آشکار کرتا ہے کہ مکافاتِ عمل کسی ایک دور یا خطے تک محدود نہیں بلکہ ایک مسلسل جاری رہنے والا عالمی اصول ہے۔

قدیم زمانے میں" رومی سلطنت" اپنی عسکری قوت، سیاسی تنظیم اور تہذیبی برتری کے باوجود جب ظلم، عیش پرستی اور داخلی انتشار کا شکار ہوئی تو وہ اپنے ہی بوجھ تلے بکھر گئی۔ یہی سلسلہ جدید دور میں ایک نئے انداز سے" سوویت یونین" کے انہدام کی صورت میں ظاہر ہوا، جہاں ایک عظیم طاقت نظریاتی جبر، معاشی کمزوری اور داخلی تضادات

کے باعث اچانک ٹوٹ کر رہ گئی۔ اسی طرح" ویتنام جنگ" میں امریکہ کی عسکری برتری بھی اس وقت بے معنی ثابت ہوئی جب اسے ایک ایسی عوامی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا جو اپنے حق اور آزادی کے لیے پرعزم تھی۔ ان تینوں واقعات، باوجود زمانی اور جغرافیائی فاصلے کے، درحقیقت ایک ہی حقیقت کی مختلف تعبیرات ہیں کہ جب طاقت انصاف، توازن اور اخلاقی اصولوں سے انحراف کرتی ہے تو اس کا انجام بالآخر زوال اور پسپائی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

عصرِ حاضر کے مفکرین نے بھی اس حقیقت کی مختلف زاویوں سے توثیق کی ہے کہ طاقت کا دوام محض عسکری برتری سے نہیں بلکہ اخلاقی وداخلی توازن سے مشروط ہوتا ہے۔ آرنلڈ ٹوائن نے تہذیبوں کے عروج و زوال کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ واضح کیا کہ کوئی بھی تہذیب بیرونی حملوں سے کم اور اپنی داخلی کمزوریوں، اخلاقی انحطاط اور قیادت کے بحران کے باعث زیادہ زوال پذیر ہوتی ہے۔ اسی تسلسل کو آگے بڑھاتے ہوئے پال کینیڈی نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف The Rise and Fall of the Great Powers میں یہ استدلال پیش کیا کہ جب ریاستیں اپنی معاشی استعداد سے بڑھ کر عسکری توسیع اختیار کرتی ہیں تو وہ اسٹریٹیجک اوورریچ کا شکار ہو کر بالآخر کمزور پڑ جاتی ہیں۔ مزید برآں نوآم چومسکی نے جدید جنگی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے یہ نکتہ اٹھایا کہ طاقتور ممالک اپنی مداخلتوں کو اخلاقی جواز دینے کی کوشش ضرور کرتے ہیں، مگر زمینی حقائق اکثر ان دعووں کی نفی کرتے ہیں، اور یہی تضاد بالآخر داخلی وخارجی سطح پر بحران کو جنم دیتا ہے۔ اس طرح یہ تینوں فکری زاویے درحقیقت ایک ہی حقیقت کی ترجمانی کرتے ہیں کہ جب طاقت انصاف، توازن اور اخلاقی اصولوں سے انحراف کرتی ہے تو اس کا انجام استحکام نہیں بلکہ تدریجی زوال کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

اسی اصولِ مکافاتِ عمل کی روشنی میں اگر موجودہ عالمی حالات کا جائزہ لیا جائے تو حالیہ عالمی تناظر میں ایران کے خلاف بھڑکائی گئی جنگ بھی اسی سلسلۂ واقعات کی ایک اہم کڑی معلوم ہوتی ہے۔ یہ محض ایک علاقائی تنازع نہیں بلکہ اس کے پسِ پردہ کارفرما جیوپولیٹیکل مفادات، عالمی طاقتوں کی حکمتِ عملی اور اثر ورسوخ کی کشمکش کو بھی نمایاں کرتا ہے۔ بلاشبہ اس کشیدگی کو بعض طاقتور ممالک نے اپنے تزویراتی مقاصد کے تحت ہوا دی، جہاں براہِ راست تصادم سے گریز کرتے ہوئے پراکسی وار کے ذریعے اپنے اہداف حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تاہم اب حالات ایک ایسے مرحلے میں داخل ہوتے دکھائی دیتے ہیں جہاں یہ حکمتِ عملی خود اپنے نتائج سے دوچار ہو رہی ہے، اور قدرتی مکافاتِ عمل پوری شدت کے ساتھ ظاہر ہونے لگا ہے۔ یوں جو تنازع ابتداء میں محدود دائرے تک رکھا گیا تھا، وہ بتدریج غیر یقینی، انتشار اور وسیع تر عدم استحکام میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ جب انسانی منصوبہ بندی فطری اور اخلاقی اصولوں سے ٹکراتی ہے تو اس کا انجام قابو سے باہر ہو جاتا ہے۔

عصرِ حاضر کی جیوپولیٹیکل حکمتِ عملی میں جنگ کا روایتی تصور نمایاں طور پر تبدیل ہو چکا ہے، جہاں براہِ راست تصادم کے بجائے" پراکسی وار" (Proxy War) ایک مؤثر ہتھیار کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ اس طرزِ عمل میں بڑی عالمی طاقتیں اپنے مفادات کے تحفظ اور توسیع کے لیے علاقائی قوتوں یا غیر ریاستی عناصر کو میدانِ جنگ میں آگے کرتی ہیں، تاکہ وہ خود براہِ راست نقصان سے محفوظ رہ سکیں۔ تاہم یہ حکمتِ عملی بظاہر فائدہ مند ہونے کے باوجود ایک پیچیدہ جال بن جاتی ہے، جہاں مقامی تنازعات عالمی کشمکش میں بدل جاتے ہیں اور حالات قابو سے باہر ہونے لگتے ہیں۔ یہی مقام وہ ہوتا ہے جہاں اسٹریٹیجک اوورریچ (Strategic Overreach) جنم لیتی ہے، یعنی جب کوئی طاقت اپنی معاشی، عسکری اور سیاسی استعداد سے بڑھ کر مداخلت کرنے لگتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایسی حد سے بڑھی ہوئی توسیع بالآخر خود اس طاقت کے لیے بوجھ بن جاتی ہے، اور وہ اپنی ہی پالیسیوں کے دباؤ تلے کمزور پڑنے لگتی ہے۔ یوں پراکسی وار اور اسٹریٹیجک اوورریچ درحقیقت ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں، جو وقتی برتری کے باوجود طویل المدت عدم استحکام اور زوال کا راستہ ہموار کرتی ہیں۔ سب سے پہلا مظہر یہ ہے کہ اس جنگ کے نتائج توقعات کے برخلاف سامنے آ رہے ہیں۔ جن قوتوں نے اس تنازع کو ایک محدود دائرے میں رکھنے کا منصوبہ بنایا تھا، وہ خود غیر یقینی، خوف اور داخلی انتشار کا شکار ہوتی جا رہی ہیں۔ غیر متوقع نتائج کی یہ لہر اس امر کی دلیل ہے کہ انسانی منصوبہ بندی جب فطری اصولوں سے ٹکراتی ہے تو اس کا انجام بے قابو ہو جاتا ہے۔

دوسرا اہم پہلو عوامی ردِعمل کا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل جیسے ممالک میں قیادت کے خلاف بڑھتے ہوئے احتجاج اس حقیقت کی نشاندہی کرتے ہیں کہ عوام اب محض سرکاری بیانیے کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں۔ جنگوں کے حقیقی اخراجات چاہے وہ انسانی جانوں کی صورت میں ہوں یا معاشی بوجھ کی شکل میں جب عوام کے سامنے آتے ہیں تو ان کا صبر جواب دینے لگتا ہے۔ جمہوری معاشروں میں یہ بے چینی ایک بڑے سیاسی بحران کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔ تیسرا پہلو فوجی حلقوں میں پیدا ہونے والی بے چینی ہے۔ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ جب کسی جنگ کی اخلاقی بنیاد کمزور ہو اور اس کے مقاصد مبہم ہوں، تو فوج کے اندر بھی سوالات جنم لیتے ہیں۔ اگر یہ کیفیت بغاوت یا نافرمانی کی صورت اختیار کر لے تو یہ کسی بھی ریاست کے لیے نہایت سنگین مرحلہ ہوتا ہے۔ موجودہ حالات میں ایسی ابتدائی علامات کا ظاہر ہونا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ طاقت کا ظاہری استحکام دراصل اندرونی کمزوری کو چھپا رہا ہے۔ چوتھا اور نہایت اہم پہلو معاشی زوال کا ہے۔ جنگیں صرف میدانِ جنگ تک محدود نہیں رہتیں بلکہ وہ معیشتوں کو بھی تباہ کر دیتی ہیں۔ بڑھتے ہوئے دفاعی اخراجات، عالمی منڈیوں میں عدم استحکام، اور داخلی وسائل کی بے دریغ کھپت یہ سب مل کر معیشت کو کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ جب معاشی بحران شدت اختیار کرتا ہے تو اس کے اثرات معاشرتی اور سیاسی ڈھانچے کو بھی متاثر کرتے ہیں، اور یوں ایک مکمل زوال کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

جدید دور کی جنگیں محض عسکری محاذ تک محدود نہیں رہتیں بلکہ ان کے اثرات پوری عالمی معیشت کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ کھربوں ڈالرز پر مشتمل جنگی اخراجات نہ صرف متعلقہ ممالک کے مالی وسائل کو کھوکھلا کرتے ہیں بلکہ عالمی سطح پر سرمایہ کاری کے توازن کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ جب وسائل کا بڑا حصہ دفاعی ضروریات پر صرف ہونے لگتا ہے تو سماجی وترقیاتی شعبے نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ جس کا براہِ راست نتیجہ مہنگائی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

روزنامہ" ممبئی رابطہ میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

ممتا بنرجی مغربی بنگال کی خاتون آہن

ممتا بنرجی کا جنم 5 جنوری 1955 کو کولکتہ میں ایک ہندو برہمن کے گھرانے میں ہوا ممتا بنرجی کے والد کا انتقال دوائیں کی عدم دستیابی کے سبب ہوا۔ جب ممتا بنرجی کی عمر سترہ سال تھی ان کی ابتدائی تعلیم دیش بندھو شکشالیہ میں ہوئی اس کے بعد ڈگری کی تعلیم حاصل کی ماسٹر ڈگری انھوں نے اسلامک تاریخ میں کولکتہ یونیورسٹی سے کی پھر اس کے بعد لاء کی ڈگری حاصل کی ممتا بنرجی جب وہ کالج میں پڑھ رہی تھیں اسی وقت انھیں سیاست سے دلچسپی پیدا ہوگئی وہ کانگریس کی طلبہ یونین میں تھیں بعد میں وہ کانگریس کے مختلف عہدوں پر اپنی ذمہ داری کو سنبھالا۔ 20 مئی 2011 سے اب تک وہ مسلسل مغربی بنگال کے وزیر اعلی کی کرسی پر فائز ہیں ممتا بنرجی اپنی پارٹی آل انڈیا ترنمول کانگریس کی بنیاد 1998 میں رکھی اس سے پہلے وہ کانگریس میں تھیں ممتا بنرجی واحد وزیر اعلی ہیں جو سپریم کورٹ میں بحث کیں وہ ہندوستان کی دوسری وزیر اعلی ہیں جو کوئلہ وزیر بننے کا شرف حاصل ہوا۔ ممتا بنرجی کسانوں اور مزدوروں کی مسیحا مانی جاتی ہیں ان کو مقبولیت اور شہرت اس وقت ملی جب انھوں نے بائیں بازو کی حکومت کے خلاف مورچہ کھولا جب بائیں بازو کی حکومت اسپیشل اکنامک زون کے تحت کسانوں کی زمین حاصل کرنا چاہتی تھی 2011 میں وہ 34 سال کی کمیونسٹ حکومت کو ایسی دھول چٹائی کے اس کا وجود ہی ختم ہوگیا۔ 1984 کے عام انتخابات میں وہ ہندوستان کی کم عمر پارلیمنٹ کے لئے چنی گئیں انھوں نے کمیونسٹ قدآور لیڈر سومناتھ چڑجی کو جادھوپور کی سیٹ سے ہرایا 1989 کانگریس مخالف لہر میں وہ ہار گئیں 1991 میں وہ کولکتہ سے کامیاب ہوئیں اس کے بعد 1998 1996 1999 اور 2004 اور 2009 میں مسلسل وہ کانگریس پارٹی کے نشان پر کامیاب ہوتی رہیں وہ نرسمہاراؤ کی حکومت میں وزارت میں شامل ہوئیں۔ 1992 دسمبر میں ایک جسمانی معذور لڑکی دیپالی باسک کے ساتھ مبینہ سی پی آئی یم لیڈر سووگیہ باسک نے عصمت دری کی تھی جوتی باسو اس وقت وزیر اعلی تھے ممتا بنرجی نے احتجاج کیا پولیس نے ممتا بنرجی کو گرفتار کرنے اور حراست میں لینے سے پہلے ہراساں کیا تھا ممتا بنرجی نے اس وقت حلف لیا تھا وہ دوبارہ اس عمارت اسی وقت داخل ہوں گی جب وہ وزیر اعلی بنیں گی۔ ممتا بنرجی زمین سے جڑی ہوئی لیڈر ہیں وہ غریبوں کسانوں اور مزدوروں کے لئے ہمیشہ آواز اٹھاتی رہی ہیں ممتا بنرجی کے ساتھ ایک اور واقعہ پیش آیا جب وہ احتجاج کر رہی تھیں پولیس انھیں گھسیٹ کر لے گئی اور زدوکوب بھی کیا گیا۔ جب سونا تپتا ہے تو کندن بنتا ہے۔ یہی حال ممتا بنرجی کا بھی ہوا انھوں نے عہد کر لیا جب تک وہ وزیر اعلی نہیں بنتی وہ اپنے بالوں کو کبھی نہیں سنواریں گی اور جب وہ وزیر اعلی بنی اس وقت تک ان کے سر کے بال کھلے ہی رہے وہ سخت اور دلیر لیڈر بن گئیں۔ ممتا بنرجی کو دیکھ کر اندازہ کیا جا سکتا ہے وہ کتنی سادہ زندگی گذارتی ہیں معمولی سی ساڑی اور معمولی سی چپل ایک عام انسان کی طرح کوئی نہیں کہ سکتا وہ ایک بڑی ریاست کی وزیر اعلی ہیں ایک معمولی کارپوریٹر کو جب ہم دیکھتے ہیں لاکھوں روپیوں کی کاروں میں سفر کرتے ہیں اور کروڑوں کی جائداد بنا لیتے ہیں 2025 میں معلوم ہوا ملک کی سب سے کم دولت والی وزیر اعلی ہیں انھوں نے جو اپنی دولت دکھائی اس طرح ہے ان کی جملہ دولت 15 لاکھ اور 38 ہزار جس میں 9 گرام کی زیورات شامل ہیں انھوں نے وزیر اعلی کی کوئی تنخواہ نہیں لی وہ اپنا گذر بسر اپنی پینٹنگ اور کتابوں کی اشاعت سے ہونی والی رائلٹی سے کرتی ہیں۔ ممتا بنرجی ایک بہادر لیڈر ہیں مغربی بنگال میں ان کے خلاف کانگریس، کمیونسٹ اور بی جے پی ہیں اس کے باوجود وہ تنہا ان سب کا مقابلہ دلیری سے کرتی ہیں وہ اپنے اصولوں سے کبھی سمجھوتہ نہیں کرتیں ان کی پہچان ایک سیکولر اور صاف وشفاف ایماندار کی طور پر کی جاتی ہے وہ کسی مذہب کے خلاف نہیں ہیں اور کسی بھی مذہب کے خلاف ہونے والے ظلم کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند کھڑی ہوتی ہیں۔ نریندر مودی اور امیت شاہ سے ٹکر لینے والی واحد لیڈر آج ملک کوئی ہے تو وہ ہیں ممتا بنرجی ہیں ممتا بنرجی کے خلاف مرکزی حکومت نے کتنے ہی حربے استعمال کئے ان کو کمزور کرنے کے لئے اور ان کو پھنسانے کے لئے مگر کامیاب نہ ہو سکے آنے والے انتخابات بہت اہم ہیں مجھے امید ہے ممتا بنرجی وہاں کے سیکولر ووٹوں کو متحد رکھیں گی اور پھر سے کامیاب ہوں گی۔

ابراهیم آتش گلبر گہ کرناٹک

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
۲/اپریل۔۲۰۲۶

معاشی اتھل پتھل کو سنبھالنا ضروری

ایران جنگ کے اثرات ساری دنیا پر ہونے لگے ہیں اور اس کے نتیجہ میں جو سب سے زیادہ تشویشناک صورتحا انسانی بحران کے بعد پیدا ہوئی ہے وہ معیشتوں پر ہونے والے منفی اثرات ہیں۔ جنگ سب سے زیادہ انسانی بحران پیدا کرتی ہے اور وہ ہو رہا ہے۔ انسانی بحران مشرق وسطی اور ایران تک محدود ہے۔ حالانکہ یہ بھی بہت بڑا مسئلہ اور سنگین صورتحال ہے اور اس سے انکار کی گنجائش نہیں ہو سکتی تاہم دوسرا اہم مسئلہ معیشتوں کی اتھل پتھل کا ہے۔ یہ اثرات صرف ایران یا مشرق وسطی تک محدود نہیں رہ گئے ہیں بلکہ ساری دنیا پر اس کے اثرات ہونے لگے ہیں۔ یہ اثرات ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک پر بھی مرتب ہو رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں یقینی اور لازمی طور پر عام آدمی مشکلات اور مسائل سے دو چار ہونے لگا ہے۔ جہاں کچھ ممالک میں توانائی ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے وہیں ہفتے میں صرف چار دن کام کی تجویز پر بھی غور ہو رہا ہے۔ کچھ ممالک میں گاڑیوں کی تعداد پر پابندی لگانے کی بات ہو رہی ہے تو کہیں ورک فرم ہوم کے کلچر کو دوبارہ بحال کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ جہاں ترقی یافتہ ممالک مسائل کا شکار ہو رہے ہیں وہیں غریب اور ترقی پذیر ممالک بھی اس کے اثرات سے محفوظ نہیں ہیں۔ ساری صورتحال انتہائی تشویشناک ہونے لگی ہے۔ خود ہندوستان میں بھی حالات مشکل ہونے لگے ہیں اور جنگ کے اثرات زندگی کے کئی شعبوں پر دکھائی دینے لگے ہیں۔ ہندوستانی معیشت جو ترقی کی رفتار پکڑ رہی تھی اور حالات کچھ بہتر ہونے کی امید کی جا رہی تھی وہ بھی مشکلات کا شکار ہونے لگی ہے اور کئی طرح کے مسائل پیدا ہونے کے اندیشے لاحق ہو گئے ہیں۔ ہندوستان میں حصص بازار بری طرح سے گراوٹ کا شکار ہو رہا ہے۔ مارکٹیں اتھل پتھل کا شکار ہو گئی ہیں۔ ڈالر کے مقابلہ میں روپئے کی قدر میں گراوٹ آ رہی ہے اور پہلے سے زیادہ قدر کم ہو گئی ہے۔ کمرشیل گیس کی سپلائی متاثر ہو کر رہ گئی ہے۔ عام پٹرول اور ڈیزل کی حالانکہ فی الحال کوئی قلت نہیں ہے تاہم آئندہ وقتوں میں اگر جنگ طویل ہوتی ہے تو یہ صورتحال پیدا ہو سکتی ہے اور قیمتوں میں اضافہ کے اندیشوں کو بھی مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان کی اسٹاک مارکٹوں کا جو حال ہے وہ سب سے بدترین کہا جا سکتا ہے۔ لگاتار اسٹاک مارکٹ میں گراوٹ کی وجہ سے سرمایہ کار اپنی محنت کی کمائی سے محروم ہونے لگے ہیں اور لاکھوں کروڑ روپیہ سے سرمایہ کار محروم ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بیرونی سرمایہ کار کمپنیاں اور ادارے ہندوستانی حصص بازار سے اپنی رقومات نکال رہی ہیں اور اس کے اثرات ملک کے عوام پر بھی مرتب ہونے لگے ہیں۔ تجارتی گیس کی سپلائی متاثر ہونے کے نتیجہ میں مینوفیکچرنگ کا شعبہ بھی متاثر ہونے کے اندیشے لاحق ہو رہے ہیں۔ روپئے کی قدر میں گراوٹ کی وجہ سے بھی مہنگائی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ سونے اور چاندی کی قیمتوں میں بھی اتار چڑھاو کا سلسلہ جاری ہے۔ روز آنہ محنت مزدوری کرتے ہوئے روزگار حاصل کرنے والے افراد پر منفی اثر دکھائی دینے لگا ہے۔ ساری صورتحا تشویشناک ہوتی چلی جا رہی ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشی شعبہ میں جو اتھل پتھل چل رہی ہے اس کو قابو میں کرنے کیلئے فوری طور پر اقدامات کئے جائیں۔ ہندوستان نے لگاتار جدوجہد کے ذریعہ ترقی کی جو راہ اختیار کی تھی وہ متاثر ہونے لگی ہے اور صورتحال قابو سے پوری طرح باہر ہونے سے قبل اس پر توجہ کرتے ہوئے حالات کو معمول پر لانے اور صورتحال کو مستحکم بنانے پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ حالات کو زیادہ دیر تک ان دیکھا نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی خاموشی اختیار کرتے ہوئے حالات کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اس معاملے میں فوری اقدامات ضروری ہیں۔ بیرونی سرمایہ کار اداروں میں اعتماد برقرار رکھنے کیلئے کوشش کی جانی چاہئے۔ ڈالر کے مقابلہ میں روپئے کی گھٹتی ہوئی قدر کو روکنے پر بھی توجہ دی جانی چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانے کیلئے بھی فوری طور پر اقدامات کئے جانے چاہئیں کہ عام آدمی کو اس کے اثرات سے ممکنہ حد تک محفوظ رکھا جا سکے۔ دیگر امور سے زیادہ ان حالات کو بہتر بنانے پر حکومت کو توجہ کرنی چاہئے۔ معاشی شعبہ کا عدم استحکام سارے ملک پر اثر انداز ہو سکتا ہے اور عام آدمی کی زندگی مزید مشکلات کا شکار ہو سکتی ہے۔ حکومت کو اس معاملے میں حالات قابو سے باہر ہونے سے پہلے حرکت میں آتے ہوئے موثر اور جامع اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

انسانیت کے ضمیر کا امتحان: افغانستان کی صورتحال محض ایک سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ انسانیت کے ضمیر کا امتحان ہے۔ ایک طرف یو این ویمن جیسے ادارے 50 کروڑ ڈالر کے مجموعی مالیاتی خسارے کے باوجود وہاں ڈٹے ہوئے ہیں، اور دوسری طرف افغان خواتین کی ہمت ہے جو ہر روز ایک نئی پابندی کے سامنے سینہ سپر ہوتی ہیں۔ سیاسی سودے بازیوں اور سرحدوں کی کشیدگی کے درمیان، ان ایک کروڑ خواتین کی آواز نہیں دبنی چاہیے جن کے لیے ہر گزرتا دن بقا کی ایک نئی جنگ ہے۔ امید ہے عالمی برادری افغانستان میں درپیش اس انسانی بحران کو معمول سمجھ کر فراموش نہیں کرے گی بلکہ ان خواتین کی آواز بن کر جبر کو روکنے کے لیے عملی اور ٹھوس اقدامات کرے گی۔

افغانستان: حقوق نسواں کی مسلسل پامالی

مدیحہ فصیح

افغان خواتین کو شدید صنفی جبر، قانونی محرومی اور تشدد کا سامنا ہے۔ یو این ویمن کی امداد جاری ہے مگر فنڈز کی کمی، سفارتی کشیدگی اور 'نارملائزیشن' کا خطرہ انسانی بحران کو مزید سنگین بنا رہا ہے۔ دنیا کی توجہ اکثر ایک نئے بحران کے اٹھتے ہی پرانے زخموں سے ہٹ جاتی ہے، لیکن افغانستان میں انسانی حقوق، بالخصوص خواتین کی بقا کا مسئلہ ایک ایسے موڑ پر آ پہنچا ہے جسے تاریخ کا "سنگین ترین صنفی بحران" قرار دیا جا رہا ہے۔ جب عالمی برادری کی نظریں دیگر جغرافیائی تنازعات کی طرف مڑتی ہیں، تو پیچھے رہ جانے والی کروڑوں افغان خواتین کے لیے استبدادی قدغنیں مزید گہری ہو جاتی ہیں۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ افغانستان میں گھر عقوبت خانے بن گئے ہیں اور دنیا خاموش تماشائی۔ ہمیں اس تلخ حقیقت کا سامنا کرنا ہوگا کہ یہ محض ایک پالیسی کی تبدیلی نہیں، بلکہ ایک پوری جنس کو سماجی اور قانونی وجود سے محروم کرنے کی منظم کوشش ہے۔

یو این ویمن کی غیر متزلزل جدوجہد: افغانستان میں 'یو این ویمن' کی موجودگی ایک عجیب تضاد کی عکاسی کرتی ہے۔ ایک طرف طالبان نے افغان خواتین عملے اور ٹھیکیداروں کے اقوام متحدہ کے دفاتر میں داخلے پر پابندی عائد کر رکھی ہے، اور دوسری طرف زمینی حقیقت یہ ہے کہ خواتین تک امداد پہنچانے کا فریضہ صرف خواتین ہی سرانجام دے سکتی ہیں۔ اس ادارہ جاتی رکاوٹ کے باوجود، یو این ویمن نے پیچھے نہ ہٹنے کا غیر متزلزل عزم ظاہر کیا ہے۔

یو این ویمن کی ایک اعلیٰ عہدیدار سوزن فرگوسن کے مطابق، سال 2025 میں اس ادارے نے کٹھن حالات کے باوجود 3 لاکھ 50 ہزار سے زائد خواتین اور لڑکیوں تک زندگی بچانے والی خدمات پہنچائیں اور تقریباً 200 ایسی سول سوسائٹی تنظیموں کی پشت پناہی کی جن کی باگ ڈور خواتین کے ہاتھ میں ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جہاں ریاست دروازے بند کرتی ہے، وہاں انسانی ہمدردی کے جذبے نئے راستے تلاش کر لیتے ہیں۔ فرگوسن کا موقف ہے کہ پابندیوں اور جاری تنازعات کے باوجود، حالات چاہے کچھ بھی ہوں، یو این ویمن افغانستان میں اپنی خدمات کی فراہمی جاری رکھے گی۔ رواں برس جاری ہونے والے ایک فرمان نے افغانستان میں صنفی مساوات کی رہی سہی بنیادوں کو بھی منہدم کر دیا ہے۔ یہ فرمان محض ایک انتظامی حکم نہیں بلکہ خواتین کی قانونی حیثیت کی بیخ کنی ہے۔ اس کے تحت قانون کی نظر میں مرد اور عورت کی برابری کے تصور کو باقاعدہ طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ تجزیاتی طور پر دیکھا جائے تو اس فرمان کا سب سے ہولناک پہلو یہ ہے کہ یہ شوہروں کو جسمانی سزا اور تشدد کی کھلی اجازت دیتا ہے۔ اس قانونی تبدیلی نے افغان خواتین کے لیے گھر جیسے مقدس اور محفوظ مقام کو ریاستی سرپرستی میں چلنے والے ایک ایسے عقوبت خانے میں تبدیل کر دیا ہے جہاں تشدد کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔ جب ریاست خود تشدد کو جواز فراہم کرے، تو مظلوم کے لیے انصاف کے تمام دروازے مستقل طور پر بند ہو جاتے ہیں۔

نفسیاتی شکست کا خدشہ: سوزن فرگوسن نے عالمی برادری کو ایک ایسے پوشیدہ خطرے سے آگاہ کیا ہے جو کسی بھی فوجی حملے سے زیادہ مہلک ثابت ہو سکتا ہے: "نارملائزیشن" یا صورتحال کے

معمول بن جانے کا احساس۔ جب ہم کسی مستقل جبر کو ایک ناقابلِ تغیر حقیقت سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں، تو ہم شعوری طور پر اس کے خلاف جدوجہد سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا، یہ نفسیاتی شکست افغان خواتین کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ اگر عالمی برادری نے افغانستان میں خواتین کی قید کو ایک "علاقائی روایت" یا "ناگزیر حقیقت" کے طور پر تسلیم کر لیا، تو تبدیلی کی رہی سہی امید بھی دم توڑ دے گی۔ فرگوسن نے خبردار کیا کہ جب ہم اسے ایک معمول کے طور پر قبول کرنے لگتے ہیں، تو ہم اس یقین سے محروم ہو جاتے ہیں کہ تبدیلی ممکن ہے... تبدیلی اب بھی ممکن ہے، لیکن صرف اسی صورت میں جب دنیا افغان خواتین کے ساتھ کھڑی رہے۔

خواتین پر تہری مار: افغان خواتین اس وقت صرف سیاسی جبر کا شکار نہیں ہیں، بلکہ وہ فوجی کشیدگی، معاشی بدحالی اور قدرتی آفات کی تہری مار جھیل رہی ہیں۔ 16 مارچ کو کابل میں ہونے والے پاکستانی فضائی حملے میں انسانی جانوں کا بھاری نقصان ہوا، جبکہ پاکستان کے ساتھ سرحدی کشیدگی کے نتیجے میں ہونے والی جھڑپوں میں اب تک 289 عام شہریوں کی ہلاکت یا زخمی ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے۔ اس عسکری کشیدگی سے 64 ہزار سے زائد افراد متاثر ہوئے ہیں، جن میں نصف سے زائد خواتین اور لڑکیاں ہیں۔ بہت سی خواتین ایسی ہیں جنھوں نے اگست 2025 کے زلزلے اور معاشی بحران کے باعث ایک ہی سال میں دو یا تین بار نقل مکانی کی ہے۔ اس وقت تقریباً ایک کروڑ خواتین کو فوری انسانی امداد کی ضرورت ہے، جبکہ یو این ویمن کو 2026 کے لیے درکار فنڈز میں 50 فیصد کی تشویشناک کمی کا سامنا ہے۔ زمینی جائزوں کے مطابق، خواتین کی فوری ضروریات میں شدید موسم اور نقل مکانی کے پیشِ نظر محفوظ پناہ گاہیں؛ زچگی اور ذہنی صحت کے لیے بنیادی صحت کی سہولیات اور وبائی امراض سے بچاؤ کے لیے پینے کا صاف پانی شامل ہیں۔

دوسری جانب امریکہ اور طالبان کے درمیان سفارتی تناؤ اب 'یرغمالی سفارت کاری' کے الزامات تک پہنچ چکا ہے۔ حال ہی میں امریکی ماہرِ تعلیم ڈینس کوائل کی رہائی، جو جنوری 2025 سے زیرِ حراست تھے، نے اس بحث کو دوبارہ چھیڑ دیا ہے۔ اگرچہ طالبان اسے عید الفطر کے موقع پر ایک عدالتی فیصلے اور سپریم کورٹ کی جانب سے سزا کی مدت پوری ہونے کا نتیجہ قرار دیا ہے لیکن واشنگٹن کا نظریہ اس سے مختلف ہے۔ امریکی وزیرِ خارجہ مارکو روبیو نے افغانستان کو "غلط حراستی عمل" کا مرتکب قرار دیتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ طالبان سیاسی مراعات حاصل کرنے کے لیے امریکی شہریوں کو یرغمال بناتے ہیں۔ انہوں نے محمود حبیبی اور پال اوور بی جیسے دیگر امریکی شہریوں کا بھی ذکر کیا جن کی واپسی کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ لیکن افغان وزیر خارجہ امیر خان متقی اسے خالصتاً قانونی اور عدالتی عمل قرار دیتے ہیں۔ اس پیچیدہ سفارتی کھیل میں قطر اور متحدہ عرب امارات کی ثالثی نے کلیدی کردار ادا کیا ہے، لیکن سیاسی کشیدگی امدادی کاموں کے لیے درکار فنڈز اور اعتماد کی فضا کو بری طرح متاثر کر رہی ہے۔

انسانیت کے ضمیر کا امتحان: افغانستان کی صورتحال محض ایک سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ انسانیت کے ضمیر کا امتحان ہے۔ ایک طرف یو این ویمن جیسے ادارے 50 کروڑ ڈالر کے مجموعی مالیاتی خسارے کے باوجود وہاں ڈٹے ہوئے ہیں، اور دوسری طرف افغان خواتین کی ہمت ہے جو ہر روز ایک نئی پابندی کے سامنے سینہ سپر ہوتی ہیں۔ سیاسی سودے بازیوں اور سرحدوں کی کشیدگی کے درمیان، ان ایک کروڑ خواتین کی آواز نہیں دبنی چاہیے جن کے لیے ہر گزرتا دن بقا کی ایک نئی جنگ ہے۔ امید ہے عالمی برادری افغانستان میں درپیش اس انسانی بحران کو 'معمول' سمجھ کر فراموش نہیں کرے گی بلکہ ان خواتین کی آواز بن کر جبر کو روکنے کے لیے عملی اور ٹھوس اقدامات کرے گی۔ 'گڑیا کا گھر' ناروے کے ڈرامہ نگار ہینرک ابسن کا مشہور ڈراما ہے۔ اس کا مرکزی کردار 'نورا' ایک ایسی عورت ہے جو بالادست مردوں کے طے کردہ معیار کے تحت زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔

پہلے باپ اور پھر شوہر کی تابعدار یہ عورت گویا ایک گڑیا ہے جسے نہ خود مختاری حاصل ہے اور نہ ہی اس کی کوئی شناخت ہے۔ یہ ڈراما نورا کے اس فیصلے پر ختم ہوتا ہے جہاں وہ اپنی ذات کی دریافت کے لیے اپنے شوہر اور بچوں کو چھوڑنے کا فیصلہ کرتی ہے۔ منصف کی جانب سے اس ڈرامے کے حوالے سے طلاق یا اپنا 'گھر' چھوڑنے کے کلنک کی بجائے نورا کو عزت نفس اور اپنی ذات کی پہچان پر مبنی ایک آزاد زندگی دینے میں جو انسان دوستی دکھائی، اسے بہت سراہا گیا۔ اس ڈرامے سے ایک سنسنی پھیل گئی اور ایک بحث کا آغاز ہو گیا۔ قدامت پرست غصے سے تلملانے لگے جبکہ آزادیِ نسواں کے حامی لبرل حلقوں نے شادیانے بجائے۔ اس ڈرامے کو اپنے وقت کی سماجی قدروں سے ایک بے باک بغاوت کے طور پر دیکھا گیا۔ عورتوں کے غیر فعال، سماج کے مرکزی دھارے سے کٹے ہوئے اور اپنی تمناؤں کا گلا گھوٹنے والے کردار پر سوال اٹھائے گئے اور ان سماجی ڈھانچوں پر بھی تنقید کی گئی جو مردانہ بالادستی کو نافذ کرتے تھے۔

لیکن ہم میں سے کتنے آج کے پاکستان میں یا دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والی پاکستانی برادریوں میں اس کا عکس دیکھ سکتے ہیں؟ اگرچہ پاکستان میں عورتوں کے مسائل کے حوالے سے بیداری میں اضافہ ہوا ہے اور آج مختلف سماجی شعبوں میں عورتیں پہلے کی نسبت زیادہ دکھائی دیتی ہیں لیکن پاکستانی معاشرہ آج بھی مردانہ بالادستی کے اصول پر قائم ہے اور اپنے جسمانی اور مالیاتی تحفظ کے لیے مردوں پر انحصار کرتا ہے۔ مزید یہ کہ وہ سماجی اور ثقافتی سوچ جو عورتوں کو دوسرے درجے کا شہری سمجھتی ہے، اسی طرح موجود اور مضبوط دکھائی دیتی ہے۔ جہاں معاشرے میں مذہبی انتہاپسندی میں اضافے سے عورتوں کے حقوق کے حوالے سے ہونے والی کامیابیاں خطرے میں پڑ گئی ہیں، وہیں بالائی سطح پر قانونی اور عدالتی نظام بھی معاشرے میں عورتوں کے مقام میں اضافہ کرنے میں مددگار دکھائی نہیں دیتا۔ حتیٰ کہ جہاں قانون موجود بھی ہے، وہاں بھی اس پر عمل درآمد کی سنجیدہ کوشش دکھائی نہیں دیتی۔ کیا عورتوں کے بنیادی حقوق کو ریاست اور معاشرے کی جانب سے توثیق اور تحفظ حاصل ہے؟۔

غزل

تو کیا اک ہمارے لیے ہی محبت نیا تجربہ ہے
جسے پوچھیے وہ کہے گا کہ جی ہاں بڑا تجربہ ہے

سمجھ میں نہ آئے تو میری خامشی کو دل پر نہ لینا
کہ یہ عقل والوں کی دانست سے ماورا تجربہ ہے

کٹھن تو بہت ہے مگر دل کے رشتوں کو آزاد چھوڑو
توقع نہ باندھو کہ یہ اک اذیت بھرا تجربہ ہے

مگر ہم مصر تھے کہ ہم نے کتابیں بہت پڑھ رکھی ہیں
بڑوں نے کہا بھی کہ دیکھو میاں تجربہ تجربہ ہے

وہ اپنی جگہ خوش گماں تھی کہ دائم ہے پہلی محبت
میں اپنے تئیں مطمئن تھا کہ یہ دوسرا تجربہ ہے

کسی اور کے تجربے سے کوئی فائدہ کیا اٹھائیں
محبت میں ہر تجربہ ہی الگ طرح کا تجربہ ہے

جواد شیخ

ہم ادا کریں گے ان کی جنگ کی قیمت...

ہرجندر

دور دراز جنگ نے ہندوستان کی معیشت، زراعت اور روزگار پر گہرے اثرات ڈالنے شروع کر

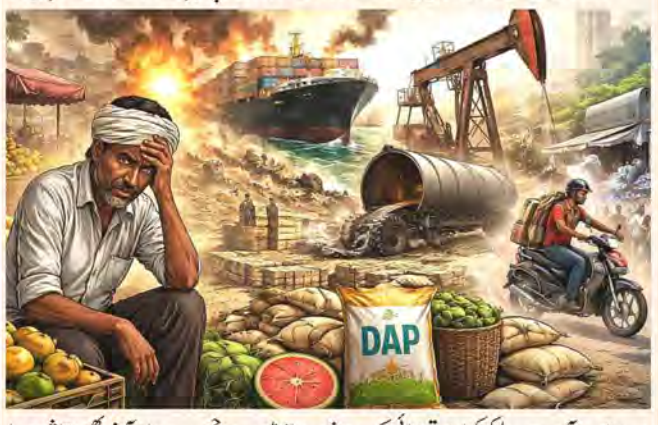

دیے ہیں۔ آم سے لے کر کھاد اور توانائی تک، ہر شعبہ دباؤ میں ہے، جس سے عام آدمی بھی متاثر ہو رہا ہے۔ مارچ ختم ہونے سے پہلے ہی کونکن کے باغات میں پکنے والے الفانسو آموں کی خوشبو پھیلنے لگتی ہے۔ مہاراشٹر، گجرات اور ساحلی کرناٹک کے کچھ علاقوں میں آم کے موسم کی آمد کو خوشحالی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ برآمد کنندگان خلیجی ممالک کے لیے پیکنگ میں مصروف ہو جاتے ہیں، کسان اچھی قیمت کی امید کرتے ہیں اور آڑھتیوں کو تو بات کرنے تک کی فرصت نہیں ملتی۔ لیکن اس سال منظر بالکل مختلف ہے۔ اداسی چھائی ہوئی ہے۔ جنگ نے تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے ممالک ہندوستانی آموں کے سب سے بڑے خریدار ہیں۔ 2024 میں ہندوستان نے ان ممالک کو تقریباً 12 ہزار میٹرک ٹن آم برآمد کیے تھے، مگر اس سال آرڈرز تقریباً غائب ہیں۔ سورت کے ایک برآمد کنندہ کے مطابق، ''اب تک آم کا ایک بھی آرڈر نہیں ملا، اور کم از کم اگلے ایک ماہ تک کسی امید کی کرن نظر نہیں آتی۔'' جو کسان برآمد کے لیے آم نہیں اگاتے، وہ بھی پریشان ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جیسے ہی برآمدی مانگ کم ہوتی ہے، گھریلو بازار میں پھلوں کی بھرمار ہو جاتی ہے اور قیمتیں گر جاتی ہیں۔ آم کا سیزن ابھی پوری طرح شروع نہیں ہوا، لیکن تربوز کے کاشتکار پہلے ہی متاثر ہو چکے ہیں۔ 2023 کے اعداد و شمار کے مطابق، ہندوستان نے خلیجی ممالک کو تقریباً 2.2 لاکھ کلوگرام تربوز برآمد کیا تھا۔ رمضان کے دوران اس کی مانگ سب سے زیادہ ہوتی ہے، مگر اس سال کوئی کھیپ نہیں بھیجی گئی۔ کسانوں کے لیے یہ صورتحال ایک اچانک جھٹکے کی طرح ہے۔ ایک کسان رہنما نے بتایا کہ ہم ابھی ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدے کے اثرات کو سمجھ ہی رہے تھے کہ جنگ نے نئی مشکلات کھڑی کر دیں۔ خلیجی ممالک صرف پھلوں کے خریدار نہیں ہیں بلکہ باسمتی چاول، چائے، مصالحے اور پروسیسڈ خوراک کے بھی بڑے خریدار ہیں۔ اگر یہ رکاوٹ طویل ہوئی تو لاکھوں کسانوں اور مزدوروں پر اثر پڑے گا۔ یہ مسئلہ صرف زراعت تک محدود نہیں۔ خلیج ہندوستان کی جواہرات اور زیورات کی صنعت کے لیے بھی ایک اہم منڈی ہے، جہاں سورت اور ممبئی جیسے شہروں میں لاکھوں افراد کام کرتے ہیں۔ جنگ جاری رہی تو مانگ میں بڑی کمی آ سکتی ہے۔ دوا ساز کمپنیاں بھی فکرمند ہیں۔ اندازہ ہے کہ برآمدات میں 20 سے 30 فیصد تک کمی ہو سکتی ہے۔ روزگار پر بھی اس کے اثرات واضح ہوں گے۔ برآمدی شعبے میں بڑی تعداد میں ٹھیکے پر کام کرنے والے مزدور شامل ہوتے ہیں۔ جب برآمدات گھٹتی ہیں تو کمپنیاں اخراجات کم کرتی ہیں، جس میں ملازمتوں میں کمی یا کام کے اوقات گھٹانا شامل ہوتا ہے۔ اس کا اثر خاص طور پر دیہی اور غیر منظم شعبے کے کمزور طبقات پر پڑے گا۔ جنگ ہندوستانی زراعت کے لیے ایک اور بڑا خطرہ بھی پیدا کر رہی ہے یعنی کھاد کا بحران۔ ہندوستان اپنی ضروریات کا بڑا حصہ درآمد کرتا ہے، خاص طور پر ڈی اے پی (ڈائی امونیم فاسفیٹ)۔ حالیہ ہفتوں میں اس کی قیمت 665 ڈالر فی ٹن سے بڑھ کر 730 ڈالر سے زیادہ ہو گئی ہے۔ خریف کی بوائی سے پہلے کھاد کا ذخیرہ ضروری ہوتا ہے، مگر اس بار یہ آسان نہیں۔ حکومت سبسڈی کے ذریعے قیمت کو 1350 روپے فی بوری پر برقرار رکھتی ہے، لیکن اصل مسئلہ دستیابی کا ہے۔ اگر کھاد کم ہوئی تو کسان یوریا پر زیادہ انحصار کریں گے، جس سے زمین کی زرخیزی متاثر ہوگی اور پیداوار کم ہو سکتی ہے۔ توانائی کے شعبے میں بھی صورتحال تشویشناک ہے۔ ہندوستان اپنی 85 فیصد تیل کی ضرورت درآمد کرتا ہے۔ قیمتوں میں اضافہ مہنگائی اور کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو بڑھا دیتا ہے۔ اندازہ ہے کہ ہر 10 ڈالر اضافہ خسارے کو 9 ارب ڈالر تک بڑھا سکتا ہے۔ حکومت نے یقین دہانی کرائی ہے کہ ملک کے پاس کافی ذخائر ہیں، لیکن غیر یقینی برقرار ہے۔ امریکہ کی عارضی چھوٹ کے تحت روس سے تیل کی خریداری جاری ہے، مگر یہ انتظام مستقل نہیں۔ اگر جنگ طویل ہوئی تو توانائی مہنگی ہوگی، جس کا اثر ٹرانسپورٹ، صنعت اور گھریلو اخراجات پر پڑے گا۔ فوری بحران قدرتی گیس کا ہے۔ ہندوستان ایل پی جی اور ایل این جی درآمد پر انحصار کرتا ہے، جن کی بڑی مقدار آبنائے ہرمز سے گزرتی ہے۔ یہاں کسی بھی رکاوٹ کا اثر براہ راست گھریلو گیس، سی این جی اور صنعتی سپلائی پر پڑے گا۔ اس کے اثرات اب غیر متوقع جگہوں پر بھی دکھنے لگے ہیں۔ کئی شہروں میں ریستوراں اور کیٹرنگ کاروبار ایل پی جی کی کمی کے باعث متاثر ہو رہے ہیں۔ اس سے کلاؤڈ کچن اور ڈیلیوری کارکن بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ اگر جنگ طویل ہوئی تو ہندوستانی معیشت پر گہرے اثرات پڑیں گے۔ برآمدی شعبے متاثر ہوں گے، مہنگائی بڑھے گی، شرح سود بلند رہے گی، سرمایہ کاری سست ہوگی، اور دیہی بحران شدت اختیار کر سکتا ہے۔ مزید برآں، خلیجی ممالک میں کام کرنے والے ہندوستانیوں کی ترسیلات زر بھی متاثر ہو سکتی ہیں، جو ملک کے لیے اہم زرِ مبادلہ کا ذریعہ ہیں۔ ایک امریکی تھنک ٹینک کی رپورٹ کے مطابق، اگر بحران جاری رہا تو صرف گیس اور کھاد کے اثرات سے ہندوستان کی جی ڈی پی میں 1.7 فیصد تک کمی ہو سکتی ہے۔ جنگیں چاہے ہزاروں کلومیٹر دور کیوں نہ ہوں، ان کے اثرات ہر گھر تک پہنچتے ہیں۔ کونکن کے آم کے باغات سے لے کر دہلی کے ریستوراں تک، ہر شعبہ متاثر ہوتا ہے۔ الفانسو آم کی کہانی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ کبھی کبھی جنگ کی کڑواہٹ، زندگی کی مٹھاس کو بھی ماند کر دیتی ہے۔ خام مال، کھاد، توانائی اور روزمرہ کی اشیاء (جیسے آم تک) کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے، جس کا خمیازہ عام آدمی کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ یہ فقرہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ فیصلے اور جنگیں عالمی طاقتیں کرتی ہیں، لیکن ان کی معاشی قیمت تیسری دنیا کے ممالک اور وہاں کے عوام کو ادا کرنی پڑتی ہے۔ دور دراز کی جنگوں کی وجہ سے ہندوستان کی معیشت، زراعت اور روزگار پر گہرے اثرات پڑ رہے ہیں۔

۱۹۷۰ کی دہائی میں عرب ممالک نے امریکہ کو تیل کی ترسیل کیوں بند کی تھی

انھوں نے کہا کہ آج کی منڈی زیادہ متنوع ہے، تیل پر کم انحصار کرتی ہے اور اس کے پاس ایسے جھٹکوں سے نمٹنے کے لیے بہتر حفاظتی اقدامات اور ہنگامی ردِعمل کے طریقۂ کار موجود ہیں۔ نیٹکسس سی آئی بی میں کموڈٹیز ریسرچ کے ڈائریکٹر جوئل ہینکاک کے مطابق ایک اور اہم فرق یہ ہے کہ 1970 کے بحران کا نشانہ ترقی یافتہ ممالک تھے، جن کے پاس نہ صرف وسائل موجود تھے بلکہ وہ سیاسی طور پر بھی اس صورتحال سے نمٹنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے تھے۔ انھوں نے مزید کہا کہ موجودہ بحران کا بنیادی اثر ترقی پذیر ممالک پر پڑ رہا ہے، جن کے پاس 'ایسے ادارے، مالیاتی استحکام اور اقتصادی طاقت نہیں ہے کہ وہ اس بحران کا مؤثر مقابلہ کر سکیں

راچیل کلن

دنیا کی اہم ترین آبی گزرگاہ ایک مہینے سے بند ہے اور اس بندش سے یہ عندیہ مل رہا ہے کہ دنیا شاید 1970 کی دہائی میں پیدا ہونے تیل کے بحران سے بھی بڑے کسی بحران کی طرف بڑھ رہی ہے۔ شپنگ کمپنی میسک کے سابق ڈائریکٹر اور جہاز رانی کے امور کے ماہر لارس جینسن کہتے ہیں کہ امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے خلاف جنگ کے اثرات 1970 کی دہائی میں جنم لینے والی اقتصادی افراتفری کے مقابلے میں 'زیادہ' ہوں گے۔ ان کا یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب گذشتہ مہینے کے اوائل میں بین الاقوامی توانائی ایجنسی کے ڈائریکٹر فاتح بیرول نے خبردار کیا تھا کہ دنیا کو 'تاریخ کے سب سے بڑے' توانائی کے بحران کا سامنا ہے۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا تھا کہ 'یہ 1970 کی دہائی کے بحران سے بڑا بحران ہے، جب تیل کی قیمتوں میں بھونچال آ گیا تھا۔ ہم نے یوکرین پر روس کے حملے کے بعد قدرتی گیس کی قیمت میں اضافہ دیکھا تھا لیکن موجودہ بحران اس سے بھی بڑا ہے۔' آبنائے ہرمز کی بندش نے تیل اور گیس کی بین الاقوامی ترسیل کو تہس نہس کر دیا ہے لیکن کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ دنیا آج ماضی کے مقابلے میں ایسے بحران سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ماہرِ اقتصادی امور اور کرسٹل انرجی کے چیف ایگزیکٹو ڈاکٹر کیرل نخلے کہتی ہیں کہ 1970 کی دہائی کا تیل کا بحران آج کے بحران سے 'بنیادی طور پر مختلف' تھا کیونکہ اُس وقت تیل کی قیمت میں اضافہ ایک 'دانستہ طور پر بنائی گئی پالیسی فیصلے کا نتیجہ تھا۔'

اکتوبر 1973 میں تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک نے اسرائیل کی یوم کپور جنگ کی حمایت کرنے پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو تیل کی ترسیل پر پابندی عائد کر دی تھی۔ اس کے ساتھ ہی تیل کی پیداوار میں کمی کی گئی، جس سے عالمی سطح پر بحران پیدا ہوا۔ اس کے نتیجے میں تیل کا استعمال کرنے والے بڑے ممالک نے ایندھن ذخیرہ کرنا شروع کر دیا اور ڈاکٹر نخلے کے مطابق اس نے ایک 'عالمی معاشی اور مالیاتی بحران کو جنم دیا، جس کے دیرپا اثرات مرتب ہوئے۔' بیلفاسٹ کی کوئنز یونیورسٹی سے منسلک محقق ڈاکٹر تیارنان ہینی کہتے ہیں کہ تیل کی قیمتوں میں اضافے سبب دنیا میں مہنگائی بڑھی 'اس کا مطلب یہ ہے کہ کاروبار میں کمی ہوئی اور بیروزگاری بڑھ گئی۔' ان کا کہنا تھا کہ 'اس صورتحال کے بالواسطہ بہت بڑے اثرات مرتب ہوئے، جنھوں نے کئی ممالک کے سماجی ڈھانچے کو نقصان پہنچایا، ملک گیر ہڑتالیں ہوئیں،

غربت میں اضافہ ہوا اور بہت سارے خاندانوں کو بنیادی ضروریات پوری کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔' امریکہ اور برطانیہ دونوں کو 1973 سے 1975 تک جاری رہنے والی کساد بازاری کا سامنا کرنا پڑا اور اس بحران نے 1974 میں ٹیڈ ہیث کی کنزرویٹو حکومت کے خاتمے میں اہم کردار ادا کیا۔

ایک مہینے پہلے امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف جنگ کی شروعات کے بعد آبنائے ہرمز عملی طور پر جہاز رانی کے لیے بند ہے۔ اس صورتحال نے خلیجی ممالک سے تیل، گیس اور دیگر ضروری سامان کی ترسیل کو شدید متاثر کیا ہے۔ یہ ممالک عام طور پر دنیا کے تیل کا تقریباً پانچواں حصہ برآمد کرتے ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے خلیجی ممالک سے تیل کی فراہمی دوبارہ شروع کروانے کے لیے مختلف اقدامات کرنے کی کوشش کی ہے، جن میں اتحادی ممالک سے جنگی بحری جہاز بھیجنے کی درخواست اور آبنائے ہرمز سے جہازوں کو گزرنے نہ دینے پر ایران کو سخت نتائج کی دھمکی دینا شامل ہے۔

لارس جینسن نے بی بی سی ٹوڈے کو بتایا کہ خلیجی خطے سے ایک مہینے سے زیادہ عرصے پہلے روانہ ہونے والا زیادہ تر تیل ابھی بھی دنیا بھر کی ریفائنریوں تک پہنچ رہا ہے، لیکن یہ سلسلہ جلد ہی رک جائے گا۔ 'اگر کرشماتی طور پر آبنائے ہرمز کل کھل بھی جاتی ہے تب بھی تیل کی موجودہ قلت میں مزید اضافہ ہی ہوگا۔' جینسن کہتے ہیں کہ 'ہم قیمتوں میں بڑا اضافہ دیکھیں گے، صرف اس بحران کے دوران ہی نہیں بلکہ اس کے ختم ہونے کے چھ سے 12 مہینے بعد تک۔' ڈاکٹر نخلے، جو عرب انرجی کلب کی سیکرٹری جنرل بھی ہیں، کہتی ہیں کہ آج کی تیل کی مارکیٹ 1970 کی دہائی کے مقابلے میں کہیں زیادہ متنوع ہے اور مجموعی طور پر تیل کے استعمال میں بھی نمایاں کمی آئی ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ تیل کی موجودہ قیمتیں زیادہ ہیں، تاہم موجودہ بحران زیادہ شدید نہیں ہے۔ 'حالانکہ اپنے حجم کے لحاظ سے موجودہ رکاوٹیں کافی بڑی ہیں لیکن تیل کی موجودہ منڈی 1970 کی دہائی کے مقابلے میں زیادہ مضبوط اور لچکدار ہے۔'

انھوں نے کہا کہ آج کی منڈی زیادہ متنوع ہے، تیل پر کم انحصار کرتی ہے اور اس کے پاس ایسے جھٹکوں سے نمٹنے کے لیے بہتر حفاظتی اقدامات اور ہنگامی ردِعمل کے طریقۂ کار موجود ہیں۔ نیٹکسس سی آئی بی میں کموڈٹیز ریسرچ کے ڈائریکٹر جوئل ہینکاک کے مطابق ایک اور اہم فرق یہ ہے کہ 1970 کے بحران کا نشانہ ترقی یافتہ ممالک تھے، جن کے پاس نہ صرف وسائل موجود تھے بلکہ وہ سیاسی طور پر بھی اس صورتحال سے نمٹنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے تھے۔ انھوں نے مزید کہا کہ موجودہ بحران کا بنیادی اثر ترقی پذیر ممالک پر پڑ رہا ہے، جن کے پاس 'ایسے ادارے، مالیاتی استحکام اور اقتصادی طاقت نہیں ہے کہ وہ اس بحران کا مؤثر مقابلہ کر سکیں۔' اس کے علاوہ توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والا نقصان، جو آج ایک بڑا مسئلہ ہے، 1970 کی دہائی کے بحران کے دوران بڑا عنصر نہیں تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ 'موجودہ بحران تب ہی ختم ہوگا جب یہ جنگ ختم ہوگی۔'

ہینی کے مطابق آج کی دنیا کے حق میں کچھ ایسے عوامل بھی کام کر رہے ہیں جو 1970 کی دہائی میں موجود نہیں تھے، جن میں معیشتوں کی بہتر سمجھ بوجھ اور زیادہ ممالک کا تیل کے ذخائر رکھنا شامل ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ 'اصل خطرہ یہ ہے کہ اگر بحران طویل ہو جائے تو مستقبل کے بارے میں توقعات بہت زیادہ مایوس کن ہو جائیں گی۔' 'سب سے اچھا یہی ہوگا کہ یہ تنازع جتنی جلدی ہو سکے ختم ہو جائے اور استحکام کی کوئی شکل بحال ہو جائے۔' ۱۹۷۰ کی دہائی (بالخصوص ۱۹۷۳ء) میں عرب ممالک کی جانب سے امریکہ کو تیل کی فراہمی معطل کرنے کی بنیادی وجہ عرب اسرائیل جنگ (یوم کپور جنگ) میں امریکہ کی جانب سے اسرائیل کی کھلی حمایت اور فوجی امداد تھی۔

یوم کپور جنگ (1973): اکتوبر ۱۹۷۳ء میں جب مصر اور شام نے اسرائیل کے زیر قبضہ اپنے علاقوں کو چھڑانے کے لیے حملہ کیا، تو امریکہ نے اسرائیل کو بڑے پیمانے پر اسلحہ فراہم کرنے کے لیے آپریشن نکل گراس شروع کیا۔ اس امریکی امداد کے ردِعمل میں سعودی عرب کے شاہ فیصل اور دیگر عرب ممالک نے تیل کو بطور سیاسی ہتھیار استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ مغربی ممالک پر اسرائیل کی حمایت ترک کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جا سکے۔

ایل پی جی قیمتوں میں اضافہ: اپوزیشن کا حکومت پر حملہ، عوام کو گمراہ کرنے کا الزام

ایل پی جی کی قیمتوں میں اضافے اور قلت کے معاملے پر اپوزیشن نے حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا، عوام کو گمراہ کرنے اور مہنگائی سے نمٹنے میں ناکامی کا الزام عائد کیا

نئی دہلی: ملک میں ایل پی جی کی قیمتوں میں حالیہ اضافے اور قلت کے معاملے پر اپوزیشن نے مرکزی حکومت کے خلاف محاذ کھول دیا ہے۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے حکومت پر عوام کو گمراہ کرنے، مہنگائی پر قابو پانے میں ناکامی اور عام لوگوں کے مسائل کو نظر انداز کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمنٹ رام گوپال یادو نے حکومت کے دعوؤں پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ حکومتی نمائندے مسلسل یہ کہہ رہے ہیں کہ نہ گیس کی کمی ہے اور نہ ہی پیٹرول اور ڈیزل کی، لیکن اگر وہ زمینی حقیقت دیکھیں تو انہیں اصل صورتحال کا اندازہ ہو جائے گا۔ ان کے مطابق حکومت کو عوامی مسائل کا صحیح اندازہ نہیں ہے اور وہ صرف بیانات تک محدود ہو چکی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کئی علاقوں میں ہوٹل اور پیٹرول پمپ بند ہونے کی خبریں سامنے آ رہی ہیں، لیکن حکومت اس پر توجہ نہیں دے رہی۔ رام گوپال یادو نے مزید کہا کہ دارالحکومت میں لوگ کوئلہ جلانے کی اجازت لینے پر مجبور ہو رہے ہیں، جو اس بات کی علامت ہے کہ حالات کس قدر خراب ہو چکے ہیں۔ ان کے مطابق ملک میں ایسے حالات پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے، اس کے باوجود حکومت خاموش ہے اور عوامی مشکلات کے حل کے لیے کوئی سنجیدہ قدم نہیں اٹھایا جا رہا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت کی جانب سے پیش کیے جانے والے بیشتر بل عوام کے مفاد کے خلاف ہوتے ہیں اور ان سے صرف چند مخصوص طبقوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے ہی ایک اور رکن پارلیمنٹ راجیو رائے نے الزام لگایا کہ جب عالمی سطح پر پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں کم تھیں، اس وقت حکومت نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہر بحران کو موقع میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتی ہے اور موجودہ صورتحال بھی اسی طرز عمل کی مثال ہے۔ کانگریس کی رکن پارلیمنٹ رجنی پاٹل نے کمرشیل ایل پی جی کی قیمتوں میں اضافے پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے قبل گھریلو سلنڈر کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہو چکا ہے، جس کا براہ راست اثر عام لوگوں کے گھریلو بجٹ پر پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بڑھتی ہوئی مہنگائی کے اثرات ہر گھر تک پہنچ رہے ہیں اور حکومت کو اس سلسلے میں فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔ کانگریس کے سینئر رہنما پرمود تیواری نے کہا کہ کمرشیل ایل پی جی کی قیمتوں میں اضافہ صرف ایک گھر تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کا اثر پورے معاشرے پر پڑتا ہے۔ ان کے مطابق روزانہ کمانے اور کھانے والے افراد، چھوٹے کاروباری اور ریڑھی لگانے والے سب اس سے متاثر ہو رہے ہیں، جس کے باعث اشیائے خورد و نوش کی قیمتیں بھی بڑھ رہی ہیں۔ کانگریس کے ایک اور رہنما راجیو شکلا نے بھی اس فیصلے کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اس سے طلبہ، چھوٹے صنعتکاروں اور عام صارفین پر بوجھ بڑھے گا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو مہنگائی مزید بڑھے گی اور عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

چین۔ہندوستان کو اچھے پڑوسی دوست ہونا چاہیے: چینی سفیر

نئی دہلی: ہندوستان میں چین کے سفیر سو فیہونگ نے بدھ کو بیجنگ اور نئی دہلی کے درمیان مستحکم اور تعاون پر مبنی تعلقات کی اہمیت پر زور دیا کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کی 76 ویں سالگرہ منائی گئی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، سفیر نے کہا، چین اور بھارت ایسے پڑوسی ہیں جنہیں الگ نہیں کیا جا سکتا، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ یہ دونوں ممالک کے باہمی مفاد میں ہے کہ وہ اچھے پڑوسی دوست اور شراکت دار رہیں جو ایک دوسرے کی کامیابی میں مدد کرتے ہیں۔ آج چین اور بھارت کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کی 76 ویں سالگرہ ہے۔ چین اور بھارت ایسے پڑوسی ہیں جنہیں الگ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ دونوں فریقوں کے لیے اچھے پڑوسی دوست اور شراکت دار بننے کا صحیح انتخاب ہے جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے اس طرح کے تعاون کو ڈریگن ہاتھی تانگ کے وژن کو پورا کرنے کی کلید قرار دیا۔ سفیر نے نوٹ کیا کہ چین ہندوستان کے ساتھ اسٹریٹجک صف بندی کو مضبوط بنانے، تمام شعبوں میں عملی تعاون کو گہرا کرنے اور عوام سے عوام کے تبادلے کو وسعت دینے کے لیے تیار ہے۔

بنگال ایس آئی آر: ۶۰ ر لاکھ میں سے ۴۷ ر لاکھ اعتراضات نمٹا دیے گئے
کلکتہ ہائی کورٹ نے سپریم کورٹ میں دی جانکاری

سپریم کورٹ نے بتایا کہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق فی الحال روزانہ

1.75 لاکھ سے 2 لاکھ اعتراضات نمٹائے جا رہے ہیں۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے بدھ (یکم اپریل) کو سپریم کورٹ کو مطلع کیا ہے کہ مغربی بنگال میں جاری ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) سے متعلق زیادہ تر اعتراضات کو حل کر لیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کو دی گئی معلومات کے مطابق ریاست میں ووٹر لسٹ کے حوالے سے مجموعی طور پر 60 لاکھ اعتراضات درج کیے گئے تھے، جن میں سے تقریباً 47 لاکھ اعتراضات 31 مارچ تک نمٹائے جا چکے ہیں۔ اس معاملہ کی سماعت چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وپل ایم پنچولی کی بنچ کر رہی ہے۔ بنچ نے بتایا کہ انہیں منگل کو ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی جانب سے اس پیش رفت کے متعلق ایک خط موصول ہوا ہے۔ اعتراضات کو نمٹانے کی تیز رفتاری دیکھ کر سپریم کورٹ نے مثبت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ سی جے آئی نے کہا کہ ''ہم ان حقائق اور اعداد و شمار کو لے کر کافی خوش اور بہت پرامید ہیں۔'' سپریم کورٹ نے بتایا کہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق فی الحال روزانہ 1.75 لاکھ سے 2 لاکھ اعتراضات نمٹائے جا رہے ہیں۔ عدالت کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس رفتار سے کام کرتے ہوئے 7 اپریل تک تمام بقیہ اعتراضات پر حتمی فیصلہ لے لیا جائے گا۔ غور طلب ہے کہ سپریم کورٹ مغربی بنگال میں جاری ایس آئی آر عمل سے متعلق کئی عرضیوں کے ایک گروپ پر سماعت کر رہی ہے۔ فی الحال اس معاملہ میں سپریم کورٹ میں سماعت جاری ہے۔ واضح رہے کہ الیکشن کمیشن نے 30 مارچ کو انتخابی ریاست مغربی بنگال میں چوتھی ضمنی ووٹر لسٹ شائع کی تھی۔ ایس آئی آر کے تحت لیے گئے فیصلوں کے بعد چوتھی ضمنی ووٹر لسٹ شائع کی گئی۔ حالانکہ الیکشن کمیشن نے ہٹائے گئے یا شامل کیے گئے ناموں کی مجموعی تعداد کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کیں۔ الیکشن کمیشن کے افسر نے کہا کہ چوتھی فہرست جاری کر دی گئی ہے، ہم اس کے علاوہ اور کچھ نہیں بتا سکتے۔ قابل ذکر ہے کہ حتمی ووٹر لسٹ 28 فروری کو شائع کی گئی تھی جس میں تقریباً 60 لاکھ ناموں کو 'زیر غور' کے طور پر نشان زد کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ان ناموں کو ووٹر لسٹ میں برقرار رکھنے یا نکالنے کا فیصلہ کرنے کے لیے 705 عدالتی افسران مقرر کیے گئے تھے۔

لکھنؤ ایئرپورٹ ٹرمینل ۳ ر سے سٹی بس سروس کا آغاز،
مسافروں کو سستا اور آسان سفری متبادل فراہم

لکھنؤ میں واقع چودھری چرن سنگھ بین الاقوامی ہوائی اڈہ کے ٹرمینل 3 سے نئی سٹی بس سروس کا باضابطہ آغاز کر دیا گیا ہے، جس سے مسافروں اور ایئرپورٹ اسٹاف کے لیے شہر تک رسائی مزید آسان اور سستی ہوگئی ہے۔ حکام کے مطابق اس نئی سروس کا مقصد عوامی نقل و حمل کو فروغ دینا، ٹریفک کا دباؤ کم کرنا اور ماحول دوست سفری سہولیات فراہم کرنا ہے۔ یہ سروس لکھنؤ سٹی ٹرانسپورٹ سروسز لمیٹڈ کے تعاون سے شروع کی گئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ جدید سہولیات سے لیس یہ بسیں محفوظ، آرام دہ اور قابل اعتماد سفر فراہم کریں گی، جس سے نہ صرف مسافروں کو فائدہ ہوگا بلکہ شہر میں نجی گاڑیوں کی تعداد بھی کم ہو سکتی ہے۔ اس اقدام کو شہر کی نقل و حمل کے نظام کو بہتر بنانے کی سمت میں اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ نئی سروس کے تحت بسیں دو اہم راستوں پر چلائی جائیں گی۔ پہلا روٹ ایئرپورٹ سے حضرت گنج تک ہوگا، جو چار باغ سے گزرتے ہوئے شہر کے مرکزی تجارتی علاقوں کو جوڑے گا۔ دوسرا روٹ ایئرپورٹ سے اودھ بس اسٹیشن کمتا تک ہوگا، جو شاہراہ شہید پتھ کے ذریعے مختلف رہائشی اور کاروباری علاقوں کو آپس میں مربوط کرے گا۔ حکام کے مطابق ان روٹس کے انتخاب کا مقصد مسافروں کو شہر کے اہم مقامات تک براہ راست اور آسان رسائی فراہم کرنا ہے۔ اس سے نہ صرف ایئرپورٹ آنے جانے والے مسافروں کو سہولت ملے گی بلکہ ایئرپورٹ پر کام کرنے والے ملازمین کو بھی سستی سفری سہولت دستیاب ہوگی۔ سروس کے افتتاح کے موقع پر امرناتھ سہائے اور درشن سنگھ نے مشترکہ طور پر بسوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس موقع پر دونوں اداروں کے سینئر افسران بھی موجود تھے۔ ایئرپورٹ حکام نے کہا کہ یہ اقدام مسافروں کی سہولت، شہری نقل و حرکت میں بہتری اور ماحول دوست ٹرانسپورٹ کے فروغ کے لیے مشترکہ کوشش کا حصہ ہے۔ اڈانی ایئرپورٹ ہولڈنگز کی ذیلی کمپنی لکھنؤ انٹرنیشنل ایئرپورٹ لمیٹڈ اس ہوائی اڈے کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے مختلف اقدامات کر رہی ہے۔ حکام کے مطابق ایئرپورٹ پر پہلے ہی ڈیجی یاترا، ای گیٹس، سیلف بیگیج ڈراپ اور فاسٹ ٹیگ ادائیگی جیسی جدید سہولیات متعارف کرائی جا چکی ہیں۔ نئی سٹی بس سروس کے آغاز کو شہر کے بنیادی ڈھانچے کی بہتری کی جانب اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔

چھتیس گڑھ ہائی کورٹ کا اہم فیصلہ، گھر میں مذہبی سرگرمی کیلئے اجازت کی ضرورت

ہائی کورٹ نے پولیس کو ہدایت کی کہ وہ درخواست گزاروں کے شہری حقوق میں مداخلت نہ کرے اور انہیں تفتیش میں ہراساں نہ کرے

مذہبی سرگرمی سے متعلق ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے چھتیس گڑھ ہائی کورٹ نے اہم فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت نے کہا کہ کسی شخص کو اپنے گھر میں مذہبی دعائیہ (عبادت) اجتماعات کے انعقاد کے لیے پیشگی اجازت کی ضرورت نہیں ہے بشرطیکہ کسی قانون کی خلاف ورزی نہ ہو۔ ہائی کورٹ کی سنگل بنچ نے اس معاملے میں پولیس کی طرف سے ماضی میں جاری کیے گئے نوٹس کو منسوخ کر دیا۔ عدالت نے پولیس انتظامیہ کو ہدایت کی کہ درخواست گزاروں کے شہری حقوق میں مداخلت نہ کی جائے۔ ریاست کے جانجیر-چامپا ضلع کے نواگڑھ تھانہ علاقے کے گودھنا گاؤں میں رہنے والے دونوں درخواست گزاروں کی رہائش گاہ کی پہلی منزل پر 2016 سے عیسائی پیروکاروں کے لیے 'پرارتھنا سبھا' (مذہبی سرگرمی) کی جاتی رہی ہے۔ درخواست گزاروں کے مطابق مذکورہ سرگرمی کی وجہ سے نواگڑھ پولیس اسٹیشن کے انچارج انہیں انڈین سول سیکورٹی کوڈ 2023 کی دفعہ 94 کے تحت نوٹس دے کر پریشان کر رہے ہیں۔ درخواست گزاروں نے کہا کہ ایسی مذہبی سرگرمی کے دوران وہاں کوئی ہنگامہ آرائی یا غیر قانونی سرگرمی انجام نہیں دی جاتی اس کے باوجود نوٹس جاری کیے گئے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ 18 اکتوبر 2025، 22 نومبر 2025 اور یکم فروری 2026 کو ان کی رہائش گاہ پر پرارتھنا سبھا منعقد کرنے سے روکنے کے لیے نوٹس بھیجے گئے تھے۔ درخواست گزاروں نے یہ بھی بتایا کہ گرام پنچایت گودھنا نے پرارتھنا سبھا منعقد کرنے کے لیے نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ جاری کیا تھا لیکن دباؤ میں سرٹیفکیٹ واپس لے لیا گیا۔ درخواست گزاروں نے عدالت سے نوٹس کو کالعدم کرنے اور پولیس انتظامیہ کو انہیں پریشان کرنے سے روکنے کا مطالبہ کیا۔ ریاستی حکومت کے وکیل نے دلیل دی کہ درخواست گزاروں کے خلاف فوجداری مقدمات درج ہیں اور وہ جیل میں بھی رہ چکے ہیں۔ اس پر درخواست گزاروں کے وکیل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ درخواست گزاروں نے کبھی بھی مجاز اتھارٹی سے اپنی پرارتھنا سبھا کے انعقاد کے لیے پیشگی اجازت نہیں لی، اس لیے پولیس اتھارٹی کی جانب سے نوٹس جاری کیے گئے۔ فریقین کے دلائل سننے کے بعد جسٹس نریش کمار چندرونشی نے اپنے فیصلے میں کہا کہ عرضی گزار اس زمین کے رجسٹرڈ مالکان ہیں جہاں وہ 2016 سے اپنے گھر پر عیسائی پیروکاروں کے لیے دعائیہ پروگرام منعقد کر رہے ہیں۔ بنچ نے کہا کہ ایسا کوئی قانون نہیں ہے جو کسی شخص کو اپنے گھر پر مذہبی سرگرمی منعقد کرنے سے روکتا ہو۔ عدالت نے کہا کہ کسی بھی اتھارٹی سے پرارتھنا یا جلسہ منعقد کرنے کے لیے پیشگی اجازت کی ضرورت نہیں ہے، خاص طور پر اگر وہ کسی قانون کی خلاف ورزی کئے بغیر منعقد کی جائیں۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگر صوتی آلودگی کی وجہ سے کوئی خلل پڑتا ہے یا امن و امان کی صورتحال پیدا ہوتی ہے تو متعلقہ دفعات کے تحت ضروری

مودی حکومت کی اسمارٹ سٹی اسکیم دھوکہ ثابت ہوئی: راہول گاندھی

نئی دہلی: لوک سبھا میں اسمارٹ سٹی مشن کو لے کر ایک بار پھر سیاسی بحث تیز ہوگئی ہے، جہاں کانگریس کے رہنما راہول گاندھی نے حکومت سے اس منصوبے کے حقیقی نتائج پر سوال اٹھاتے ہوئے اسے عوام کے ساتھ 'دھوکہ' قرار دیا۔ انہوں نے اپنی فیس بک پوسٹ میں کہا کہ کوئی بھی شہر اس وقت تک 'اسمارٹ' نہیں کہلا سکتا جب تک وہ اپنے شہریوں کو صاف پانی، بہتر فضا اور بنیادی تحفظ فراہم نہ کرے۔ راہول گاندھی نے کہا کہ وزیراعظم اس منصوبے کی مسلسل تعریف کرتے رہے لیکن جب یہ منصوبہ اپنے اختتام کے قریب پہنچ رہا ہے تو اس کے نتائج مایوس کن نظر آتے ہیں۔ انہوں نے پارلیمنٹ میں سوال اٹھاتے ہوئے جاننا چاہا کہ اسمارٹ سٹی کی تعریف کیا ہے، کامیابی کا معیار کیا رکھا گیا، کتنے شہر واقعی بدلے اور عام لوگوں کی زندگی میں کیا ٹھوس بہتری آئی۔ حکومت کی جانب سے دیے گئے جواب کے مطابق اسمارٹ سٹی مشن کے تحت مرکز نے تقریباً 48 ہزار کروڑ روپے مختص کیے، جن میں سے 47 ہزار کروڑ سے زیادہ کی مالی مدد جاری کی جا چکی ہے اور تقریباً 46 ہزار کروڑ روپے استعمال بھی ہو چکے ہیں۔ جواب میں یہ بھی بتایا گیا کہ اس منصوبے کے تحت 100 شہروں میں 8 ہزار سے زیادہ پروجیکٹ شروع کیے گئے، جن میں سے 97 فیصد مکمل ہو چکے ہیں جبکہ کچھ منصوبے ابھی عمل درآمد کے مرحلے میں ہیں۔ تاہم، راہول گاندھی نے اس دعوے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر واقعی 97 فیصد منصوبے مکمل ہو چکے ہیں تو پھر شہروں میں بنیادی مسائل کیوں برقرار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زمینی حقیقت یہ ہے کہ کئی شہروں میں آلودہ پانی، کھلے نالے، گرتے پل اور دھنستی سڑکیں عام ہیں، جو اس منصوبے کی ناکامی کو ظاہر کرتی ہیں۔

بہار میں بلڈوزر کی مہم کا یکم اپریل سے آغاز

پٹنہ: ریاستی حکومت نے پورے بہار میں تجاوزات کے خلاف بڑے پیمانے پر اور منظم کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔ محکمہ ریونیو و لینڈ ریفارمز کے پرنسپل سکریٹری سی کے انل نے تمام ضلع مجسٹریٹس، ایڈیشنل کلکٹرز، لینڈ ریفارمز افسران، سب ڈویژنل افسران اور سرکل افسران کو ہدایت جاری کرتے ہوئے یکم اپریل 2026 سے خصوصی مہم کے طور پر تجاوزات ہٹانے کا حکم دیا ہے۔ جاری کردہ ہدایات میں کہا گیا ہے کہ بہار پبلک لینڈ انکروچمنٹ ایکٹ 1956 کی دفعہ 6(1) کے تحت قانونی کارروائی یقینی بنائی جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پٹنہ ہائی کورٹ نے کئی مقدمات میں تجاوزات ہٹانے کے واضح احکامات دیے ہیں، جن پر عمل کرنا لازمی ہے۔

نند کو ۱۵۰۰ روپے عیدی دینے پر بیوی کا جھگڑا

مظفر نگر: اتر پردیش کے شہر مظفر نگر میں دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا، جہاں ایک ہی خاندان کے چار افراد کی نعشیں گھر کے اندر سے برآمد ہوئیں۔ یہ واقعہ سول لائن تھانہ حدود کی سروت مدنیا کالونی میں پیش آیا، جس کے بعد علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ اطلاعات کے مطابق منگل کے روز ایک شخص نے پہلے اپنی بیوی اور دو معصوم بچوں کو زہر دے کر قتل کر دیا، اور اس کے بعد خود پھانسی لگا کر اپنی جان لے لی۔ اس افسوسناک واقعہ سے علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی جبکہ خاندان میں کہرام برپا ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق ارشاد نامی شخص نے اپنی بہن لالی کو عیدی کے طور پر 1500 روپے دیے تھے، جس پر اس کی بیوی نورین ناراض ہوگئی۔ اسی بات پر دونوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ نورین نے اپنی ماں اور دو بہنوں کو بھی گھر بلا لیا، جہاں اسی مسئلہ پر ارشاد کے ساتھ تلخ کلامی کے بعد ہاتھا پائی بھی ہوئی۔ اس واقعہ سے دلبرداشتہ ہو کر ارشاد نے گزشتہ رات انتہائی خوفناک قدم اٹھایا۔

فرضی ووٹرس سے جمہوریت کو خطرہ: ممتا بنرجی

کولکتہ: مغربی بنگال میں اسمبلی انتخاب کے پیش نظر سیاسی سرگرمیاں تیز ہو چکی ہیں۔ سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف خوب بیان بازیاں کر رہی ہیں اور الیکشن کمیشن سے شکایتوں کا دور بھی جاری ہے۔ اس درمیان وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے چیف الیکشن کمشنر کو خط لکھ کر ریاست میں جمہوری عمل کو پہنچ رہے ممکنہ نقصان کے تئیں اپنی فکر ظاہر کی ہے۔ ممتا بنرجی نے پہلے بھی الیکشن کمیشن کو خط لکھ چکی ہیں اور تازہ خط میں الزام عائد کیا ہے کہ ووٹر لسٹ میں بڑے پیمانے پر گڑبڑی کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ووٹر لسٹ میں گڑبڑی سے حقیقی ووٹرس کے حقوق متاثر ہو سکتے ہیں۔ ممتا بنرجی نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ مغربی بنگال میں لوگوں کے جمہوری حقوق کے خلاف ایک بڑی سازش تیار کی جا رہی ہے۔ انھوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی سے منسلک لوگ ہزاروں فرضی فارم-6 (درخواستیں) جمع کر باہری لوگوں کو ووٹر لسٹ میں شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کا کہنا ہے کہ یہ پورا عمل 'ووٹر ہائی جیکنگ' کی کوشش ہے۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ اس طرح کی حکمت عملی پہلے مہاراشٹر اور دہلی میں بھی اپنائی گئی تھی۔

مردم شماری ۲۰۲۷ ر کا این پی آر سے کوئی تعلق نہیں: رجسٹرار جنرل

ہاؤسنگ مردم شماری اپریل سے ستمبر ۲۰۲۶ ر کے درمیان، دوسرے مرحلے میں آبادی کا اندراج فروری ۲۰۲۷ ر سے آغاز

نئی دہلی: رجسٹرار جنرل و مردم شماری کمشنر مرتنجے کمار نارائن نے واضح کیا ہے کہ آئندہ مردم شماری کے دوران نیشنل پاپولیشن رجسٹر (این پی آر) کو اپڈیٹ کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا اور نہ ہی مردم شماری کا اس عمل سے کوئی تعلق ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ آزادی کے بعد آٹھویں مردم شماری دو مراحل میں مکمل کی جائے گی۔ پہلا مرحلہ یعنی ہاؤس لسٹنگ اور ہاؤسنگ مردم شماری اپریل سے ستمبر 2026 کے درمیان ہوگی، جبکہ دوسرا مرحلہ یعنی آبادی کا اندراج فروری 2027 میں کیا جائے گا۔ البتہ جموں و کشمیر، لداخ کے برفانی علاقوں، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ میں یہ عمل ستمبر 2026 میں مکمل کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس بار مردم شماری مکمل طور پر ڈیجیٹل ہوگی اور تمام ڈیٹا موبائل ایپ کے ذریعے جمع کیا جائے گا۔ عوام کو خود اندراج کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی، جس کے تحت لوگ 16 زبانوں میں آن لائن اپنی معلومات درج کر سکیں گے، تاہم حتمی تصدیق مردم شماری عملہ کرے گا۔ مردم شماری کے پہلے مرحلے میں گھروں کی حالت، سہولیات اور اثاثوں سے متعلق معلومات جمع کی جائیں گی، جبکہ دوسرے مرحلے میں آبادی، سماجی، ثقافتی، معاشی، نقل مکانی اور شرح پیدائش جیسے اہم پہلوؤں کا احاطہ کیا جائے گا۔

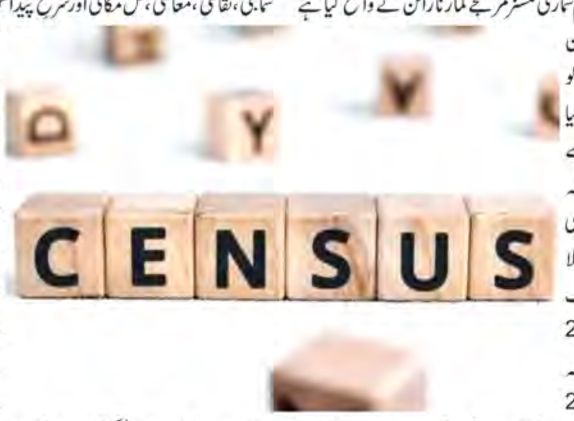

اس دوران ذات اور مذہب سے متعلق سوالات بھی شامل ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس بڑے عمل کے لیے وسیع پیمانے پر تربیتی انتظامات کیے گئے ہیں، جس کے تحت لاکھوں شمار کنندگان اور سپروائزرز کو تربیت دی جا رہی ہے تاکہ درست اور معیاری ڈیٹا اکٹھا کیا جا سکے۔ مغربی بنگال کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت سے رابطہ جاری ہے اور امید ہے کہ ستمبر سے پہلے ضروری نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے گا۔ قبل ازیں حکومت نے مردم شماری کے پہلے مرحلے کے لیے 33 عمومی سوالات جاری کئے تھے۔ حکومت ہند نے مردم شماری 2027 کو مکمل طور پر ڈیجیٹل انداز میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کے لیے سینسس منیجمنٹ اینڈ مانیٹرنگ سسٹم (سی ایم ایم ایس) کے نام سے ایک مرکزی آن لائن پلیٹ فارم تیار کیا گیا ہے۔ یہ نظام دنیا کی سب سے بڑی انتظامی مشقوں میں سے ایک ہندوستانی مردم شماری کی ریئل ٹائم نگرانی اور مؤثر تکمیل میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔

بہار: شوہر کے قتل کے بعد دھمکیوں سے پریشان مسلم خاتون کی دو بچوں سمیت خودکشی

بہار کے روہتاس میں ایک مسلم خاتون نے اپنے شوہر کے قتل اور ملزمین کی جانب سے مسلسل ملنے والی دھمکیوں سے پریشان ہو کر دو بچوں سمیت خودکشی کر لی، پولیس نے ۴ ر ملزمان کو گرفتار کیا ہے، اور مزید کی تلاش جاری ہے۔ بہار کے ضلع روہتاس میں ایک مسلمان خاتون نے منگل کو مبینہ طور پر اپنے دو نابالغ بچوں کے ساتھ زہر کھا کر خودکشی کر لی، جبکہ خاندانی ذرائع کے مطابق وہ شوہر کے قتل اور ملزمان کی جانب سے بعد میں ملنے والی دھمکیوں کے صدمے کو برداشت نہ کر سکی۔ واضح رہے کہ اتوار کی رات ریشما خاتون نے اپنی چار سالہ بیٹی طیبہ اور ڈیڑھ سالہ بیٹے حمزاد کے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر زہر کھا لیا۔ صبح پڑوسیوں کو کافی دیر تک گھر میں کوئی ہل چل نہ دیکھ کر شک ہوا۔ گھر میں داخل ہونے پر انہوں نے تینوں کو بے ہوش پایا اور انہیں ساسارام کے راج کالونی کے ایک نجی شفاخانے میں منتقل کیا۔ حالت بگڑنے پر انہیں وارانسی میں علاج کے لیے بھیجا گیا، جہاں ریشما خاتون نے دم توڑ دیا۔ جبکہ اس کے دونوں بچوں کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ دریں اثناء روہتاس کے ایس پی روشن کمار نے ریشما کی موت کی تصدیق کی۔ واضح رہے کہ یہ واقعہ ۳۲ ر سالہ حسن رضا خان، جو ریشما کے شوہر تھے، کو ۲۴ ر مارچ کو زمین کے تنازع پر ریاستی ہائی وے پر قتل کر دیا گیا تھا کے چند روز بعد پیش آیا ہے۔ خبروں کے مطابق، حملہ آوروں نے ان کے ہاتھ پاؤں باندھے، انہیں ہائی وے پر گھسیٹا اور عوام کے سامنے بری طرح پیٹ کر ہلاک کر دیا۔ اس حملے کی ویڈیو بھی بنائی گئی جو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی۔ بعد ازاں پولیس نے آٹھ ملزمان میں سے اب تک چار کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ خاندان کے افراد کا کہنا ہے کہ وہ مسلسل خوف میں زندگی گزار رہے ہیں اور ابھی تک فرار ملزمان کی طرف سے انہیں دھمکیاں مل رہی ہیں۔ حتیٰ کہ ویڈیو بنانے والے شخص کو بھی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ حکام نے باقی ملزمان کے لیے گرفتاری کے وارنٹ حاصل کر لیے ہیں اور انہیں گرفتار کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ تاہم یہ مبینہ خودکشی شوہر کے قتل اور اس کے بعد خاندان کو درپیش دھمکیوں کے نفسیاتی صدمے سے منسوب کی جا رہی ہے۔

۵ ر جھیلوں سے کشمیر کے کئی علاقوں میں تباہی کا خطرہ، اسٹڈی رپورٹ کو ریاستی حکومت نے بھی ٹھہرایا

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جموں و کشمیر اسمبلی کو بتایا کہ انتہائی حساس جھیلوں کی ریموٹ سنسنگ اور ہدف پر مبنی جائزہ کے ذریعہ لگاتار نگرانی کی ضرورت ہے۔

کشمیر یونیورسٹی کی ایک اسٹڈی سے پتہ چلا ہے کہ وادیٔ کشمیر کی 5 جھیلیں کئی علاقوں کے لیے خطرناک ہو سکتی ہیں۔ یہ جھیلیں گلیشیئر کے پھٹنے سے آنے والے سیلاب کے لیے بہت زیادہ حساس ہیں۔ اس سے ان جھیلوں کے بالکل نیچے واقع علاقوں میں موجود 2704 عمارتوں، 15 بڑے پلوں، سڑکوں کے حصوں اور ایک ہائیڈرو پاور پلانٹ کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس اسٹڈی کا حوالہ دیتے ہوئے جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے منگل کو جموں و کشمیر اسمبلی کو بتایا کہ ان انتہائی حساس جھیلوں کی ریموٹ سنسنگ اور ہدف پر مبنی فیلڈ جائزہ کے ذریعہ لگاتار نگرانی کرنے کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ مؤثر پیشگی انتباہی نظام بھی قائم کیے جانے چاہئیں۔ واضح رہے کہ عمر عبداللہ کے پاس ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور ریلیف محکمہ کا قلمدان بھی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کسی جھیل کو 'انتہائی حساس' کے طور پر درجہ بند کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اس وقت غیر مستحکم ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اگر کچھ مخصوص حالات پیدا ہوتے ہیں تو دیگر جھیلوں کے مقابلے میں اس میں اچانک پھٹنے کا امکان زیادہ ہو سکتا ہے۔ یہ جانکاریاں وزیر اعلیٰ نے رکن اسمبلی تنویر صادق کے ایک سوال کے جواب میں پیش کی ہیں۔ حکومت کے مطابق برامسر، چرسر، نندکول، گنگابل اور بھاگسر انتہائی حساس جھیلوں کے زمرے میں آتی ہیں۔ ان سے متعلق حکومت نے کہا کہ 'اسٹڈی میں آبی-ارضیاتی اشاریوں کے ایک مجموعہ کا استعمال کرتے ہوئے 155 برفانی جھیلوں کا تجزیہ کیا گیا، جس میں جھیل کے پھیلاؤ کی رفتار، ان کے بندوں کا استحکام اور آس پاس کے حالات شامل تھے۔'' ان اشاروں کی بنیاد پر برامسر، چرسر، نندکول، گنگابل اور بھاگسر سمیت چند منتخب جھیلوں کو اس خطے کی دیگر جھیلوں کے مقابلے میں انتہائی حساس قرار دیا گیا ہے۔ کشمیر یونیورسٹی کے جیو انفارمیٹکس شعبہ کے محققین پر انحصار کے بارے میں بتاتے ہوئے حکومت نے کہا کہ ''پہاڑی علاقوں کے لیے خاص طور پر تیار کیے گئے جی ایل او ایف (گلیشیئر جھیل کے پھٹنے سے آنے والے سیلاب) کے ابتدائی انتباہی نظام پر کام جاری ہے۔ ان کوششوں میں سیٹلائٹ پر مبنی نگرانی، زمینی سطح پر کی گئی جانچ، سنسر پر مبنی آبی و موسمی پیمائش اور حقیقی وقت کے مواصلاتی نظام کو آپس میں مربوط کرنا شامل ہے۔'' کشمیر کے پہاڑی سلسلوں میں موجود پانچ بڑی گلیشیائی جھیلوں کو گلیشیائی جھیل پھٹنے سے آنے والے سیلاب (GLOF) کے لیے 'انتہائی حساس' قرار دیا گیا ہے۔ جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے 31 مارچ 2026 کو قانون ساز اسمبلی میں یونیورسٹی آف کشمیر کی ایک حالیہ اسٹڈی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے اس خطرے کی تصدیق کی۔ رپورٹ کے مطابق، ان جھیلوں کے پھٹنے کی صورت میں زیریں علاقوں میں تقریباً 2,704 عمارتیں، 15 بڑے پل، سڑکوں کے مختلف حصے اور ایک ہائیڈرو پاور پروجیکٹ متاثر ہو سکتے ہیں۔ سیلاب کی صورت میں خاص طور پر گاندربل، شوپیاں اور کولگام کے اضلاع میں آبادیوں اور انفراسٹرکچر کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ اگرچہ یہ جھیلیں فی الوقت غیر مستحکم نہیں ہیں، لیکن مخصوص موسمی حالات (جیسے شدید بارش یا برف پگھلنے) میں ان کے پھٹنے کا امکان دیگر جھیلوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

مضبوط بحریہ قوم کی سلامتی کی کلید۔ وائس ایڈمرل سوبتی

واسکو: بحریہ کے ڈپٹی چیف آف نیول اسٹاف وائس ایڈمرل ترون سوبتی نے منگل کو کہا کہ حالیہ عالمی پیش رفت ایک مضبوط بحریہ کی ضرورت کی تصدیق کرتی ہے اور بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک مقابلوں اور تنازعات کے ساتھ، ہندوستانی بحریہ ملک کی سمندری طاقت کا بنیادی مظہر ہے۔ وہ واسکو میں گواشپ یارڈ لمیٹڈ کے ذریعہ بنائے گئے پہلے این جی او پی وی کے آغاز کے موقع پر ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایک سمندری قوم کے طور پر ہندوستان کی شناخت اس کے جغرافیہ اور تاریخ سے متعین ہوتی ہے۔ بحیرہ عرب اور خلیج بنگال دونوں میں وسیع ساحلی پٹی، متعدد زمینی علاقوں اور ایک خصوصی اقتصادی زون کے ساتھ، ہمارا سمندری ڈومین ذمہ داری اور مواقع دونوں کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ہمارے ارد گرد سمندر تجارت، توانائی اور رابطے کی لائف لائن رکھتے ہیں۔ ان مفادات کی حفاظت کے لیے ایک قابل، جوابدہ اور آگے نظر آنے والی بحریہ کی ضرورت ہے۔ بحر ہند اور اس سے باہر کے علاقے میں جغرافیائی سیاسی ماحول کی تشکیل میں ہندوستانی بحریہ کا کردار مزید نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔ مغربی ایشیا میں جاری بحران کے درمیان، وائس ایڈمرل سوبتی نے کہا کہ حالیہ عالمی پیش رفت ایک مضبوط بحریہ کی ضرورت کی تصدیق کرتی ہے۔ انہوں نے کہا، بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک مقابلوں اور تنازعات کے ساتھ، ہندوستانی بحریہ ہندوستان کی سمندری طاقت کا ایک اہم مظہر اور سفارت کاری اور علاقائی استحکام کے لیے ایک اہم آلہ بنی ہوئی ہے۔

'کوئی انتظام نہیں تھا، کوئی پولیس نہیں تھی'

بہار کے شیتلا مندر بھگدڑ میں زندہ بچنے والوں نے بتایا حال

زخمی ریتا دیوی نے کہا کہ ''ہم 4 سہیلیاں مندر پہنچی تھیں۔ اچانک بھگدڑ مچ گئی اور ایک سہیلی زمین پر گر گئی۔ جب تک ہم لوگ کچھ سمجھ پاتے، کئی لوگ اس کے اوپر چڑھ کر بھاگنے لگے۔ دبنے سے اس کی موت ہو گئی۔'' ''کوئی انتظام نہیں تھا۔ کوئی پولیس نہیں تھی۔ کوئی دیکھنے والا نہیں تھا۔ ایک بار کسی نے شور مچایا اور سب بھاگنے لگے۔ کون کس پر چڑھا، کون کس کو کچل گیا، کسی کو کچھ پتہ نہیں چلا۔ جب پوری بھیڑ ہٹی تو اندر سے لاشیں اور خون دیکھ کر سب دہل گئے۔'' یہ بیان نالندہ کے بہار شریف میں مگھڑا دیوی شیتلا ماتا مندر میں مچی بھگدڑ کے بعد بچ جانے والے ایک شخص کا ہے۔ کئی زخمی لوگ شیتلا مندر بھگدڑ معاملہ میں اپنے سخت ردعمل کا اظہار کر رہے ہیں۔ بیانات سے ان کا درد، خوف اور غصہ پوری طرح ظاہر ہو رہا ہے۔ غصہ اس بات پر بہت زیادہ ہے کہ جب سب کچھ ختم ہو گیا اس کے بعد پولیس آئی، اور پھر تماشہ دیکھنے والے بھی آ گئے، ویڈیو بنانے والے بھی۔ بھگدڑ میں زخمی ہونے والی ریتا دیوی نے روتے ہوئے کہا کہ ''ہم 4 سہیلیاں مندر آئی تھیں۔ اچانک بھگدڑ مچ گئی۔ میری ایک سہیلی زمین پر گر گئی۔ جب تک ہم کچھ سمجھ پاتے، لوگ اس کے اوپر چڑھ کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ دبنے سے اس کی موت ہو گئی۔ ہمارا سب کچھ ختم ہو گیا۔'' سونم کماری نے کہا کہ ''میں اپنی ماں کے ساتھ مندر درشن کرنے آئی تھی۔ بھیڑ بہت زیادہ تھی۔ ہم کافی دیر سے قطار میں لگے تھے۔ ماں آگے چلی گئی۔ میں انہیں منع کر رہی تھی کہ آگے مت جاؤ ممی، لیکن ماں نے میری بات نہیں سنی۔ اسی دوران بھگدڑ مچنے کی وجہ سے ماں کی جان چلی گئی۔'' بھگدڑ کے بعد خواتین نے انتظامیہ پر شدید لاپروائی کا الزام عائد کیا ہے۔ عینی شاہد رینا رائے نے الزام لگایا کہ انتظامیہ کی لاپروائی کے سبب یہ حادثہ ہوا۔ اتنی بھیڑ ہونے کے باوجود کوئی دیکھنے والا نہیں تھا۔ پولیس موجود نہیں تھی۔ پہلے درشن کرنے کی کوشش میں لوگ آگے بڑھنے لگے۔ انتظامیہ لوگوں کی بھیڑ کو قابو میں نہیں رکھ سکی، اسی لیے یہ حادثہ پیش آیا۔ مندر میں درشن کرنے پہنچے پنکج کمار نے کہا کہ ''ہم ڈھائی گھنٹے سے لائن میں کھڑے تھے۔ منگل کی صبح 6.30 بجے ہی لائن میں لگ گیا تھا۔ مندر انتظامیہ کی طرف سے کوئی انتظام نہیں تھا۔ ضلع انتظامیہ کی طرف سے بھی خاص بندوبست نہیں تھا۔ پچاس میٹر لمبی لائن میں کھڑے لوگوں کو درشن کرنے میں دو گھنٹے لگ رہے تھے۔ گرمی کی وجہ سے لوگوں کا برا حال ہو رہا تھا۔'' پنکج کمار نے الزام لگایا کہ کچھ لوگوں کو پیسے لے کر 'گربھ گرہ' میں داخل کرایا جا رہا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ''ہم نے پیسے نہیں دیے تو لائن میں ہی لگے رہے۔ اسی دوران اچانک بھگدڑ مچ گئی۔ لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ میں بھی زمین پر گر گیا۔ میرے اوپر کم از کم 10 سے پندرہ لوگ گرے ہوں گے۔'' کچھ لوگوں نے کہا کہ بہار میں اس طرح کا حادثہ کبھی بھی پیش آ سکتا ہے، خاص طور پر جب کسی بڑے وی آئی پی کی آمد و رفت ہو۔ صدر کا نالندہ دورہ تھا، اس لیے پولیس اور انتظامیہ کی پوری ٹیم اُس جگہ مرکوز تھی جہاں سے صدر کو گزرنا تھا۔ کسی کا اس مندر یا ایسے کسی پروگرام کی طرف دھیان نہیں تھا۔ نتیجہ یہ دردناک واقعہ ہے جس کا ذکر عینی شاہدین نے کیا۔ مندر بھگدڑ میں زندہ بچ جانے والوں نے بتایا کہ کس طرح کسی ایک گروہ سے اٹھنے والے شور کی وجہ سمجھے بغیر لوگ بھاگنے لگے۔ اگر پولیس ہوتی تو سنبھالنے کی کوشش کرتی، لیکن وہ موجود نہیں تھی۔ کوئی انتظامی بندوبست نہیں تھا، جس کی وجہ سے بھیڑ غیر معمولی طور پر بھاگنے لگی۔ جو گر گیا، اس پر چڑھتے ہوئے لوگ آگے نکلتے گئے۔ چونکہ زیادہ تر لوگ خالی پیٹ تھے، اس لیے گرنے والوں کو اٹھانے کے لیے کوئی رکنے کو تیار نہیں تھا۔ کمزور خواتین گریں اور بھیڑ انہیں کچلتی چلی گئی۔ بعد میں جب بھیڑ چھٹی تو خون سے لت پت لاشیں نکلنے لگیں۔

ہندوستان اور الجزائر نے شراکت داری کو تقویت دینے کیلئے ساتویں دفتر خارجہ کی بات چیت کی

نئی دہلی: ہندوستان اور الجزائر نے دفتر خارجہ مشاورت کا 7واں دور منعقد کیا، جس کی مشترکہ صدارت نینا ملہوترا، سکریٹری (جنوبی)، وزارت امور خارجہ، اور لونس میگرامانے، سکریٹری جنرل، وزارت خارجہ، قومی برادری اور افریقی امور کی الجزائر نے اتوار کو الجزائر میں کی۔ وزارت خارجہ کے ایک سرکاری بیان کے مطابق، انہوں نے جاری تعاون پر اطمینان کا اظہار کیا، مسلسل اعلیٰ سطحی بات چیت کی اہمیت پر زور دیا، اور اس شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے لیے تعاون کی نئی راہیں تلاش کرنے پر اتفاق کیا۔ انہوں نے اکتوبر 2024 میں صدر جمہوریہ ہند کے الجزائر کے پہلے اور تاریخی سرکاری دورے کے ذریعہ فراہم کردہ محرک پر روشنی ڈالی۔ دونوں فریقوں نے جنوبی-جنوب تعاون کی روح میں سیاسی، تجارت اور سرمایہ کاری، صلاحیت کی تعمیر، سیاحت، ثقافتی تعاون اور عوام سے عوام کے روابط سمیت دوطرفہ تعلقات کا جامع جائزہ لیا۔ انسانی وسائل کی ترقی کو اس شراکت داری کے ایک اہم ستون کے طور پر شناخت کیا گیا۔ بیان کے مطابق، دونوں فریقوں نے دونوں ملکوں کے درمیان پارلیمانی تعاون کو مضبوط بنانے پر اتفاق کیا اور اس سلسلے میں، الجزائر نے ہندوستانی پارلیمنٹ میں ہندوستان-الجزائر پارلیمانی دوستی گروپ کے قیام کا خیر مقدم کیا۔

بھارت نے کینن کے لیے تحقیق و ترقی کا نیا دروازہ کھول دیا

جاپانی انجینئرز سیکھنے کے لیے بھارتی شہروں کا رخ کرنے لگے

نئی دہلی: جاپانی ٹیکنالوجی کمپنی کینن نے بھارت کو اپنے لیے ایک "آر اینڈ ڈی آئی اوپنر" قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہاں کے صارفین اور مارکیٹ نے اس کی تحقیق و ترقی کے انداز کو بدل کر رکھ دیا ہے، جس کے باعث اس کے انجینئرز جاپان سے بھارت آ کر اپنی ہی مشینوں کے استعمال کے نئے طریقے سیکھ رہے ہیں۔ کینن انڈیا کے صدر اور سی ای او توشیاکی نومورا کے مطابق بھارت میں صارفین کی ضروریات اور ان کے استعمال کے منفرد طریقے کمپنی کے لیے حیران کن ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی صارفین اکثر کمپنی کی مشینوں کو ایسے طریقوں سے استعمال کرتے ہیں جو انجینئرز نے پہلے تصور بھی نہیں کیے تھے۔ رپورٹ کے مطابق کینن کے جاپانی آر اینڈ ڈی انجینئرز باقاعدہ طور پر بھارتی شہروں کا دورہ کرتے ہیں تاکہ زمینی سطح پر یہ دیکھ سکیں کہ صارفین مشینوں کو کس طرح استعمال کر رہے ہیں۔ اس عمل کو کمپنی کے لیے "آنکھیں کھول دینے والا تجربہ" قرار دیا گیا ہے، جس سے نئی مصنوعات کی بہتری میں مدد مل رہی ہے۔ نومورا نے ایک مثال دیتے ہوئے بتایا کہ بھارت میں چھوٹے فوٹو کاپی مراکز مخصوص موٹے کاغذ کا استعمال کرتے تھے، جس کی سپورٹ ابتدائی طور پر کمپنی کی مشینوں میں موجود نہیں تھی۔ بعد میں اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے مصنوعات میں تبدیلی کی گئی، جس کے بعد فروخت میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ ماہرین کے مطابق بھارت اب صرف ایک بڑی صارف منڈی نہیں رہا بلکہ عالمی کمپنیوں کے لیے جدت اور تحقیق کا ایک اہم مرکز بنتا جا رہا ہے، جہاں مقامی سطح کے حل عالمی مصنوعات کی تشکیل پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ کینن کی مثال اس وسیع رجحان کو ظاہر کرتی ہے جہاں عالمی ٹیکنالوجی کمپنیاں بھارت کو نہ صرف مارکیٹ بلکہ ایک "ریورس انوویشن" لیب کے طور پر بھی دیکھ رہی ہیں، جہاں سے حاصل ہونے والے تجربات کو عالمی سطح پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ جاپانی ٹیکنالوجی کمپنی کینن نے بھارت کو اپنے لیے تحقیق و ترقی کا ایک نیا اور اہم مرکز قرار دے دیا ہے، جس کے بعد جاپانی انجینئرز بھارتی مارکیٹ اور صارفین کی ضروریات کو سمجھنے کے لیے بڑے پیمانے پر بھارتی شہروں کا رخ کر رہے ہیں۔ کینن کے مطابق، اب صرف جاپان سے ٹیکنالوجی بھارت نہیں آ رہی بلکہ بھارتی صارفین کے استعمال کے طریقے دیکھ کر جاپانی انجینئرز نئی چیزیں سیکھ رہے ہیں، جسے کمپنی نے ایک آئی اوپنر (آنکھیں کھولنے والا تجربہ) قرار دیا ہے۔ کینن بھارت میں چپ سازی کے شعبے میں بھی قدم رکھ رہا ہے اور مقامی کمپنیوں کو اپنی جدید ترین لیتھوگرافی مشینیں فراہم کرنے کے لیے مذاکرات کر رہا ہے۔

یوویکا نوجوان ذہنوں کو بااختیار بنا رہی ہے: ڈاکٹر جتیندر

وزیر نے وضاحت کی کہ اس پروگرام کا ہدف ملک بھر میں کلاس 9 میں پڑھنے والے طلباء پر ہے۔ اس کا مقصد انہیں خلائی سائنس، ٹیکنالوجی اور ایپلی کیشنز کے بارے میں بنیادی فہم فراہم کرنا ہے

نئی دہلی: مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) سائنس اور ٹیکنالوجی، ارتھ سائنسز، اور وزیر اعظم کے دفتر، عملہ، عوامی شکایات، پنشن، جوہری توانائی اور خلاء، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج نوجوانوں میں سائنسی مزاج کو پروان چڑھانے کے لیے حکومت کی مسلسل کوششوں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ یوواوگیانی اسکول (یوواوگیانی کاری) میں طلباء کا ایک اہم کردار ہے۔ پارلیمنٹ کے جاری بجٹ اجلاس کے دوران لوک سبھا میں ایک غیر ستارہ والے سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بتایا کہ یوویکا کو خاص طور پر ابتدائی مرحلے میں طلباء میں خلائی سائنس میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ وزیر نے وضاحت کی کہ اس پروگرام کا ہدف ملک بھر میں کلاس 9 میں پڑھنے والے طلباء پر ہے۔ اس کا مقصد انہیں خلائی سائنس، ٹیکنالوجی اور ایپلی کیشنز کے بارے میں بنیادی فہم فراہم کرنا ہے، جبکہ انہیں خلائی سائنس کو مستقبل کے کیریئر کے آپشن کے طور پر غور کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ انتخاب کے عمل کی تفصیلات بتاتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ طلباء کو تعلیمی اسناد کی آن لائن اسکریننگ کے ذریعے شارٹ لسٹ کیا جاتا ہے جس کے بعد آن لائن کوئز مقابلے میں کارکردگی دکھائی جاتی ہے۔ حتمی انتخاب اسناد کی درست تصدیق کے بعد کیا جاتا ہے، ایک منصفانہ اور میرٹ پر مبنی عمل کو یقینی بناتے ہوئے۔ پروگرام کے پیمانے اور رسائی پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر نے بتایا کہ اب تک کل 1,320 طلباء یوویکا سے مستفید ہوئے ہیں، جو خلا سے متعلق مضامین کے لیے نوجوان سیکھنے والوں میں بڑھتے ہوئے جوش کو ظاہر کرتا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے جامع شرکت کے لیے حکومت کے عزم پر مزید زور دیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ وسیع تر رسائی کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی دفعات کو شامل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دیہی اور دور دراز علاقوں کے طلباء کے لیے 15 فیصد ریزرویشن مختص کیا گیا ہے، جس سے ملک کے کونے کونے سے یکساں مواقع اور ٹیلنٹ کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ وزیر نے اس بات کا اعادہ کیا کہ یوویکا جیسے اقدامات سائنسی طور پر بااختیار ہندوستان کی تعمیر اور خلائی شعبے میں قوم کی صلاحیتوں کو ابتدائی ٹیلنٹ کی شناخت اور پرورش کے ذریعے مضبوط بنانے کے وسیع وژن کے ساتھ منسلک ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے مزید بتایا کہ اسپیس ٹیک اسٹارٹ اپس کی تشخیص جاری ہے، چار تجاویز پہلے سے ہی پری انویسٹمنٹ کمیٹی کی منظوری حاصل کرنے کے بعد ایک اعلیٰ درجے کے مرحلے میں ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کے اسپیس ٹیک اسٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام کی نوزائیدہ نوعیت کو دیکھتے ہوئے، بہت سے اسٹارٹ اپس کو ادارہ جاتی سرمایہ کاری کے عمل سے ہم آہنگ ہونے کے لیے منظم رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

مغربی ایشیا کے تنازعہ کے درمیان تقریباً

۵ لاکھ، ۹۸ ہزار مسافر ہندوستان لوٹے: وزارت خارجہ

نئی دہلی: مغربی ایشیا اور خلیجی خطہ میں سکیورٹی کی بڑھتی ہوئی صورتحال کے درمیان تقریباً 5,98,000 مسافر ہندوستان واپس آئے ہیں۔ ایک سینئر سرکاری اہلکار نے بدھ کو کہا کہ گزشتہ روز دبئی میں ایک انٹرسپشن سے ملبہ گرنے سے پیش آنے والے واقعے میں تین ہندوستانی شہری معمولی زخمی ہوئے تھے اور قونصل خانہ ان کے ساتھ قریبی رابطے میں ہے کیونکہ وہ ہر طرح کی مدد فراہم کر رہا ہے۔ دبئی میں حکام نے تصدیق کی کہ یہ واقعہ جنوبی دبئی میں مکانات پر گرنے والے ملبے کے باعث پیش آیا جس کے نتیجے میں دو ہندوستانی شہری، ایک بنگلہ دیشی شہری اور ایک سری لنکن شہری معمولی زخمی ہوا۔ مغربی ایشیا میں تازہ ترین پیش رفت پر بین وزارتی بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، اسیم آر مہاجن، ایڈیشنل سکریٹری (خلیجی)، وزارت خارجہ، نے کہا کہ خطے سے ہندوستان کے مختلف مقامات کے لیے اضافی پروازوں کے ساتھ پروازوں کی مجموعی صورت حال میں مسلسل بہتری آ رہی ہے۔ 28 فروری سے، تقریباً 5,98,000 مسافر خطے سے ہندوستان واپس آ چکے ہیں۔ ایئر لائنز متحدہ عرب امارات اور ہندوستان کے درمیان آپریشنل اور حفاظتی تحفظات کی بنیاد پر محدود غیر طے شدہ پروازیں چلا رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج متحدہ عرب امارات سے ہندوستان کے لیے تقریباً 90 پروازیں چلنے کی توقع ہے۔ آج متحدہ عرب امارات سے ہندوستان کے لیے تقریباً 90 پروازیں چلنے کی توقع ہے۔ سعودی عرب اور عمان کے مختلف ہوائی اڈوں سے ہندوستان کے مختلف مقامات کے لیے پروازیں چل رہی ہیں۔ قطر کی فضائی حدود جزوی طور پر کھلے رہنے کے بعد، قطر ایئرویز کی آج ہندوستان کے لیے تقریباً 8 سے 10 پروازیں چلائے جانے کی توقع ہے۔ کویت اور بحرین کی فضائی حدود بشیرہ کی ایئر اسپیس بند کر دی گئی ہیں۔ سعودی عرب کے دمام ہوائی اڈے سے ہندوستان کے مختلف مقامات کے لیے غیر طے شدہ تجارتی پروازیں چلا رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پروازوں کی پابندیوں اور فضائی حدود کی بندش کی وجہ سے ہندوستانی شہریوں کو ایران سے آرمینیا اور آذربائیجان کے راستے ہندوستان، اسرائیل سے مصر اور اردن کے راستے ہندوستان، عراق سے اردن اور سعودی عرب کے راستے ہندوستان اور کویت اور بحرین سے سعودی عرب کے راستے ہندوستان جانے کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔

بھارت مئی میں برکس وزرائے خارجہ کے اجلاس کی میزبانی کرے گا

ہندوستان اس مئی میں اپنی 2026 کی برکس چیرمین شپ کی پہلی بڑی وزارتی میٹنگ کی میزبانی کیلئے تیز رفتاری سے کام کر رہا ہے

نئی دہلی: ہندوستان اس مئی میں اپنی 2026 کی برکس چیرمین شپ کی پہلی بڑی وزارتی میٹنگ کی میزبانی کے لیے تیز رفتاری سے کام کر رہا ہے۔ وزرائے خارجہ کی آئندہ میٹنگ 18 ویں برکس سمٹ کے لیے ایک اہم وارم اپ کے طور پر تشکیل دے رہی ہے، جس سے وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کو عالمی غیر یقینی صورتحال کے دور میں توسیع شدہ 11 ملکی بلاک کی رہنمائی کرنے کا ایک اہم موقع مل رہا ہے۔ سرکاری تھیم، 'تعمیر برائے لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری' کے تحت، ہندوستان خود کو مغرب اور گلوبل ساؤتھ کے درمیان ایک 'پل بنانے والے' کے طور پر کھڑا کر رہا ہے۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر، جنہوں نے اس سال کے شروع میں سمٹ کے لوگو کی نقاب کشائی کی، کہا کہ ہندوستان کی صدارت 'انسانیت سب سے پہلے' نقطہ نظر پر توجہ مرکوز کرے گی۔ 'موجودہ عالمی ماحول پیچیدہ اور باہم جڑے ہوئے چیلنجوں کو پیش کرتا ہے۔ جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال، پیچیدہ اقتصادی مناظر، آب و ہوا سے متعلق خطرات، تکنیکی تبدیلیاں، اور مسلسل ترقی کے فرق خطوں کے ممالک کو متاثر کرتے رہتے ہیں۔ اس تناظر میں، برکس ایک اہم فورم ہے جو بات چیت اور تعاون کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔' ہندوستان کی وزارت خارجہ کی ایک پریس ریلیز کے مطابق، مئی کے وزارتی اجلاس میں ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر (DPI) سے شروع ہونے والی مستقبل کی ترجیحات کے ایک سیٹ پر توجہ مرکوز کرنے کی توقع ہے، جہاں ہندوستان یو پی آئی اور آدھار جیسے توسیع پذیر ماڈلز کو رکن ممالک کے ساتھ شیئر کرنے پر زور دے گا۔ موسمیاتی فنانس ایک اور اہم ستون ہوگا، جس میں ایک ایسا فریم ورک بنانے کی کوششیں کی جائیں گی جو ترقی پذیر معیشتوں پر بوجھ ڈالے بغیر سبز توانائی کی منتقلی کی حمایت کرے۔ اس کے ساتھ ہی، کثیر الجہتی اصلاحات پر بات چیت میں تیزی آئے گی، ہندوستان نے عصری عالمی حقائق کی بہتر عکاسی کرنے کے لیے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں فوری تبدیلیوں کی وکالت کی۔

چھتیس گڑھ ماڈل خواتین کو بااختیار بنانے کیلئے ایک نئی سمت متعین کر رہا ہے: رکشا کھڈسے

رائے پور: نوجوانوں کے امور اور کھیل کی مرکزی وزیر مملکت محترمہ رکشا کھڈسے نے آج جگدل پور میں چھتیس کلا برانڈ کے تحت پرگتی خواتین سیلف ہیلپ گروپ کے گروتھ سینٹر اور اسٹالز کا دورہ کیا، جہاں اس نے مقامی مصنوعات کی ایک رینج کا جائزہ لیا اور سیلف ہیلپ گروپوں سے وابستہ خواتین کاروباریوں کے ساتھ بات چیت کی۔ اس دورے نے چھتیس گڑھ میں خواتین کی معاشی بااختیار بنانے اور کمیونٹی کی زیر قیادت ترقی کی طرف کی جانے والی اہم پیش رفت کو اجاگر کیا۔ محترمہ کھڈسے نے نوٹ کیا کہ سیلف ہیلپ گروپ خواتین کو مالی طور پر خود مختار بنانے کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں سماجی تبدیلی کے اتپریرک کے طور پر ابھرنے میں تبدیلی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ریاست کے خواتین پر مبنی اقدامات کا حوالہ دیتے ہوئے، اس نے مشاہدہ کیا کہ مہتری وندن یوجنا جیسی اسکیمیں خواتین کو اہم مالی مدد فراہم کر رہی ہیں، جب کہ تکمیلی کوششیں بشمول ای کامرس پلیٹ فارم کے ذریعے مصنوعات کی فروخت، کھانے کے لیے تیار مصنوعات کی تیاری، اور لکھپتی دیدی یوجنا پائیدار معاش کے مواقع پیدا کر رہی ہیں اور مارکیٹ تک رسائی کو بڑھا رہی ہیں۔ وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ یہ مداخلتیں نہ صرف آمدنی پیدا کرنے میں بلکہ غذائی تحفظ، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور دیہی معیشت کی مضبوطی میں بھی حصہ ڈال رہی ہیں۔ انہوں نے جاری کوششوں کو ناری شکتی کی قیادت میں آتم نربھر بھارت کی تعمیر کی طرف ایک مضبوط قدم قرار دیا۔ بستر ضلع کے چلکوٹی گاؤں کے دورے کے دوران، محترمہ کھڈسے نے خطے کی بھرپور فنی روایات اور ثقافتی ورثے کا بھی جائزہ لیا۔ اس دورے کی ایک اہم بات روایتی کھوئی ہوئی موم کی تکنیک (ڈھوکرا کرافٹ) کا قریبی مشاہدہ تھا، جو کہ قبائلی دھاتی فن کی ایک مشہور شکل ہے جو کہ بستر کی کاریگر برادریوں کی منفرد شناخت اور کاریگری کی عکاسی کرتی ہے۔ اس طرح کی روایات کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، اس نے نوٹ کیا کہ یہ دستکاری فنکارانہ مشق سے کہیں زیادہ نمائندگی کرتی ہے، یہ ایک زندہ ثقافتی یاد اور مقامی قبائلی کاریگروں کی پائیدار میراث کو مجسم کرتی ہے۔ اس دورے نے ثقافتی تحفظ اور روزی روٹی پیدا کرنے کے درمیان قریبی تعلق کو بھی اجاگر کیا، روایتی دستکاری مقامی کمیونٹیز کو پائیدار اقتصادی مواقع فراہم کرنے کے لیے جاری ہے۔

سابق صدر سونیا گاندھی سر گنگا رام اسپتال سے ڈسچارج

نئی دہلی: سابق کانگریس صدر سونیا گاندھی کو منگل کی صبح سر گنگا رام اسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا ہے۔ وہ اب گھر پر اپنا علاج اور فالو اپ جاری رکھیں گی۔ سینئر کانگریس لیڈر کو 24 مارچ کی رات بخار کی شکایت کے بعد سر گنگا رام اسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ اسپتال کے چیئرمین ڈاکٹر اجے سواروپ کے مطابق انہیں سسٹمک انفیکشن کے علاج کے لیے اینٹی بایوٹک دی گئی۔ ان کا علاج ڈاکٹر ڈی ایس رانا ڈاکٹر ایس نندی اور ڈاکٹر اروپ باسو کی نگرانی میں کیا گیا۔ ڈاکٹروں کے مطابق سونیا گاندھی نے علاج پر اچھا ردعمل دیا اور اب وہ صحت یاب ہو چکی ہیں۔ انہیں مزید علاج اور نگرانی کے لیے گھر بھیج دیا گیا ہے۔

بھارتی ریفائنڈ ڈیزل سے آسٹریلیا کی ایندھن سپلائی کو سہارا

کینبرا: مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی اور عالمی سپلائی میں رکاوٹوں کے باعث آسٹریلیا کے ایندھن کے نظام پر دباؤ بڑھنے کے درمیان بھارت سے آنے والے ریفائنڈ ڈیزل نے ملک کی سپلائی کو مستحکم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایران سے متعلق تنازع اور اس کے نتیجے میں عالمی تیل سپلائی متاثر ہونے کے بعد ایشیا پیسیفک خطے میں ڈیزل کی قلت پیدا ہوئی، جس کے پیش نظر آسٹریلیا سمیت کئی ممالک نے متبادل سپلائرز کی طرف رجوع کیا، جہاں بھارت ایک کلیدی فراہم کنندہ کے طور پر سامنے آیا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بھارت کی ریفائننگ صلاحیت اور اس کی لچکدار برآمدی پالیسی نے اسے عالمی توانائی مارکیٹ میں "سوئنگ سپلائر" بنا دیا ہے، جو ضرورت کے مطابق یورپ یا ایشیا دونوں کو ایندھن فراہم کر سکتا ہے۔ آسٹریلیا، جو اپنی ایندھن ضروریات کا تقریباً 90 فیصد درآمدات پر منحصر ہے، عالمی سپلائی چین میں کسی بھی خلل سے شدید متاثر ہوتا ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب مشرقِ وسطیٰ میں تنازع کے باعث شپمنٹ متاثر ہو رہی ہو۔ اعداد و شمار کے مطابق بھارت پہلے ہی آسٹریلیا کے اہم ایندھن سپلائرز میں شامل ہے اور اس کی جانب سے آنے والی سپلائیز نے حالیہ بحران کے دوران مارکیٹ میں استحکام پیدا کرنے میں مدد دی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت سے ڈیزل کی فراہمی نہ صرف فوری قلت کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوئی بلکہ اس نے آسٹریلیا کے لیے توانائی کے متبادل ذرائع کو متنوع بنانے کی ضرورت کو بھی اجاگر کیا ہے۔ یہ پیش رفت ایک وسیع رجحان کی عکاسی کرتی ہے جہاں بھارت عالمی توانائی سپلائی چین میں ایک قابلِ اعتماد اور اہم کردار ادا کر رہا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب روایتی سپلائرز خود داخلی دباؤ کا شکار ہوں۔

ہندوستان میں خشک سالی کا بحران، گرم ہوتی آب و ہوا

خلائی آغاز کیلئے ہندوستان کا پہلا وقف وینچر کیپٹل فنڈ نے رفتار حاصل کی: جتیندر سنگھ

نئی دہلی: مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس اور ٹیکنالوجی، ارتھ سائنسز ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ خلائی شعبے کے لیے ہندوستان کا وقف وینچر کیپٹل فنڈ مسلسل ترقی کر رہا ہے، جس کے ساتھ منتخب اسٹارٹ اپس میں سرمایہ کاری مالی سال 2028 کی پہلی سہ ماہی سے شروع ہونے کی امید ہے۔ پارلیمنٹ کے جاری بجٹ سیشن کے دوران لوک سبھا میں ایک غیر ستارہ کے سوال کے تحریری جواب میں، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بتایا کہ ہندوستان کے ابھرتے ہوئے اسپیس ٹیک ایکو سسٹم کو فروغ دینے کے لیے قائم کردہ "انتر کش وینچر کیپٹل فنڈ" کو اب کلیدی ادارہ جاتی میکانزم کے ساتھ فعال کیا گیا ہے۔ شری بستی پتی ناگرا جو نے خلائی شعبے کے لیے وینچر کیپٹل فنڈ کے تحت اسٹیٹس، سرمایہ کاری، فائدہ اٹھانے والوں، منافعوں اور روزگار پیدا کرنے کے حوالے سے سوال اٹھایا تھا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بتایا کہ فنڈ SIDBI وینچر کیپٹل لمیٹڈ (SVCL) نے بطور سرمایہ کاری مینیجر قائم کیا ہے۔ فنڈ نے 31 اکتوبر 2025 کو سیبی سے رجسٹریشن حاصل کی اور 10 نومبر 2025 کو 1,005 کروڑ روپے کے پرعزم کارپس کے ساتھ اپنی ابتدائی بندش حاصل کی۔ اب تک کی پیشرفت پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر نے نوٹ کیا کہ رجسٹریشن کے بعد ضروری رسمی کارروائیاں، بشمول متولی کی تقرری، متبادل سرمایہ کاری فنڈ (اے آئی ایف) یونٹس کے اجراء کے لیے ڈپازٹریوں کے ساتھ رجسٹریشن، اور اسکریننگ اور سرمایہ کاری کمیٹیوں کی تشکیل، مکمل کر لی گئی ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے مزید بتایا کہ اسپیس ٹیک اسٹارٹ اپس کی تشخیص جاری ہے، چار تجاویز پہلے سے ہی پری انویسٹمنٹ کمیٹی کی منظوری حاصل کرنے کے بعد ایک اعلیٰ درجے کے مرحلے میں ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کے اسپیس ٹیک اسٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام کی نوزائیدہ نوعیت کو دیکھتے ہوئے، بہت سے اسٹارٹ اپس کو ادارہ جاتی سرمایہ کاری کے عمل سے ہم آہنگ ہونے کے لیے منظم رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ "ہینڈ ہولڈنگ سپورٹ" کو اسٹارٹ اپس تک بڑھایا جا رہا ہے تاکہ ان کے ڈیٹا کو ہموار کرنے، دستاویزات کو بہتر بنانے اور مستعدی کی ضروریات کو پورا کرنے میں ان کی مدد کی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس سہولتی نقطہ نظر کا مقصد اسٹارٹ اپس کو مؤثر طریقے سے فنڈنگ تک رسائی اور ان کی اختراعات کو بڑھانے کے قابل بنانا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ہندوستانی کرکٹ ٹیم جولائی میں
تین ٹی ۲۰؍میچوں کیلئے زمبابوے کا دورہ کرے گی

زمبابوے کرکٹ (زیڈ سی) نے بدھ کو اعلان کیا ہے کہ جولائی میں تین میچوں کی ٹی ۲۰؍سیریز کے لیے

ہندوستان کی ٹیم زمبابوے کی میزبانی میں کھیلے گی۔ زمبابوے کرکٹ (زیڈ سی) نے بدھ کو اعلان کیا ہے کہ جولائی میں تین میچوں کی ٹی ۲۰؍سیریز کے لیے ہندوستان کی ٹیم زمبابوے کی میزبانی میں کھیلے گی۔ یہ جولائی ۲۰۲۴ء کے بعد ہندوستان کا پہلا دورہ زمبابوے ہوگا، جب ٹیم نے وہاں پانچ ٹی ۲۰؍میچ کھیلے تھے۔ یہ اعلان زمبابوے کے دورہ ہندوستان کے شیڈول کے بعد سامنے آیا ہے، جس کے تحت وہ جنوری ۲۰۲۷ء میں ۳؍ون ڈے میچ کھیلنے کے لیے ہندوستان جائیں گے۔ ۲۰۰۲ء کے بعد ہندوستان میں یہ ان کی پہلی دوطرفہ سیریز ہوگی۔ ہندوستان اور زمبابوے کا حالیہ مقابلہ ٹی ۲۰؍ورلڈ کپ کے سپر ۸؍مرحلے میں ہوا تھا، جہاں ہندوستان نے ۷۲؍رنز سے کامیابی حاصل کی تھی۔ سیریز کا شیڈول کچھ اس طرح ہے: پہلا ٹی ۲۰ میچ ۲۳؍جولائی، دوسرا ۲۵؍جولائی اور تیسرا مقابلہ ۲۶؍جولائی کو کھیلا جائے گا۔ تمام میچز ہرارے اسپورٹس کلب میں مقامی وقت کے مطابق دوپہر ایک بجے شروع ہوں گے۔ زمبابوے کرکٹ کے منیجنگ ڈائریکٹر گیومور مکونی نے کہا کہ ہندوستان کے خلاف سیریز زمبابوے کے کھلاڑیوں اور شائقین دونوں کے لیے ایک بڑا موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے خلاف میچ ہمیشہ کافی جوش وخروش پیدا کرتے ہیں اور یہ ہمارے کھلاڑیوں کے لیے عالمی چیمپئن ٹیم کے خلاف اپنے گھریلو میدان پر خود کو پرکھنے کا ایک شاندار موقع ہے۔ آئی سی سی مردوں کے ٹی ۲۰؍ورلڈ کپ میں ہماری اچھی کارکردگی کے بعد یہ سیریز ہمیں آگے بڑھنے اور بین الاقوامی کرکٹ میں ایک مضبوط ٹیم بننے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ دو دہائیوں کے بعد زمبابوے کا دورۂ ہندوستان بھی زیڈ سی کے لیے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ مکونی نے مزید کہا کہ دو دہائیوں سے زیادہ عرصے کے بعد ہندوستان میں دوطرفہ ون ڈے سیریز کھیلنے جانا ہمارے لیے ایک تاریخی لمحہ ہے۔ ہندوستان عالمی کرکٹ کے اہم ممالک میں سے ایک ہے اور یہ دورہ ہمارے کھلاڑیوں کے لیے اعزاز اور سیکھنے کا بڑا موقع ہے۔ ہم ایک مسابقتی اور اعلیٰ درجے کی کرکٹ کی توقع کر رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ یہ سیریز دونوں ممالک کے درمیان کرکٹ تعلقات کو مزید مستحکم کرے گی اور ہماری ٹیم کو بیش قیمت تجربہ فراہم کرے گی۔

کے کے آر کو گھریلو میدان سے فائدے کی امید، حیدرآباد کو اپنی بلے بازی پر یقین

ایڈن گارڈنز کے تاریخی میدان پر جمعرات کو ہونے والے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء کے سنسنی خیز مقابلے میں کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) کو جہاں اپنے گھریلو میدان اور سازگار حالات سے واقفیت کا فائدہ ملنے کی امید ہے، وہیں سن رائزرز حیدرآباد (ایس آر ایچ) اپنی دھماکہ خیز بلے بازی کی طاقت پر بھروسہ کر رہی ہے۔

ایڈن گارڈنز کے تاریخی میدان پر جمعرات کو ہونے والے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء کے سنسنی خیز مقابلے میں کولکاتا نائٹ رائڈرز (کے کے آر) کو جہاں اپنے گھریلو میدان اور سازگار حالات سے واقفیت کا فائدہ ملنے کی امید ہے، وہیں سن رائزرز حیدرآباد (ایس آر ایچ) اپنی دھماکہ خیز بلے بازی کی طاقت پر بھروسہ کر رہی ہے۔ ایڈن گارڈنز کے تاریخی میدان پر جمعرات کو ہونے والے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء کے سنسنی خیز مقابلے میں کولکاتا نائٹ رائڈرز (کے کے آر) کو جہاں اپنے گھریلو میدان اور سازگار حالات سے واقفیت کا فائدہ ملنے کی امید ہے، وہیں سن رائزرز حیدرآباد (ایس آر ایچ) اپنی دھماکہ خیز بلے بازی کی طاقت پر بھروسہ کر رہی ہے۔ ایڈن گارڈنز کے تاریخی میدان پر جمعرات کو ہونے والے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء کے سنسنی خیز مقابلے میں کولکاتا نائٹ رائڈرز (کے کے آر) کو جہاں اپنے گھریلو میدان اور سازگار حالات سے واقفیت کا فائدہ ملنے کی امید ہے، وہیں سن رائزرز حیدرآباد (ایس آر ایچ) اپنی دھماکہ خیز بلے بازی کی طاقت پر بھروسہ کر رہی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حیدرآباد کے جارح بلے باز کولکتہ کی اسپن پر مبنی گیند بازی پر حاوی ہو پائیں گے، یا کے کے آر کا توازن اور گھریلو برتری ایک بار پھر اپنا رنگ دکھائے گی۔ ایڈن گارڈنز کی پچ کبھی بھی خاموش تماشائی نہیں رہتی اور یہاں رن کی بارش کے ساتھ ساتھ اچانک وکٹیں گرنے کے مناظر بھی عام ہیں۔ یہ پچ بلے بازوں کو رنز بنانے کا موقع تو دیتی ہے لیکن ساتھ ہی صبر وتحمل کا انعام بھی دیتی ہے اور جلد بازی کرنے والے کو سزا ملتی ہے۔ رات کے وقت گیند بلے پر اچھی طرح آتی ہے جس سے اسٹروک پلے میں مدد ملتی ہے، تاہم اسپنرز کو بھی یہاں اتنی مدد میسر ہوتی ہے کہ درمیانی اوورز میں بلے بازوں کی تکنیک اور ہمت کا کڑا امتحان ہوتا ہے۔ کولکاتا نائٹ رائڈرز کی ٹیم منظم جارحیت کی ایک بہترین مثال ہے۔ اجنکیا رہانے اننگز کے آغاز میں استحکام لاتے ہیں اور وہ ایک ایسے کھلاڑی ہیں جو رنز کے ساتھ ساتھ کریز پر ٹکنے کو بھی اتنی ہی اہمیت دیتے ہیں۔ فن ایلن اور انگکرش رگھوونشی اپنی نوجوان توانائی سے ٹیم کو تیزی فراہم کرتے ہیں، جبکہ کیمرون گرین بطور آل راؤنڈر ٹیم کو مضبوطی بخشتے ہیں۔ رنکو سنگھ ایک ایسے فنشر کے طور پر ابھرے ہیں جو چند ہی گیندوں میں میچ کا پانسہ پلٹ سکتے ہیں۔ کولکاتا کی اصل قوت ان کی گیند بازی میں بھی ہے جہاں سنیل نارائن اور ورون چکرورتی کی اسپن جوڑی اپنی مہارت سے بلے بازوں کو بے بس کر دیتی ہے، جبکہ ویبھو اروڑہ اور کارتک تیاگی سے امید ہے کہ وہ آغاز میں نپی تلی گیند بازی سے دباؤ برقرار رکھیں گے۔ دوسری جانب حیدرآباد کی ٹیم سے زیادہ جارحانہ کارکردگی کی توقع ہے۔ اننگز کا آغاز کرنے والے ٹریوس ہیڈ اور ابھیشیک شرما چند ہی اوورز میں کسی بھی آغاز کو ایک بڑے اسکور میں بدل سکتے ہیں، جبکہ ایشان کشن اور ہینرک کلاسن مڈل آرڈر کو غیر معمولی طاقت فراہم کرتے ہیں۔ نتیش کمار ریڈی اور انکیت ورما اس رفتار کو اننگز کے اختتام تک برقرار رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ حیدرآباد کی کپتانی ہرشل پٹیل کر رہے ہیں جو ڈیتھ اوورز میں اپنی ورائٹی کے لیے مشہور ہیں۔ ڈیوڈ پین اور جے دیوانادکٹ نئی گیند سے سوئنگ فراہم کرتے ہیں، جبکہ ایشان ملنگا اور ہرش دوبے پیس اور اسپن کے متبادل پیش کرتے ہیں۔ تاہم، ان کی بیٹنگ پر مبنی حکمتِ عملی میں مستقل مزاجی کا فقدان ایک تشویشناک پہلو ہوسکتا ہے۔ حقیقت میں یہ میچ ساکھ سے زیادہ صبر وتحمل کے امتحان کا مقابلہ ہے۔ حیدرآباد شروع ہی سے غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا جبکہ کولکاتا دباؤ کا سامنا کر کے درمیانی اوورز میں کھیل پر گرفت مضبوط کرنا چاہے گا۔ ٹاس کا کردار یہاں ہمیشہ کی طرح اہم ہوگا، خاص طور پر اگر اوس پڑتی ہے تو ہدف کا تعاقب آسان ہوسکتا ہے۔ یہ مقابلہ صرف دو ٹیموں کے درمیان نہیں بلکہ دو مختلف مزاج کے درمیان ہے؛ ایک جو اپنی دلیری سے حاوی ہونا چاہتا ہے اور دوسرا جو اپنی حکمتِ عملی سے جیتنا پسند کرتا ہے۔

آئی پی ایل ۲۰۲۶ء: کوپر کونولی نے گجرات کی امیدوں پر پھیر اپانی

دلچسپ مقابلہ میں پنجاب کنگز ۳؍وکٹ سے فتحیاب

نوجوان بلے باز کوپر کونولی کی بہترین نصف سنچری اور مشہور اسپن گیند باز یجویندر چہل کی خطرناک گیند بازی کے دم پر پنجاب نے گجرات کو 19.1 اوورس میں 3 وکٹ سے شکست دے دی۔ آئی پی ایل 2025 کے فائنل مقابلہ میں شکست کے سبب خطاب سے محروم رہنے والی پنجاب کنگز نے نئے سیزن کا آغاز ایک شاندار جیت کے ساتھ کیا ہے۔ شریئس ایئر کی قیادت والی پنجاب نے آئی پی ایل 2026 کے اپنے پہلے میچ میں گجرات ٹائٹنز کو سخت مقابلہ میں 3 وکٹوں سے شکست دے دی۔ ملاںپور کے اپنے ہوم گراؤنڈ میں پنجاب نے نوجوان بلے باز کوپر کونولی کی شاندار نصف سنچری اور تجربہ کار اسپن گیند باز یجویندر چہل کی خطرناک گیند بازی کی بدولت آخری اوور میں 163 رنوں کا ہدف حاصل کر لیا۔ کوپر کونولی کا یہ آئی پی ایل میں ڈیبیو میچ تھا اور 22 سالہ کھلاڑی نے ناٹ آؤٹ 72 رنوں کی اننگز کھیلی۔ اس کارکردگی کے لیے انھیں پلیئر آف دی میچ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس میچ کا نتیجہ بھی ایک بار پھر وہی رہا جو

اس سیزن کے پچھلے تینوں مقابلوں کا رہا تھا۔ ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے والی ٹیم نے ہی فتح حاصل کی۔ تاہم اس بار یہ جیت آسان نہیں تھی۔ پنجاب کنگز کے کپتان شریئس ایئر نے بھی ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا، لیکن گجرات کے کپتان شبھمن گل کی جارحانہ شروعات نے کچھ دیر کے لیے اس فیصلے کو غلط ثابت ہوتا دکھایا۔ لیکن بعد میں پنجاب کے گیند بازوں نے میچ پر گرفت مضبوط کر لی، جس میں یجویندر چہل اور مارکو یانسن نے اہم کردار ادا کیا۔ یانسن نے پہلا وکٹ حاصل کیا جبکہ چہل نے گل کو آؤٹ کر کے بڑی کامیابی دلائی۔ اس کے بعد گجرات کے دیگر بلے باز کچھ خاص کارکردگی نہیں دکھا سکے۔ جوس بٹلر نے کچھ دیر رک کر اسکور کو آگے بڑھانے کی کوشش کی، لیکن وہ بھی چہل کا شکار بن گئے۔ گیند بازی مین وجے کمار ویشاک نے بھی 3 اہم وکٹیں لے کر گجرات کو 162 رنوں تک روکنے میں بڑا کردار ادا کیا۔ پنجاب کی شروعات بھی خراب رہی اور دوسرے ہی اوور میں کگیسو رباڈا نے سلامی بلے باز پریانش آریہ کو پویلین واپس بھیج دیا۔ تاہم جیسا کہ گزشتہ مقابلوں میں دیکھا گیا، وکٹ گرنے کا زیادہ اثر نہیں پڑا۔ پربھ سمرن سنگھ اور ڈیبیو کرنے والے کونولی نے مل کر جوابی حملہ کیا اور 49 گیندوں میں 76 رنوں کی شراکت داری قائم کی۔ اس کے بعد کپتان شریئس ایئر نے بھی تیزی سے کچھ رن جوڑے۔ 13ویں اوور میں ایئر کے آؤٹ ہوتے ہی گجرات نے اچانک واپسی کی۔ اس دوران پنجاب نے صرف 16 گیندوں میں 4 وکٹیں گنوا دیں، جن میں سے 3 وکٹیں تیز گیند باز پرسدھ کرشنا نے حاصل کیں۔ وکٹوں کی اس پت جھڑ میں کونولی ایک سرے پر ڈٹے رہے اور 34 گیندوں میں اپنی نصف سنچری مکمل کی۔ بعد میں مارکو یانسن اور پھر زیویئر بارٹلیٹ کے ساتھ مل کر انہوں نے چھوٹی لیکن اہم شراکتیں قائم کیں اور ٹیم کو 19.1 اوور میں فتح دلائی۔

تیز گیند باز محمد سمیع نے سبکدوشی کی قیاس آرائیوں کو مسترد کردیا

کہا کہ ''فی الحال ریٹائرمنٹ کے بارے میں نہیں بلکہ ٹیم انڈیا میں واپسی کے بارے میں غور کر رہا ہوں

نئی دہلی (ایجنسی): ٹیم انڈیا کے مایہ ناز تیز گیند باز محمد سمیع نے اپنے ریٹائرمنٹ کی قیاس آرائیوں پر روک لگاتے ہوئے یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ اس بارے میں نہیں سوچ رہے ہیں بلکہ وہ ٹیم انڈیا میں واپسی کے بارے میں غور کر رہے ہیں۔ ۳۵؍سالہ تجربہ کار تیز گیند باز نے دوٹوک انداز میں کہا کہ وہ اسی دن کرکٹ کو خیرباد کہیں گے جب انہیں کھیل سے ''بوریت'' محسوس ہونے لگے گی۔ سمیع نے حال ہی میں ایک پوڈ کاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ریٹائرمنٹ کے خیالات دراصل ذہنی تھکن کی علامت ہوتے ہیں۔ ان کے مطابق جب کسی کھلاڑی کے ذہن میں یہ خیال آنا شروع ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اب اپنے کھیل سے لطف اندوز نہیں ہو رہا ہے۔ سمیع نے کہا کہ وہ ابھی مکمل طور پر فٹ ہیں، پُرجوش ہیں اور کھیل کا لطف اٹھا رہے ہیں، اس لئے ریٹائرمنٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ میں تو ٹیم میں واپس آنا چاہتا ہوں۔ محمد سمیع نے گفتگو کے دوران بالکل دوٹوک انداز میں کہا کہ جب میں تھک جاؤں گا تو خود ہی کرکٹ چھوڑ دوں گا، لیکن ابھی میں ریٹائرمنٹ کے بارے میں سوچ بھی نہیں رہا۔ اگر یہ خیال ذہن میں آئے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ پہلے ہی تھک چکے ہیں۔ اور اگر آپ تھک گئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ بور ہو چکے ہیں۔ میں اسی دن کرکٹ چھوڑوں گا جب مجھے واقعی بوریت محسوس ہوگی۔ واضح رہے کہ محمد سمیع نے ۲۰۲۳ء کے ونڈے ورلڈ کپ میں ہندوستان کی شاندار کارکردگی میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ انہوں نے پورے ٹورنامنٹ میں تن تنہا ٹیم انڈیا کو کئی میچوں میں اپنی گیند بازی کی بدولت فتح دلائی تھی۔ اس کے بعد وہ ۲۰۲۵ء کی چمپئن ٹرافی جیتنے والی ہندوستانی ٹیم کا بھی حصہ رہے اور وہاں بھی انہوں نے بہترین مظاہرہ کیا تھا۔ یہ ہندوستانی ٹیم میں ان کا آخری ٹورنامنٹ تھا کیوں کہ اس کے بعد سے انہیں مسلسل نظرانداز کیا جا رہا ہے جبکہ گھریلو کرکٹ میں بھی وہ بہترین مظاہرہ کر رہے ہیں۔

کپتان میں میرا کردار اصول توڑ کر کام مکمل کرنے پر یقین رکھتا ہے

اداکار ثاقب سلیم اپنی آنے والی ویب سیریز کپتان کے سلسلے میں کافی پرجوش ہیں۔

اداکار ثاقب سلیم اپنی آنے والی ویب سیریز کپتان کے سلسلے میں کافی پرجوش ہیں۔ اس سیریز میں ثاقب ایک پولیس افسر کے کردار میں نظر آئیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا کردار 'ایس ایس پی سمردیپ' ایسا افسر ہے جو اکثر اصولوں کو ایک طرف رکھ کر کام مکمل کرنے پر یقین رکھتا ہے۔ 'کپتان' ایک مضبوط کرائم تھرلر سیریز ہے، جو جوالہ آباد شہر کے کشیدہ ماحول پر مبنی ہے۔ اس کی کہانی منظم جرائم، نقلی سامان کے بڑے نیٹ ورک، گینگس اور بڑھتے ہوئے علاقائی تنازعات کے گرد گھومتی ہے۔ سیریز میں جرائم کے بڑھتے اثرات کو نمایاں طور پر دکھایا جائے گا۔ اپنے کردار کے بارے میں بات کرتے ہوئے ثاقب سلیم نے کہا، 'کپتان نے مجھے جذباتی طور پر پیچیدہ اور الجھی ہوئی دنیا کو سمجھنے کا موقع دیا۔ ایس ایس پی سمردیپ کا کردار ادا کرنا چیلنجنگ تھا کیونکہ وہ ایسا پولیس افسر ہے جو ہمیشہ اصولوں کے مطابق نہیں چلتا۔ وہ اپنے ماضی کے بوجھ اور حال کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہ کردار میرے لیے بہت گہرا اور اطمینان بخش رہا۔' سیریز میں ثاقب سلیم کے ساتھ سدھارتھ نگم، کویتا کوشک، ورون بدولا، انجم شرما، عارف زکریا، پوجا گور، وکرم کوچر اور انوشکا کوشک بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔ سدھارتھ نگم نے اپنے کردار کبیر کے بارے میں کہا، 'کبیر بھرپور جوش کے ساتھ کہانی میں داخل ہوتا ہے۔ وہ غصے سے بھرا ہوا اور اندر سے ٹوٹا ہوا ہے، لیکن اپنے مقصد کے لیے مکمل طور پر وقف ہے۔ جیسے جیسے اس کا سفر آگے بڑھتا ہے، یہ اور زیادہ ذاتی ہوتا جاتا ہے۔' کویتا کوشک نے بتایا، 'میں پہلے بھی پولیس افسر کا کردار ادا کر چکی ہوں، لیکن 'کپتان' میں ایک نیا زاویہ اور توانائی کے ساتھ سامنے آئی ہوں۔ میرے لیے یہ تجربہ کافی سنسنی خیز رہا۔' جتن واگلے کی ہدایت کاری میں اور پمی باویجا اور ہرمن باویجا کے باویجا اسٹوڈیوز بینر تلے بننے والی یہ سیریز 3 اپریل کو ایمیزون ایم ایکس پلیئر پر ریلیز ہوگی۔ سیریز کا ٹریلر پہلے ہی جاری ہو چکا ہے، جس میں ناظرین کو ایک سنسنی خیز کرائم اسٹوری کی جھلک دیکھنے کو ملی ہے۔

سلمان خان نئی فلم بغیر فیس کے کریں گے، منافع شیئرنگ ماڈل اپنانے کی خبریں

بالی ووڈ سپر اسٹار سلمان خان اور جنوبی ہند کی معروف اداکارہ نین تارا جلد ایک نئی فلم میں ایک ساتھ نظر آئیں گے، جسے دل راجو پروڈیوس کر رہے ہیں

بالی ووڈ سپر اسٹار سلمان خان اور جنوبی ہند کی معروف اداکارہ نین تارا جلد ایک نئی فلم میں ایک ساتھ نظر آئیں گے، جسے دل راجو پروڈیوس کر رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق سلمان خان اس فلم کیلئے کوئی فیس نہیں لے رہے بلکہ منافع میں حصہ لینے کا ماڈل اختیار کر رہے ہیں، تاہم اس کی سرکاری تصدیق نہیں ہوئی۔ فلم کی شوٹنگ اپریل ۲۰۲۶ء میں شروع ہونے کی توقع ہے جبکہ دیگر تفصیلات ابھی تک خفیہ رکھی گئی ہیں۔ بالی ووڈ میں ایک بڑی پیش رفت اس وقت سامنے آئی ہے جب سلمان خان اور نین تارا کے درمیان ایک نئی فلمی تعاون کی خبریں گردش کرنے لگیں۔ اس فلم کو جنوبی ہند کے معروف پروڈیوسر دل راجو پروڈیوس کر رہے ہیں جبکہ ہدایتکاری وامشی پیڈی پلی کے سپرد کی گئی ہے۔ فلم کا باضابطہ اعلان اگرچہ محدود معلومات کے ساتھ کیا گیا ہے، لیکن اس سے جڑی رپورٹس نے شائقین میں خاصی دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ تازہ رپورٹس کے مطابق سلمان خان نے اس پروجیکٹ کیلئے روایتی فیس لینے کے بجائے منافع میں

حصہ داری کا ماڈل اپنایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی آمدنی براہ راست فلم کی باکس آفس کارکردگی سے منسلک ہوگی۔ تاہم یہ بات واضح رہے کہ اس حوالے سے نہ تو اداکار کی جانب سے اور نہ ہی پروڈکشن ٹیم کی طرف سے کوئی سرکاری تصدیق سامنے آئی ہے، جس کے باعث ان خبروں کو فی الحال غیر مصدقہ ہی سمجھا جا رہا ہے۔ اسی رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ نین تارا کو اس فلم کیلئے تقریباً ۱۰؍کروڑ روپے معاوضہ دیا جائے گا، جو انہیں جنوبی ہند کی سب سے زیادہ معاوضہ لینے والی اداکاراؤں میں شامل کرتا ہے۔ تاہم اس حوالے سے بھی کوئی باضابطہ اعلان سامنے نہیں آیا۔ فلم کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت ۳۰؍مارچ کو سامنے آئی جب سلمان خان نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر وامشی پیڈی پلی کے ساتھ ایک تصویر شیئر کی۔ اپنے پیغام میں انہوں نے اشارہ دیا کہ فلم کی شوٹنگ اپریل ۲۰۲۶ء سے شروع ہونے جا رہی ہے۔ ان کے اس اعلان نے شائقین میں مزید جوش پیدا کر دیا ہے، جو اس نئی جوڑی کو بڑے پردے پر دیکھنے کے منتظر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی پروڈکشن بینر سری وینکٹشور کریئیشنز نے بھی اس تعاون کی تصدیق کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر ایک بیان جاری کیا۔ بیان میں سلمان خان کو عالمی سطح پر ایک ''رجحان ساز'' قرار دیا گیا اور اس بات کی تصدیق کی گئی کہ یہ فلم جلد فلور پر جائے گی۔ فلم کے پلاٹ، دیگر کاسٹ اور ریلیز کی تاریخ کے حوالے سے ابھی تک کوئی تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں، جس کے باعث اس پروجیکٹ کے گرد تجسس برقرار ہے۔ فلمی ماہرین کے مطابق سلمان خان کا منافع شیئرنگ ماڈل اپنانا ایک اہم قدم ہوسکتا ہے، کیونکہ یہ رجحان ہالی ووڈ میں عام ہے مگر بالی ووڈ میں کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ دوسری جانب سلمان خان اس وقت اپنے ایک اور بڑے پروجیکٹ ''ماتر بھومی'' میں بھی مصروف ہیں۔

پاکستان میں اداکاری کا خواب، جدوجہد، کمائی اور چمکتی سکرین کے پیچھے چھپی حقیقت

لائٹس، کیمرا، ایکشن، جب ان تینوں کا ملاپ ہوتا ہے تو ایک نئی تخلیق سامنے آتی ہے اور ایک ہی لمحے میں ایک عام سا چہرہ لاکھوں دلوں کی دھڑکن بن جاتا ہے۔

لائٹس، کیمرا، ایکشن، جب ان تینوں کا ملاپ ہوتا ہے تو ایک نئی تخلیق سامنے آتی ہے اور ایک ہی لمحے میں ایک عام سا چہرہ لاکھوں دلوں کی دھڑکن بن جاتا ہے۔ پاکستان میں اداکار بننے کا خواب بھی کچھ ایسا ہی ہے، چمکتی سکرین، مقبولیت کا جادو اور تالیوں کی گونج، لیکن اس چمک دمک کے پیچھے ایک ایسی دنیا بھی ہے جس کا حصہ بننے کے لیے کئی افراد زندگی بھر جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ جہاں سوشل میڈیا پر وائرل ہوتے کلپس اور راتوں رات شہرت پانے کی کہانیاں نوجوانوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں، وہیں ایک ایسا سوال بھی ہے جو لوگوں کو پریشان کرتا ہے، اور وہ یہ کہ کیا یہ پرکشش دنیا واقعی اتنی ہی منافع بخش ہے جتنی نظر آتی ہے؟ کیا ایک بار اداکار بننے کے بعد اداکاروں کو ہر طرف سے آفرز آنے لگتی ہیں؟ اس فیلڈ میں کامیابی کے لیے کیا قیمت چکانا پڑتی ہے؟ پاکستانی شوبز انڈسٹری میں کامیابی کی داستانیں بھی ہیں اور خاموش جدوجہد کی کہانیاں بھی۔ کچھ لوگ باقاعدہ تربیت کے ساتھ اس میدان میں قدم رکھنے کے باوجود آج بھی جدوجہد کر رہے ہیں تو کئی ایسے بھی ہیں جو صرف اپنے خواب اور حوصلے کے سہارے آگے بڑھتے ہیں۔ مرکزی کرداروں میں جگمگاتے ستاروں اور پس منظر میں کام کرنے والے فنکاروں کے درمیان مواقع اور آمدنی کا فرق بھی ایک حقیقت ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان میں اداکاری کی تربیت کے لیے چند ادارے موجود ہیں جن میں کراچی میں نیشنل اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹس اور آرٹس کونسل جب کہ لاہور میں نیشنل کالج آف آرٹس اور بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی قابل ذکر ہیں۔ ان اداروں میں صرف اداکاری ہی نہیں پڑھائی جاتی بلکہ آرٹس کے ہر پہلو پر ماہرین کی زیر نگرانی طالبعلموں کی تربیت کی جاتی ہے۔ اس وقت ٹی وی اور فلموں میں نظر آنے والے کئی افراد ایسے ہی اداروں سے فارغ التحصیل ہوئے ہیں جنھیں ان افراد نے پڑھایا جو خود بیرونِ ملک سے تعلیم حاصل کر کے آئے تھے، جیسے لیجنڈ اداکار ضیا محی الدین اور طلعت حسین۔ ضیا محی الدین ہی کی ایک سٹوڈنٹ جرنلسٹ سے اداکارہ بننے والی ہانی طحہٰ ہیں جو اس وقت ٹی وی ڈراموں 'دکھو ذرا پیار سے' اور 'میری زندگی ہے تو' میں سپورٹنگ کردار ادا کر رہی ہیں اور جو اپنے مینٹور کی طرح برطانیہ کے معروف ادارے رائل اکیڈمی آف ڈرامیٹک آرٹ 'راڈا' سے تربیت حاصل کر کے واپس پاکستان آئی ہیں۔ بی بی سی اردو سے بات کرتے ہوئے اداکارہ ہانی طحہٰ کا کہنا تھا کہ 'پاکستان میں فنون لطیفہ کے شعبوں میں باقاعدہ تعلیم کو اب بھی اتنی اہمیت نہیں دی

جاتی جتنی دیگر پیشوں میں دی جاتی ہے، جب وہ بیرونِ ملک صحافت سے وابستہ تھیں تو انھیں احساس ہوا کہ پاکستان کے بارے میں دنیا میں ایک 'پرسیپشن پرابلم' موجود ہے۔ ''مجھے لگا کہ فکشن اور انٹرٹینمنٹ کی زبان زیادہ لوگ سمجھتے ہیں، اس لیے میں اس میدان میں آنا چاہتی تھی تاکہ کہانیوں کے ذریعے پاکستان کا ایک مختلف پہلو دکھایا جا سکے۔' وہ بتاتی ہیں کہ راڈا میں تعلیم حاصل کرنا ان کے لیے ایک غیر معمولی تجربہ تھا۔ 'میں نے یہ تعلیم کسی کو متاثر کرنے کے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے حاصل کی۔ جب آپ کسی چیز کی باقاعدہ تربیت لیتے ہیں تو لوگ آپ کو زیادہ سنجیدگی سے لیتے ہیں۔' ان کے مطابق پاکستان میں اداکاری کے شعبے میں آنے والے بہت سے افراد باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کرتے۔ 'جب پورا شعبہ ہی تربیت یافتہ نہ ہو تو پھر آپ دوسروں سے یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ اس تعلیم کی اہمیت کو سمجھیں گے۔' ہانی طحہٰ کا کہنا ہے کہ اداکاری سمیت کسی بھی پیشے میں مہارت حاصل کرنے کے لیے تعلیم اور تربیت اہم ہے۔ 'اگر آپ کسی کام کے بارے میں واقعی سنجیدہ ہیں تو اس کے بارے میں پڑھنا چاہیے۔ تربیت دراصل آپ کے لیے ایک شارٹ کٹ ہے جس سے لوگ آپ کو زیادہ سنجیدگی سے لیتے ہیں اور آپ کے کام کا معیار بھی بہتر ہوتا ہے۔' ان کے مطابق تربیت یافتہ اداکار اکثر سکرین پر مختلف انداز سے نظر آتے ہیں۔ 'ٹرینڈ ایکٹر کہیں بھی کھڑا ہو، اس کی باڈی لینگویج اور پرفارمنس میں فرق نظر آتا ہے۔ جیسے ایک اچھے کھانے یا موسیقی میں فرق محسوس ہوتا ہے، ویسے ہی اچھی اداکاری بھی پہچانی جا سکتی ہے۔' حال ہی میں او ٹی ٹی پلیٹ فارم ٹیپ میڈ کی سپورٹس سیریز شمشیر میں ہاکی کھلاڑی کا کردار نبھانے والے نوجوان اداکار میکال دیوان بھی امریکہ کے لی سٹرزبرگ تھیٹر اینڈ فلم انسٹیٹیوٹ سے اداکاری کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ بی بی سی اردو سے بات کرتے ہوئے میکال کا کہنا تھا کہ انھیں بچپن سے ہی اداکاری کا شوق تھا، جس کو پورا کرنے کے لیے انھوں نے تھیٹر اور کمرشلز میں کام کیا۔ ان کے بقول 'جب کسی چیز کا شوق ہوتا ہے تو آپ اسے مزید بہتر انداز میں سیکھنا چاہتے ہیں۔' وہ بتاتے ہیں کہ انھوں نے اپنے پسندیدہ اداکاروں مارلن برانڈو اور ایل پچینو کے بارے میں تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ بہت سے معروف اداکار اسی ادارے سے تعلیم یافتہ ہیں، جس کی وجہ سے انھوں نے بھی وہیں جانے کا فیصلہ کیا۔ میکال دیوان کے مطابق بیرونِ ملک تعلیم حاصل کرنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ وہاں مختلف ممالک کے فنکاروں اور اساتذہ سے سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ 'آپ کو مختلف ممالک کے تھیٹر، فلم اور ٹی وی کے بارے میں ایک وسیع تناظر ملتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ صرف اداکاری نہیں بلکہ ڈائریکشن، پروڈکشن اور سکرین رائٹنگ کے بارے میں بھی سیکھتے ہیں۔' تاہم وہ کہتے ہیں کہ 'پاکستان واپس آنے کے بعد انھیں کچھ کلچرل شاک بھی لگا۔' 'یہاں کام کا طریقہ کافی غیر رسمی ہے اور بہت سی چیزیں وقت پر نہیں ہوتیں۔ مجھے کچھ وقت لگا کہ میں ایک مڈل گراؤنڈ تلاش کر سکوں۔' ان کے مطابق پاکستان میں بعض اوقات اداکاروں کے انتخاب میں سوشل میڈیا کی مقبولیت بھی اہم کردار ادا کرتی ہے، لیکن طویل مدت تک کامیاب رہنے کے لیے اداکار کے پاس مہارت ہونا ضروری ہے۔